لہ ما فی السموات وما فی الارض وما بینہما وما تحت الثریٰ

بوستانِ خیال

جلد یازدہم

جو فارسی میں میر تقی خیال کی تصنیف ہے پھر مختلف مترجموں نے ترجمہ کیا اور اب

سیّد نادر علی سیفی

ساکن لاہور نے بعد دور کرنے قبایح و طوالت کے واسطے حظ ناظرین مرتب کیا اور

ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ مطابق ماہ اکتوبر ۱۸۹۵ء

بفضلہ تعالیٰ شانہ

مطبع سیفی لاہور میں سیّد نادر علی سیفی کے

اہتمام سے طبع ہوئی

ہدیۂ مختصر

یہ چند اوراق ہم اپنے معزز و محترم کرم فرما

قاضی محمد اسلم خان صاحب بہادر ایم ۔ اے

ڈپٹی کمشنر پنجاب رئیس پشاور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نادر علی سیفی

۱۴- ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۳ھ مطابق ۴- اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ء

چراغدان سلیمانی روشن ہوا اور حکیم ابوالمواس نے صاحبقران اعظم کے رفیق باوفا شاہزادہ اکلیل الملک کا قصہ پڑھا

احوال شاہزادہ اکلیل الملک رفیق باوفائے شاہزادہ خورشید تاج بخش صاحبقران اعظم

جلد ہشتم میں شاہزادہ اکلیل الملک کا قصہ یہانتک تحریر ہوا ہے کہ ملکہ حوران ملک بنت ملک عنبر بادشاہ سبا کے خلوت خانہ میں صاحبقران اعظم نے اکلیل الملک سے ملاقات کی اور وہان سے ایک کشتی مین سوار ہوکر روانہ ہوئے۔ وہ کشتی ہندوستان مین پکڑی گئی اور ناہید و حوران ملک و فتانہ و حیرت افروز حاکم عمان کے محلسرا مین داخل کی گئین وہان سے مہتر سریع السیر انکو نکال لایا اور یہ قافلہ پھر بسواری کشتی ایک طرف روانہ ہوا وہ کشتی رفتہ رفتہ دریائے شور میں پہونچی اور قزاقون کے ایک جزیرہ میں پہونچکر توپون کی ضرب سے شکستہ ہوئی۔ صاحبقران اعظم و شاہزادہ اکلیل الملک و خسرو و شیدل و مہتر سریع السیر و مہتر نسیم و ملکہ ناہید اندلسی و ملکہ حو[illegible] ن ملک سبائی و فتانہ تندخو و حیرت افروز

ایک ایک تختہ پر جُدا جُدا بہ گئے

راوی کہتا ہے۔ اکلیل الملک کا وہ تختہ شکستہ امواج متلاطم کے زد سے چار روز و شب مثل برگ درخت ہر طرف بہتا پہرا اور پہرونہ ہم ایک جزیرہ کے کنارے پر پہونچا جس کا جزیرہ گہربار نام تہا۔ اُسوقت ایک سوداگر خواجہ جمشید نام کنارہ پر موجود تہا اور غواصون سے صدف ہائے جامد نکلواتا تہا۔ شاہزادہ اکلیل الملک کا تختہ بہرام غواص کے قریب پہونچا جو غواصون کا سردار تہا۔ اکلیل الملک نے بخوف تلاطم امواج دونون ہاتہون سے تختہ مضبوط تہام رکہا تہا اور خود بیہوش معلق تہا۔ بہرام غواص یا بشری بڑا غلام کہتا ہوا تختہ کے پاس آیا اور اکلیل الملک کو مع تختہ دریا سے نکالا۔ بہرام کا ایک نوجوان اسی سن و سال کا دریا مین غرق ہوگیا تہا۔ وہ اکلیل الملک کو اُسکا نعم البدل سمجہ کر اپنے گہر مین لایا اور علاج دوا کیا۔ چالیس دن کے بعد اکلیل الملک نے غسل صحت کیا۔ بہرام نے بقدر حوصلہ شاہزادہ کے غسل صحت کی خوشی مین مجلس عیش و طرب آراستہ کی

جس وقت شاہزادہ اکلیل الملک بادہ سرور بخش سے سرخوش و تر دماغ ہوا۔ بہرام نے کہا۔ اے جوان ذی شان حالانکہ مین تجہ کو خاص اس نیت سے رہا ہون کہ اپنی فرزندی مین لون۔ لیکن اب جو تیری شخصیت ظاہری و نور پیشانی کو دیکہتا ہون۔ دل مین کہتا ہون استغفراللہ تیری مانند گوہر بحر حسن و سلطنت کو مجہ کم رتبہ غواص

کی فرزندی سے کیا نسبت - ہان یہ امر قریب القیاس ہے کہ شاید خدمت گذاران کے سبب مورد عنایات شاہانہ ہوں ورنہ نہ۔ پہلے حال فرخندہ مآل سے آگاہ فرما - اکلیل الملک نے فرمایا - ہمارا قصہ دلچسپ ناک سُن لینا - اول یہ بیان کرو کہ اس ملک کا کیا نام ہے اور بادشاہ کون ہے اور شاہ و رعیت کیا مذہب و طریق رکھتے ہیں - بہرام نے کہا یہ ملک بہت سے جزائر کا مجموعہ ہے بے حد و بیشمار جزیرے خورد و بزرگ اس مین واقع ہیں - والی ملک کو لہراسپ اور شاہنشاہ کو لہراسپ شاہ کہتے ہین - چار لاکھ سوار و پیادہ کی جمعیت سے باستقلال تمام حکومت کرتا ہے - اُسکے ماتحت چند بادشاہ ہین - از انجملہ ایک ملک رستم گوہر پوش ہے - جو اس جزیرہ گہر بار مین قیام رکھتا ہے - وہ پچاس ہزار سوار جنگ گذار کی جمعیت رکھتا ہے - ملک رستم لہراسپ شاہ سے قرابت قریبہ بھی رکھتا ہے - اہل جزائر کا طریق بحر پرستی ہے - بحر ہی کو خالق اشیا جانتے ہین اور عنصر خاک کو مربی غذا دہندہ اور عنصر آتش کو فرشتہ قہر و غضب اور عنصر ہوا کو فرشتہ فضل و رحمت سمجھتے ہین - ایک شخص بزرگ ضعیف العمر اس قوم کا معلم و مجتہد ہے اُسکا لقب پیر دریائی ہے - وہ روز معین ہر سال ملک لہراسپ شاہ کو مع شاہان ماتحت و اراکین سلطنت و دیگر خلائق کشتیون پر سوار ہو کر بحر البحور کے وسط مین لیجاتا ہے اور تین روز و شب دریا کی پرستش کرتا ہے اور اُسی وقت معاودت ایک ایک ظرف کلان مین آب دریا بھر لاتے ہین

اور تمام سال اُس پانی کی پرستش کرتے ہین

شاہزادے نے پوچھا۔ شاید تم بھی اسی دین بد آئین کے مقلد ہو۔ بہرام غواص ہنسا اور کہا تم نے یہ قول نہین سنا:۔ "الناس علیٰ دین ملوکہم"۔ اے جوان والا شان میرے آبا و اجداد پشت در پشت اسی طریق کے پیرو ہوتے آئے ہین۔ اگر بہ عنصر آب کے علاوہ اور کوئی ذات منزہ خالق کی شناخت بیان کرو۔ اُس مین ہوسکے خود حق و باطل کی تمیز کیجائے۔ شاہزادے نے وحدانیت الٰہی آفرینش کائنات و ترکیب عناصر و رسالت انبیا علیہم السلام کے باب مین چند فقرے بہرام کے روبرو بیان کئے۔ بہرام غواص کہ ایک مرد صاف باطن انصاف پسند تھا مع اہل و عیال اُسی وقت خداپرست ہوا۔ شاہزادہ نے اُسکو اپنی سرگزشت سُنائی اور کہا۔ ہمکو فن غواصی کی تعلیم دیجیے بہرام نے چالیس روز مین یہ فن شاہزادے کو سکھایا

روز چہل و یکم شاہزادہ لب دریا گیا اور بے لباس ہو کر دریا مین غوطہ مارا۔ جب قعر دریا مین پہنچا۔ نظر اول مین چار صدف کلان پر از دُرہائے شاہوار حاصل ہوئین۔ ناگاہ ایک ماہی بزرگ قریب سے نکلی۔ اُسکی دم مین ایک شمشیر بندھی ہوئی تھی جسکا قبضہ مرصع نگار تھا۔ اکلیل الملک نے ایک ہاتھ سے اُسکی دُم پکڑی اور دوسرا ہاتھ قبضہ شمشیر پر رکھا۔ شمشیر بسہولت مچھلی کی دم سے جدا ہوگئی اور مچھلی ایک طرف چلی گئی۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے ریمان لنگر کو

لایا - مردمان بارہ تھانے ادپر کھینچ لیا اکلیل الملک نے وہ چارون صدف
بہرام کو دین اور شمشیر عطیہ یزدانی اپنے پاس رکہی - اُس شمشیر کا غلاف
بہی شل قبضہ جواہر مختلف رنگ سے بنا ہوا تہا - طرفہ تر یہ کہ آب دریا سے
اُسکو اصلا ضرر نہ پہنچا تہا - شاہزادہ مکان مین تشریف لایا اور شمشیر
کو غلاف سے نکالا - بعینہ پارچہ الماس کی مانند مصیقل و درخشان تہی
زنگ کا دخل تک نہ معلوم ہوتا تہا جب بہ نظر غور دیکہا قبضہ پر ایک
مہر تہی اور اُس مُہر مین خلق السلطان کندہ تہا - شاہزادہ حصول شمشیر
کو اپنے حق مین فال نیک سمجہا

رفتہ رفتہ یہ خبر ملک رستم گوہر پوش کو پہونچی اُس نے ایک
ملازم خاص کے ہاتہ بہرام غواص کو کہلا بہیجا کہ اپنے بیٹے کو ساتہ
لے کر مع صدف ہائے مروارید و شمشیر دریائی دربار مین حاضر ہو
شاہزادہ مع صدف و شمشیر بہرام کے ساتہ دربار مین پہونچا - بہرام
بہ طریق ملازمانہ آداب و مجرا بجا لایا اکلیل الملک نے سلام تک نہ
کیا - ملک رستم گوہر پوش نے کہا - اے جوانمرد حیف کی بات
ہے کہ باین شان و شباہت آداب و قواعد سے آگاہ نہین - بادشاہ
کی دربار مین آنا اور سلام نہ کرنا کس آئین و طریق مین جائز ہے - اکلیل الملک
نے کہا میرے سلام نہ کرنے کی وجہ اجنبیت ہے - مین اِس ملک کی
راہ و رسم سے واقف نہین ہون - رستم گوہر پوش نے کہا - خیر یہ عذر
معقول ہے خواہ نا معقول - بہلا لیتے آیا - گر وہ صدف ہائے و شمشیر

سرکار شاہی مین داخل کرنی واجب تھین - شاہزادے نے کہا
مین چارون صدف بہرام کے ملک کرچکا ہون - اُسکو اختیار ہے
تمہاری نذر کردے - مگر شمشیر عطیہ غیب خاص میری ملک ہے:

بہرام نے وہ چارون صدف نذر گذرانین - خواجہ جمشید
ملک التجار دربار مین حاضر تھا - اُس نے حسب الحکم صدفون کے
شکم چاک کئے - ہر ایک صدف سے ایک ایک در یتیم بقدر بیضہ
کنجشک نکلا - ملک رستم نے اپنے عہد مین ایسے گوہر کلان باآب و
تاب نہ دیکھے تھے بہت خوش ہوا اور اکلیل الملک سے کہا - اے
جوان فی الحقیقت تیری مانند غواص خورشید رو کے ہاتھہ ایسے ہی
گوہر ہاے آبدار و دربہاے شاہوار کا آنا لایق تھا - ہم نے باشد رضا
شمشیر دریائی تجھہ کو بخشی - البتہ ایک نظر دیکھا چاہتے ہین - شاہزادہ
نامدار نے شمشیر بحری غلاف سے نکالی اور قبضہ کی طرف سے رستم گوہر
پوش کے ہاتھہ مین دی - امرا کو خلاف قاعدہ شمشیر برہنہ کا بادشاہ
کے ہاتھہ مین دینا بہت ناگوار گزرا - مگر ملک رستم نے کہا دردبار
دوست سے کچھہ نہ کہا - ہرگاہ جوہر شمشیر کو دیکھا ہوش جاتے رہے
یکدست نیل پیشانی سپاہ سالار دست راست نے کہا میرے
نزدیک یہ شمشیر نادر روزگار سلاح خانہ شاہی کے قابل ہے -
ملک رستم کی نیت بہت ہی خراب آگیا - اور اکلیل الملک سے کہا
بہتر ہے کہ سلاح خانہ شاہی مین جاو اور جو شمشیر پسند آئے اِس شمشیر

کے عوض سے لے - اکلیل الملک نے مردانہ و دلیرانہ تلوار اپنی تخت
پر سے لے لی اور کہا - بخشش کا لفظ میرے قیاس مین نہ آیا اور
بخشش کے بعد تلوار لینے کا تعہد کرنا شیوہ سلاطین سے بعید ہے
یکدست نے بزبان تلخ کہا - او جوان مجہول لقب - شاید یہ تیغ اپنے
گہر سے لایا ہے کہ اس طرح ملکیت کا دعوی کرتا ہے - تیری بہتری اس
مین ہے کہ شمشیر جس طرح اٹھائی ہے اسی طرح تخت پر رکہہ دے -
اکلیل الملک نے فرمایا - او کج فہم کج طبیعت - آیا اس حال سے بہی
واقف ہے یا نہین کہ مردان صاحب نام و ننگ سے زن و اسپ
و شمشیر کے لینے کی توقع رکہنی بجز پشیمانی کچہہ نتیجہ نہین بخشتی - یکدست
نے کہا - مین یہ جانتا ہون کہ ان چیزون نے کبہی کسی سے وفا نہین
کی - شاہزادے نے کہا - مردان غیور خود انکے ساتہہ وفا کرتے ہین -
جب یکدست نے دیکہا کہ یہ شخص بہ سہولت شمشیر نہ دے گا دنگل
سپاہ سالاری سے اٹہا اور چاہتا تہا کہ شاہزادہ سے دست و بغل
ہو جائے - اکلیل الملک بہادر نے باین ضرب قوی ایک مشت
سخت گردن پر ماری کہ غش سے نگت آسیا چرخ کہاکر زمین پر گرا اور مر گیا
ملک رستم گوہر پوش بعد ہلاک ہونے یکدست فعل پشیمانی کے
عرصہ دراز تک خاموش و سرنگون رہا - بعد از ان کہا - اے
جوان - نعش الاہر تجہہ سے ایسی حرکت ناشایستہ سرزد ہوئی ہے
کہ اگر ہم تجہہ کو ہلاک کرائین عین انصاف ہے - البتہ اس شرط سے خون ناحق

ممکن ہے کہ ملازمان خاص کی ذیل میں داخل ہو۔ ہم تجربہ کو بجاے عیادت کے خدمت سپاہ سالاری دینگے۔ اکلیل الملک نے کہا میں ایک انسان خداپرست خداشناس ہون۔ اگر تم بھی معبود حقیقی کو پہچانو تو اُسوقت دیکھا جائیگا کہ تم میرے مخدوم بن سکتے ہو یا میں تمہارے مخدوم ہونے کے لایق ہون۔ گوہر پوش نے پوچھا۔ خداشناسی خداپرستی کے کیا معنے ہیں اکلیل الملک نے فرمایا۔ اسلام اِس سے مراد ہے کہ صانع کائنات و خالق مخلوقات کی قدرت بالغ وصنعت کاملہ کے بدل مقر ہو اور بجز ذہت لاشریک کسی سے کسی طرح کی امید نہ رکھے۔ شاہزادہ نامدار نے وحدانیت الہی و نبوت مرسلان صادق و چگونگی خلقت عالم و بنی آدم کے باب میں ایسے دلایل دانتق بیان کئے کہ ملک رستم گوہر پوش دل میں معقول ہوا اور کہا اے جوانمرد آپ بہراہ کرمکان میں قیام پذیر ہونا مناسب نہیں فلان محل وسیع بہ تمام سامان سے آراستہ ہو رہا ہے اُس میں تشریف لے آؤ عند الفرصت تمہارے عقاید مفصل و شرح سنونگا

شاہزادہ اکلیل الملک ملک رستم گوہر پوش کی استدعا سے اُسی دن اُس محل میں چلا آیا وقت شب ملک رستم اور رئیس الملک وزیر آئے اور تخلیہ میں مجاہد اسلام دستبر مرسلان برحق بگوش ہوش سنتے اِس گفتگو میں ایک ملازم آیا اور اُسنے ملک رستم سے کہا شہر یار دربار کہیں شہنشاہی بارہا جاتا ہے ملک رستم گوہر پوش نے کہا اے شاہزادہ مہند ارادہ ہے ارجاس ملک لہراسب شاہ کی طرف سے خدمت ایلچیگری

پر اس شہر میں ہوئے اور نہایت بدنفس و کج طبیعت ہے۔ اتفاق سے دربار
میں حاضر نہ تھا ورنہ بعد ہلاک ہونے یکدست کے خاص بارگاہ میں ہنگامہ
کشت وخون برپا کرا دیتا۔ اُسکا بے وقت آنا اب بھی شہادت
دیتا ہے کہ بہ نیت فساد آیا ہے۔ شاہزادے نے کہا ہم بھی دیکھیں
کس دل و دماغ کا آدمی ہے۔ ملک رستم نے اجازت دی ارجاس آیا
اور بعد ادائے مراسم آداب ملک رستم سے کہا۔ اے بادشاہ میں نے
سُنا ہے کہ ایک جوان مسافر نے سردار سپہ سالار دست رست
کو ہلاک کیا اور تم نے اُس سے قصاص نہ لیا۔ شہزادہ نے ارجاس
سے کہا۔ اس طرف دیکھ۔ وہ جوان سپہ سالار کُش میری ذات سے
مراد ہے۔ تو بیان کر۔ کس قصد سے یہاں آیا ہے۔ ارجاس نے کہا
میں اس وقت خاص اس نیت سے آیا ہوں کہ تیری زبان سے
خدائے نادیدہ کی قدرت کا کچھ حال سنوں۔ شہزادہ نے کہا خدا کی
قدرت پاک نہ مٹی کی طرح خشک اور نہ ہوا کی طرح جا و بیجا نافذ نہ آگ
کی مانند ہر شے کے جلانے والی اور نہ پانی کی طرح تر ہے۔ اگر پانی کو
خالق سمجھا قرار دیا جائے تو ایک وقت میں مٹی اُسکو جذب کرتی
ہے۔ اسی طرح ہوا اُسکو چوستی ہے اور آگ بخارات بنا دیتی ہے خود
بخار بھی مجبور ہے۔ آفتاب و ماہتاب کا اثر ہے جسمیں کوئی متصرف ہو تو کیونکر
خالق اور قادر نہیں کہلاتا۔ قدرت الٰہی کا ادنیٰ کرشمہ خورشید و قمر
اور دیگر سیارے اور ثوابت ہیں اس فلک نگین پر زمین کو جیسے نظر آتا ہے

کے بو. کوہ پر سے ایک ایسی آواز مہیب و رعد آسا آتی ہے کہ قریب تہا کہ حاضرین مجمع
کے جگر شگاف ہو جائیں۔ مین نے اُسی وقت وہان سے کوچ کر دیا۔
اگر تم اُس کوہ پہ جاؤ اور اُس آواز خوش وصدا سے مہلک کی خبر
صحیح لاؤ۔ پہر ہمکو تمہارے دین وملت کی فضیلت مین کسی نوع کا شبہ باقی
نہ رہیگا۔ شاہزادے نے فرمایا بسم اللہ فردا دلیل راہ ہو۔ مین توکل بر خدا
اُس کوہ پہ جاؤنگا

ارجاس شاہزادہ سے وعدہ لے کر فرحان و شادان رخصت ہوا
ملک رستم گوہر پوش اور وزیر رئیس الملک نے متفق اللفظ شاہزادے
سے کہا۔ اِس ارادہ کو فسخ فرمائیں۔ دیدہ و دانستہ ایک بلائے مبرم
کے مقابلہ مین جانا احتیاط و عاقبت اندیشی کا اقتضا نہین ہے۔ چند روز
کے واسطے یہان سے جزیرہ گلفام مین تشریف لے جاؤ۔ وہان کا سیر
و تماشا دیکھو۔ وہ جزیرہ بہی قابل دید ہے۔ ہم بہ حکمت عملی اِس ارجاس
فتنہ پرداز کو واصل جہنم کر دینگے۔ پہر ہمارے پاس چلے آنا۔ اِس عرصہ
مین بیشتر خلایق گہربار بہی مطیع الاسلام ہوجائے گی۔ اُس وقت شہنشاہ
سے جنگ ومقابلہ کا اختیار رکہتے ہو۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے کہا
تم شاہ و وزیر کے اخلاص وخیر اندیشی مین کلام نہین۔ مگر مین نامرد نہین
کہ وعدہ کرکے پشیمان ہوں۔ جس خدائے کارساز نے مجہہ کو بحر متلاطم
سے صحیح و سلامت کنارے پر پہونچایا اور میری محبت تمہارے دلون
مین ڈالی۔ وہی توانائی بخش ناتوانان مجہہ کو بلائے کوہ پر غالب کرے گا

اور صحیح و سلامت تمہارے پاس پہونچائیگا

دوسرے دن علی الصباح ارجاس دکیل آیا اور اُس نے شاہزادے سے پوچھا۔ کیا قصد ہے۔ شاہزادے نے کہا وہی قصد ہے جو شب کو قرار پاچکا ہے۔ ارجاس نے کہا۔ الحق تم جیسا مرد فولاد جگر ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ مجھکو تو یہ خیال تہا کہ خوف زدہ شبا شب جزیرہ گہر بار سے چلے جاؤگے۔ شاہزادہ اکلیل الملک ہنسا اور فرمایا مثل مشہور ہے

کافر ہمہ را بکیش خود پندارد

او نامرد جہان تو نے ہمکو بجائے خود کیا تصور کیا ہے کہ یہ خیالات فاسد دل مین لاتا ہے۔ ارجاس نے دس آدمی ہوشیار و معتمد شاہزادہ کے ہمراہ کر دیئے۔ ملک رستم گوہر پوش و رئیس الملک وزیر اکثر سرداران کی جمعیت سے بطریق مشائعت تا کنار دریا آئے

شاہزادہ اکلیل الملک مع ملازمان ارجاس شام کے وقت جزیرہ خرمن گل مین پہونچا۔ بعد فراغ طعام وہ شب عبادت آمرزگار مین گزاری اور درگاہ کارساز مین بزبان عجز و نیاز اپنے انجاح مطلب کی دعا کی۔ اثنائے مناجات مین اس قدر زاری و جبین فرسائی کی کہ آنکھ بند ہو گئی۔ عالم غنودگی مین یہ آواز غیبی کان مین آئی۔ اے اکلیل الملک بہر صورت دلجمعی رکھ۔ ایزد کریم نے تیری دعائے نیم شبی مستجاب فرمائی روز فردا بنگام طلوع آفتاب بالائے کوہ جا۔ وہان دو شخص ہین ایک انسان خدا پرست۔ دوسرا دیو ہندو اہلیس شمشیر بحر البرنا ہے

دیو پلید کو قتل کرنا۔ اِس بشارت غیبی سے اکلیل الملک کی آنکھہ کُھل گئی۔ لباس بدن معطر و خوشبو پایا۔ وقت صباح مردمان ہمراہی کو بُلایا جن کے افسر کا نام کاوس تہا۔ اُن سے فرمایا۔ اب مین بالائے کوہ جاتا ہون۔ بعد میرے جانے کے تم اپنے فعل کا اختیار رکہتے ہو۔ کاوس جماعت دار کہ ایک مرد صاف باطن اہل دل تہا اچشم پر آب تا کوہ بطور مشایعت شاہزادے کے ساتہہ ہو لیا۔ اکلیل الملک نے اپنے حق مین فاتحہ خیر پڑہی اور مردانہ و دلیرانہ ہینچ ہائے آہنی پر قدم رکہا۔ جو ارجاس نے نصب کرائی تھین۔ ایک فرسخ سے زیادہ کوہ کا ارتفاع تہا۔ بہ مشقت تمام بالائے کوہ پہونچا

شاہزادہ اکلیل الملک کا کوہ پر جانا اور دیو سلاق شیر دندان کو قتل کرکے آرو شیرین صفر کا رہا کرنا

جس وقت شاہزادہ اکلیل الملک کوہ آفت پر پہونچا۔ اُس کو کوہ از گل و ریحان و سنبل غیمران بایا۔ انگنت جمع و اشجار میوہ دار و چشمہ و انہار کی کثرت تہی گرچا خود ان چرند و پرند کا نام و نشان نہ تہا

سیر کنان و تماشا بینان ایک مکان وسیع مین پہونچا جو اوستادان
نادر دست نے سنگ جزے کوہ کو تراش کر بنایا تہا وہان دیکہا کہ ایک
جوان نوزدہ سالہ زرد رنگ شکستہ دیدہ مو بیٹہا ہوا ہے اور اُسکے ہاتہہ
مین ایک ساز مندہی ببکل ستا ہے اُس جوان نے جو شاہزادے
کو دیکہا سرو قد تعظیم دی اور کہا - اے جوان والا قدر - اگر مبشران
غیب کی بشارت سے اِس کوہ آفت پر آیا ہے میرا ہاتہہ ہے اور تیرا
دامن - اور اگر نا علمی اور نادانستگی سے چلا آیا ہے پا بر سر نہادہ واپس
ہوجا - شاہزادہ کلیل الملک نے فرمایا - اے برادر تیرے اور دیو کے
حال سے ہاتف غیب نے ہمکو مجملاً آگاہ کیا ہے - اب تو اپنی اور بیان کی
مفصل حقیقت بیان کر

اُس جوان نے کہا - مولد و منشا ایران اور نام میرا آردشیر بن
ہرمز ہے اور میرے جد مغفور کا نام آردشیر بابکان تہا - بعد انقراض
ایام سلطنت سکندر رومی ممالک ایران مین طوائف الملوکی ہوئی -
میرے پدر بزرگوار ہرمز شاہ نے بھی اپنے نام سکہ و خطبہ جاری کرایا
اور میرے چچا شاپور بن آردشیر بابکان نے بھی دعوی سلطنت کیا -
بعد مدت گذشت دونون کے نصف ملک میرے باپ کے قبضۂ
اقتدار میں آیا اور نصف [illegible] شاپور کے حصہ مین گیا - اُس
زمانہ مین [illegible] سے تیار نہ ہوئی - مگر [illegible] تک خیمہ
و بدل مین رہنے کے باعث یہ خیال پیدا ہوا کہ دریا کی راہ سے ملک مین

بہ فوج کشتی کرو۔ جس وقت مین نے پدر والا قدر سے اِس باب مین مشورہ لیا۔ اُنہون نے بعد فہمایش بسیار دوہزار سوار جرار میرے ہمراہ کئے مین دریائے ماژندران مین مع لشکر کشتیون مین سوار ہوا۔ ایک ہفتہ بہ عافیت وآرام گذرا۔ روز ہشتم اِس زور و شور سے طوفان باد تند مثل طوفان عاد برپا ہوا کہ ایک کشتی نے دوسری کشتی سے ضرب شدید کہائی اور تمام کشتیان پُرزہ پرزہ ہوگئین۔ مین ایک تختہ شکستہ پر بہمعنان موج بلا دریائے بصرہ کے کنارہ پر پہونچا۔ شہر بصرہ مین ایک سوداگر معمرہ کی نوکری کی۔ چند روز کے بعد اُسکے ساتہہ شہر یمن مین پہونچا۔ روز وشب اپنی برگشتگی بخت و زبونی طالع پر رنج و افسوس کرتا تہا اور کہتا تہا اسے ایزد پاک۔ یہ وہی شہر یمن ہے جسکی تسخیر و فتح پر مین نے کمر ہمت چست باندہی تہی اور اب مین ناچاری و بے سامانی اِس شہر کے کوچہ و بازار مین پہرتا ہون

اے والا قدر ایک دن اسی وحشت و پریشانی مین شہر سے نکلا بیرون شہر ایک تکیہ تہا آب دہوا دلچسپ پاک و مصفا اور ایک درخت کے سایہ مین ایک فقیر مرتاض ذکر واذکار مین مصروف تہا۔ اسکا نام متوکل شاہ تہا۔ مین نے کمال ادب و لحاظ سے سلام کیا۔ فقیر صاحب نے بغور تمام میری صورت دیکہی اور فرمایا۔ اے جوان تیرے بشرہ سے اور قیافہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شہزادہ ہے۔ مین نے عرض کیا۔ فی الحال میری حیثیت یہ ہے جس مین آپ دیکہتے ہین۔ ایک سوداگر

کی ملازمت سے نان و پارچہ حاصل کرتا ہون - درویش نے فرمایا ہم
سمجھے کہ اپنا اظہار نسب کرنا مصلحت نہین جانتا خیر تو ذاتی و کار تو - مگر درگاہ
باری سے امید ہے کہ قریب تر ایام پریشانی جمعیت و کامرانی سے بدل ہون
بشرطیکہ اپنے معبود حقیقی کو پہچانے اور رسالت انبیا علیہم السلام کا مقر
ہو - چند روز کی صحبت مین فقیر صاحب کی نصیحت و تلقین نے ایسی تاثیر
کی کہ بصفائے نیت دائرہ اسلام مین داخل ہوا - اس اثنا میں ملک شام
کے سفر کا قصد کیا - مین برائے رخصت درویش متوکل کی خدمت مین آیا
فقیر صاحب بطریق مراقبہ سرنگون ہوئے - بعد ازان فرمایا آج کی شب
ہمارے پاس رہو اور باین اعداد اس اسم بزرگ کا ورد کر - مین نے اسم
پڑھا - جس قدر ورد کرتا تھا خود بخود دل مثل شمع روشن ہوتا جاتا تھا - جب
صبح ہوئی درویش نے کچھ تبرک دیا اور فرمایا اے فرزند دورہ فلکی سے
ثابت ہوتا ہے کہ ان ایام سخت میں معمولی سرگردانی و پریشانی کے علاوہ
ایک بلائے مہلک و آفت ناگہانی میں تیرے گرفتار ہونے کا احتمال قوی
ہے - مگر مطمئن رہ کہ دین خدا پرستی کی مدد سے یک جوان وارث شان
اس عذاب الیم سے تجھ کو نجات دیگا - بلکہ ہنگام تخلصی ایک او مطلب
دشوار تیرے پیش نہاد خاطر ہوگا - اس مطلب کی انجاح کی ہی امید جو بنہ
مروج دین حق سے وابستہ ہے

مین درویش متوکل سے رخصت ہوکر سوداگر کے ساتھ ملک
شام کی طرف روانہ ہوا اثنائے راہ مین ایک شب قطاع الطریق نے قافلہ

پر شبخون مارا۔ اہل قافلہ نے بہ مردانگی مقابلہ کیا۔ وقت معرکہ آرائی مین دوسری طرف جنگ و مجادلہ مین مشغول تہا کہ چند رہزنون نے سوداگرون کو گرفتار کر لیا اور اپنے مسکن کو روانہ ہو گئے۔ مین نے بہ جمعیت قلیل اُنکا تعاقب کیا اور سردار رہزنان کو قتل کرکے سوداگر کو کہ خواجہ اسفندیار اُسکا نام تہا نجات دی۔ خواجہ نے تمام زر و مال قطاع الطریق میری ملک کیا۔ مین نے اُس سے علیحدہ کار دبار تجارت شروع کیا۔ خواجہ اسفندیار شام سے حلب کو روانہ ہوا اور مین نے بدین نیت روم کا قصد کیا کہ جس وقت زر خطیر جمع ہو جائیگا۔ فوج و لشکر بہم پہونچا کر قیصر روم پر لشکر کشی کرونگا اس ہوس بیجا کا اس دفعہ دوسرے رنگ مین نتیجہ ملا۔ جب کشتیان ساحل سے روانہ ہوئین وہی باد تند تیز چلی اور شہر روم کی راہ سے بہ مراحل دور پہینک دیا اور ایک جزائر مین پہونچایا۔ ملک ہزاسب شاہ اور اُسکے امرا و وزرا نے میرا مال خریدا۔ اس قدر زر نقد میرے پاس جمع ہوا کہ اگر دو برس تک پچاس ہزار سوار کو تنخواہ دیتا کافی ہوتا۔ میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ ملک روم کی جائے اسی ملک کے مسخر کرنے کی تدبیر کیجا وے۔ اس اندیشہ کی بنا پر مین نے ایک جزیرہ خورم و شاداب ملک ہزاسب شاہ سے واسطے سکونت کے لیا جو قصور شاہی کے بالمقابل واقع تہا۔ وہان ایک قصر شاہانہ کی بنا ڈالی اور اُس قصر مین ایک برج مرتفع خوش قطع بنا کر تیار کرایا۔

ایک دن عصر کے وقت مین سہواً سقف برج پر گیا اور دور بین سے

سیر دریا و تماشا سے عمارات شہر میں مصروف ہوا تھا۔ قضائے گردگار اسی وقت ایک نازنین نوخیز تک مہراسب شاہ کے محل کے سقف پہ دوربین دست آئی اور ایک نظر دریا کو دیکھ کر چلی گئی۔ میری نظر جو اُس کے جمال آفتاب مثال پر گئی عالم ہوش سے خارج ہوگیا

چو گویم بہ دیدم چہ برمن گذشت ◦ بجان آتش افتاد و از تن گذشت

جب فی الجملہ ہوش و حواس بجا ہوئے۔ حالت بیخودی و از خود رفتگی میں یہ اشعار پڑھتا تھا اور زار زار روتا تھا

دایم چو غنچہ سر بہ گریبان گریستیم ◦ نا شگفتہ بودم و پنہان گریستیم
ہر جا چو غنچہ تنگ دلے چند یافتیم ◦ رفتیم چو ابر بر سر ایشان گریستیم
چون شمع زندگانی من صرف گریہ شد ◦ تا آخری نفس ز تغافل جان گریستیم
ہرگز نہ گریہ ردے نکردم ترش چو ابر ◦ دایم چو شیشہ بالب خندان گریستیم

جس وقت گریہ و زاری سے کوئی صورت کارسازی کی نظر نہ آئی۔ چند نازنان مخصوص کو زنان دلالہ کی ہم رسانی میں لگایا۔ بہت تلاش و تجسس کے بعد ایک زن معمر راشدہ خاتون نے یہ مہم اپنے ذمے لی۔ راشدہ خاتون دو ہفتے کے بعد دوبارہ میرے پاس آئی اور کہا تمہاری محبوبہ بادشاہ کی دختر ماہ پیکر ملکہ نوشابہ سیمتن ہے۔ آگاہ ہو کر میری خواہر کلان بخشیدہ خاتون محل شاہی میں نوکر ہے۔ میں خواہر کے ذریعہ سے محل شاہی میں پہونچی۔ اول ملکہ نوشابہ کی والدہ کو بہ حکایات شیرین و کلمات رنگین اپنے حال پہ

مہربان کیا زان بعد ملکہ نوشابہ کی خدمت مین باریاب ہوئی - مین نے دیکھا کہ ملکہ نوشابہ بےوجہ ملول و مغموم رہتی ہے - اِس سے گمان ہوا کہ جس طرح اُس جوان نے ملکہ کی صورت دیکھی اُسی طرح ملکہ نے بھی دوربین کے وسیلہ سے دیکھا ہو - جب مجھہ کو قرار واقعی ملکہ کے مزاج مین دخل ہو گیا ایک روز بہ سبیل تذکرہ اول مکانات شہر کا ذکر شروع کیا - بالآخر اِس برج نو تعمیر کی کیفیت بیان کی - اِس ضمن مین تمہارا نام بھی لیا ملکہ نے بے اختیار آہ سرد کا نعرہ مارا اور کہا - اے راشدہ - تجھے یہ بھی کچھہ معلوم ہے کہ وہ جوان اصل مین کون ہے اور اُسکا وطن مالوف کہان ہے - معہذا سیرت و اخلاق اُسکے کیسے ہین - مین نے کہا - قربانت شوم - مجھہ کو ایک مرد مسافر کی سیر و خصایل کی کیا خبر - ہان اگر مرضی مبارک ہو مین کسی تقریب کے پیرایہ سے اُسکے پاس جاؤن اور اگر کوئی پیغام بھیجنا مرکوز خاطر ہو اُسکا جواب باصواب لاؤن - یہ سُنکر ملکہ کے چہرہ پژمردہ کا رنگ مثل شمع روشن ہو گیا اور فرمایا - اُس سوداگر مشتری جان کے پاس جا اور فقط یہ کہہ کہ ایک آدمی دل شکستہ تیری وحشت عشق مین بار بار بیقرار پڑا رہتا ہے

روح القدس از دیدہ کشاید بنگاہت	امین نہ شنیدہ نہ فریب خط و خالت
در ہیچ چمن تا گلے نیست نہ دانم	دہقان ز گلستان کہ آورد نہالت
گر دم سر اعجاز تو گردم کہ بدوشت	آتش کدہ سینہ گلستان ز خیالت
شادم کہ مرا قابل ہجرے شمردم	من کیستم آرزو و بزم وصالت

بعد پڑہنے ان اشعار کے ملکہ اس آواز دردناک سے روئی کہ بے اختیار -
میرا دل سینہ مین ہل گیا - آخر از سر تا پا ملا مین لین اور کہا - اے ملکہ خوبان
عالم تاوقتیکہ اپنی مفتونی دل کی حقیقت بیان نہ کروگے مجہہ سے اس
معاملہ مین کوشش و سعی کی توقع نہ رکہنا - ملکہ نے کہا - اے راشدہ -
مین ایکدن بسیر دریا کی خیال سے بالاے قصر آئی زینہ پر ایک تخت چوبی رکہوایا اور
دوربین آنکہہ پر لگائی - سوداگر کے مکان کا برج بلند محل کے محاذی تہا
اولا اُسی پر نظر پڑی - کیا دیکہتی ہون کہ برج پہ ایک نوجوان سرو قد
ماہ طلعت دوربین آنکہہ پہ لگائے ہوئے میرے محل کو دیکہہ رہا ہے
ہر وقت دیکہنے اُس جوان رعنا کی شکل زیبا کے نزدیک تہا کہ حالت
بیخودی مین چرخ زدہ زمین پہ گرون - بارے بمشکل تمام اپنے کو سنبہالا
اور تخت پر سے اُتر آئی - اب دو غم میرے دل و جان کو کہا رہے
ہین - اول تخم عشق اُس جوان کا - دوم اُسکا سوداگر زادہ ہونا - مین نے
کہا ایک معتمد شخص کی زبانی یہ بات گوش زد ہوئی ہے کہ خواجہ
اردشیر ابنائے ملوک ایران سے ہے - یمن کی تسخیر کے لئے اپنے
باپ سے رخصت لی تہی - سفر بحری مین لشکر و حشم ضایع ہوا - ملکہ نے
فرمایا - تو نے یہ خدشہ میرے دل سے دفع کرکے کمال احسان کیا م
گر اب جلد کوئی صورت مواصلت نکال - ورنہ میری جان تلف ہو جائیگی
کہی ہے یہ اشعار میرے حسب حال کہے ہین

ہر گہہ درون دل خیال آن قد موزون نشست — در جگر صد ناوک حسرت مرا افزون نشست

شب خیال قامتش از جان و تن بیرون نشست تا بہ گردن ہمچو شاخ ارغوان در خون نشست

آب و آتش را بہم نتوان بہ یکجا داشتن عشق چون زد خیمہ در دل جان ز تن بیرون نشست

مین نے کہا اے ملکہ۔ اگر تم اُس جوان کو اپنے محل مین مخفی رکھو۔ مین اُسکو بہ لباس زنانہ لے آؤنگی۔ نوشابہ نے فرمایا۔ اے راشدہ اُس جوان آفت جان کا محل مین لانا تمہارا کام ہے۔ اور اُسکی حفاظت و پردہ داری میرے ذمے۔ مین ملکہ کے پاس سے اپنے مکان مین آئی۔ دو روز محل شاہی مین نہ گئی۔ روز سویم ملکہ کلان نے خواجہ سرا بھیج کر مجھہ کو طلب کیا اور پوچھا اے راشدہ۔ ایسا کیا امر ضرور تھا جسکے سبب دو دن ہمارے پاس نہ آئی مین نے کہا۔ کل میری لڑکی آنے والی ہے۔ اس سامان و تردد مین فرصت نہ ہوئی۔ ملکہ نوشابہ بھی اُس وقت اپنی والدہ کے پاس موجود تھی۔ مجھہ سے باصرار تمام کہا۔ جس وقت تمہاری دختر آئے ہمارے پاس لاؤ

راشدہ خاتون نے یہ داستان مفصل بیان کر کے مجھہ سے کہا اے شہزادہ اردشیر۔ ہر چند کہ اس طرح کی ملاقات مین جان و آبرو کا خطرہ ہے مگر مین تجھے ایک بار ملکہ نوشابہ کے پاس پہونچا دونگی۔ مین اُسی وقت بہ حیلہ سیر و شکار اُس جزیرہ سے نکلا اور شہر ہراسیہ کے متصل صحرا مین شکار کھیلا۔ شام کے وقت راشدہ خاتون کے پاس گیا۔ اُس نے زلف و خال میرے چہرے کے درست کئے اور سر تا پا لباس و زیور زنانہ پہنایا۔ دوسرے دن مجھے ساتھہ لیکر قصر شاہی مین پہونچی۔ ملکہ کلان نے بطریق رسم ایک عقد مروارید مجھے دی۔ ملکہ

نوشابہ نے جو میری خبر سُنی وہان آئی اور کہا۔ اب ہمارے محل مین چلو۔
مین شادان و فرحان ملکہ نوشابہ کے ساتھہ ہو لیا۔ جب ہم مکان خلوت مین آے
ایک نے دوسرے کے روبرو اپنے کرب و اضطرار کا حال بیان کیا
اے شاہزادہ والاقدر اب یہ تازہ نقل سُن کر ملکہ نوشابہ سے مین
کی ایک دایہ خمرانہ نام ہے۔ وہ اُن ایام مین تب رہتی تہی۔ روز ہشتم وہ
قطامہ آئی اور نظر اول ہی مین پہچان لیا کہ یہ مرد ہے عورت نہین۔ اُس
نے بہ نگاہ غضب آلود دیکہا اور ایک افسون میرے سراپا پر پہونکا۔
بہ مجرد اسکے میرے حواس ظاہری پر ایسی غشی و بیخودی طاری ہوئی کہ
دُنیا و مافیہا کی خبر نہ رہی جب ہوش مین آیا۔ خود کو اس کوہ آفت پر پایا
اور ایک دیو کو سر پر استادہ دیکہا۔ دیو نے کہا۔ اے آدمزاد۔ تیری
صورت خوش مجہکو پسند آئی ہے اگر سرود و نغمہ مین بہی کچہہ وقوف
رکہتا ہے۔ تیری جان بچ رہے گی۔ ورنہ ایک نہ ایک دن تجہہ کو
لقمہ دہان کرونگا۔ مین نے کچہہ جواب نہ دیا۔ جب اُسنے چند بارہی
تقاضا کیا۔ مین نے حسب حال اپنے یہ رباعی پڑہی

دی شب شب وصل یار جان نوش لبے — امشب شب ہجر یا چنین تب و تبے
فریاد کہ مستوفی دیوان قضا — آنرا بہ شبے نویسد این را بہ شبے

دیو خوش ہوا اور میرے واسطے میوہ تر و خشک اور آب و نبات وغیرہ لایا
چند روز کے بعد یہ ساز بہی لے آیا۔ مین نے بہی عالم تنہائی مین ستار کو
غنیمت سمجہا۔ اکثر ستار بجاتا تہا اور غزلہائے فراقیہ گاتا تہا۔ ایک دن

ہنگام نمز لقوانی دیو کو اپنے حال پر مہربان تر دیکھا۔ اُس سے کہا۔ اے
دیو۔ مجھہ کو اس حال سے آگاہ کر کہ مین اس کوہ آفت پر کس طرح آیا۔ دیو
نے کہا۔ تجھہ کو ایک زن جنیہ شیطنہ نامی نے یہان پہونچایا۔ مین نے
شیطنہ سے پوچھا۔ تجھہ کو اس بیچارہ سے ایسی کیا عداوت تھی کہ اسکو
میرے پاس لائی۔ شیطنہ نے کہا۔ حاشا۔ مجھے اس جوان نامراد سے عداوت
نہین ہے۔ یہ جوان نوشابہ دختر لہراسپ شاہ پر عاشق ہوا اور ایک زن
عیارہ کے ذریعہ سے بہ لباس زنان محل شاہی مین پہونچا۔ خمرانہ ملکہ
کی دایہ بیمار تھی۔ جب وہ تندرست ہوئی اور نوشابہ کے پاس گئی۔ اُس
نے اس جوان کو بادی النظر مین پہچان لیا کہ یہ مرد ہے۔ خمرانہ کی مادر
جہنم نصیب علم کہانت مین اُستاد کامل تھی۔ اُس نے بزور اسمائے سحر
مجھہ کو اپنا مسخر و تابعدار کیا تھا۔ اُسکے مرنے کے بعد خمرانہ کی تابعدار
ہوئی کہ یہ مکارہ بھی مثل اپنی مادر کی کہانت و سحر مین کافی دستگاہ رکھتی
ہے۔ خمرانہ نے اس جوان کو بزور اسمائے سحر بیہوش کیا۔ اور مجھہ کو
طلب کر کے کہا۔ اسکو کسی ایسی جائے پہونچا دے کہ ہلاک ہو جائے۔
اے مرسلاق دیو مین نے بہتر سمجھا کہ تیرے مونہہ کا ذائقہ درست ہو اسلیے
اس کوہ پر لے آئی
اے شاہزادہ کامران بہ استماع اس قصہ کے مین نے آہ سرد کا
ترہ بھرا اور دیو سے کہا اب مجھے یقین کامل ہوا۔ کہ تیرے ہاتھہ سے نجات

محال ہے۔ نا چار نغمہ سرائی کے علاوہ اور جو خدمت کہے گا بجا لاؤنگا
مگر یہ التجا کرتا ہون کہ میری معشوقہ ملکہ نوشابہ کو بھی یہان لے آ۔ دیو نے کہا
مین طرفۃ العین مین نوشابہ کو حاضر کرتا ہون۔ لیکن ایک نقش شہود نے مجھ کو
بیکار محض کر رکھا ہے تاکہ ہو سکے تو سنو۔ گذشتہ زمانہ مین آصف بن برخیا کی اولاد
سے ایک شخص زبردست مشرقیا زاہد کے نام سے خدا پرست تھا۔ جب
زاہد کی اجل قریب پہونچی ایک نقش میرے بازو پر باندھا اور کہا۔ او
مرسلانی۔ مجکو معلوم ہوتا ہے کہ تو ابلیس پرست ہو جائیگا اور بنی آدم کے
درپے ہلاکت ہوگا۔ اس لیئے یہ نقش تیرے بازو پہ باندھ دیا ہے۔ امید
ہے کہ کسی آدمزاد پر دست درازی نہ کر سکے گا الا وہ کہ تقدیرا از خود تیرے
پاس پہونچے۔ جب زاہد مر گیا۔ مین اُسکے مقام سے بھاگا۔ چند روز کے
بعد خداوند ابلیس سے میری ملاقات ہوئی۔ ابلیس نے بہ نصایح سودمند
اپنی بیعت سے مجھکو سرفراز فرمایا۔ قاف مین کوہ خندلان اور پردہ دنیا
پر یہ کوہ پُر بہا میرا مقام سکونت ہے۔ جب مین کسی انسان کے گرفتم
کرنے کا ارادہ کرتا ہون اُس نقش کے سبب تمام جسم مین آگ لگ جاتی
ہے۔ ہر چند چاہتا ہون کہ نقش بازو سے کھولکر پھینک دون مگر وہ نقش
ایسا جزو بدن ہوا ہے کہ جلد کے رنگ اور نقش مین اصلا تمیز نہین ہوتی
کبھی کوئی آدمی اس جا خود بخود آجاتا تھا تو مین اُسکو لقمہ زمین کرتا تھا۔ اب
وہ بھی کم میسر ہوتا ہے۔ ایک زمانہ تا فرض عبادت گذار خدا پرست نے
جو یہ حال سنا کہ مو طاق پردہ دنیا مین مقام گزین ہے اور اس نے

شیوہ آدم خواری اختیار کر رکھا ہے یہان آیا اور مجھ کو زد وکوب کر کے چار طرف سے اس کوہ کی تمام راہین ایسی مسدود و خراب کر دین کہ کسی طرف سے انسان کا گذر ممکن ہو سکتا۔ یہ سُن کر مین نے مرسلاق دیو سے پھر کچھ نہ کہا۔ انجام کار اپنا کریم کارساز کو سونپا

اے عالیجاہ یہ میری سرگزشت ہے۔ تم عاقل ہو اپنا نیک و بد سوچ لو۔ مجھ کو درویش متوکل نے جو علامت شاہزادہ فریادرس کی بتلائی تھی اُسکے لحاظ سے تمہارے پاس شمشیر با قبضہ مرصع زبرجد نگار ہونی چاہئیے جو مدت دراز سے قعر دریا مین امانت رکھی تھی۔ در حالت نہ ہونے تیغ مذکور کے مناسب یہ ہے کہ جس راہ سے آئے ہو واپس جاؤ۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے کہا۔ میرے ذمے یہ امر ہے کہ آوارہ خستہ و مبتلائے مصیبت کی خبر پہونچاؤن۔ لیکن یہ کیا مردانگی ہے کہ بے ہلاک کئے دیو کے اور بغیر مخلصی تمہارے اس کوہ بلا سے واپس جاؤن وہ شمشیر زبرجد الماس ہی خدا تعالی نے مجھ کو عطا فرمائی ہے جسپر خلق السلطان کندہ ہے اور ہاتف غیب نے اُسکو شمشیر بحر البرق کہا ہے

مرسلاق دیو اُس روز قاف مین اپنے برادر خورد کے ہان مہمان تھا بوقت نصف شب خورد و نوش سے فارغ ہوا اور براہ راست کوہ زنت پر آیا۔ یہان آکر یہ دیکھا کہ ایک جوان تازہ آفتاب جمال فلک جلال بہ تمکنت تمام بیٹھا ہے اور آرد و شیر مجب سراسے دلکش سے ہمراز الخوالی کر رہا ہے۔ مرسلاق شیر دندان نے دل مین کہا۔ لقیہ شب اُنکی صحبت دیکھتا رہا اور علی الصباح ظاہر ہو کر جوان اول کو اس جرم پہ ستمہ دین کر لوکہ

میرے روبرو کبھی ایسی نغمہ سرائی نکھین کی اور جوان ثانی کو اس کی جائے اپنا مطرب مقرر کرو

موافق اس قرار داد کے مرسلاق دیو آردشیر کا نغمہ سنکر تا دو قریب صبح صادق خواب غفلت مین مبتلا ہوگیا۔ آردشیر و اکلیل الملک بعد نماز صبح بستر خواب پہ دراز ہوئے۔ ہنوز دو ساعت بھی نہ سوئے تھے کہ دیو کی نفیر خواب سے آنکھہ کھل گئی آ۔ دشیر نے کہا۔ حیرت کی بات ہے کہ ہمین اس نابکار کے آنے کی خبر نہ ہوئی۔ خیر اب بخیر ہو بہتر ہے۔ ایسے دشمن قوی کی ہلاکت مین ایک لمحہ کی درنگ کرنی واجب نہین۔ اکلیل الملک نے فرمایا۔ استغفر اللہ۔ کسی دشمن و غیر دشمن کا حالت غفلت مین قتل کرنا آئین مردانگی کے برخلاف ہے۔ آ۔ دشیر نے کہا معاذ اللہ۔ انسان مشت استخوان کہان اور ایک دیو اہرمن ہیلتن سے جنگ و مقابلہ کہان۔ تم مجہہ کو وہ شمشیر محمد و تکش عنایت فرماؤ۔ اور بالفرض شمشیر خاص کے دینے مین کچھہ تامل ہو یہان تمہارے فرسندہ ارجاسپ کے مردمان ہلاک شدہ کے اکثر سلاح افتادہ ہین۔ مین کسی شمشیر یا خنجر سے اسکو ہلاک کرتا ہون۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا۔ ہم پوچھتے ہین کہ جس حالت مین سرح جنگ یہان موجود تھے پھر تم نے آج تک کس وجہ سے اپنے دشمن کو جان سے نہ مارا۔ آردشیر نے کہا۔ واقعی یہ ہے کہ حیرت دیر اس دیو کا خوف ایسا غالب آیا تہا کہ یہ بہی دل مین نہ گذرا۔ اب شاید اسکا مرگ و فنا کا وقت آپہونچا ہے کہ ہم یہ مشورہ کر رہے ہین۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا۔ اگر یہی بات ہے

بسم اللہ۔ کسی شمشیر یا خنجر سے زور آزمائی کرو۔ آردشیر ایک شمشیر آبدار لایا اور بہ قوت تمام چند ضربات محکم و استوار دیو کے سر و سینہ پر لگائین۔ اُس کے جسم فولادی پر شمشیر کا خط تک ظاہر نہ ہوا۔ آردشیر کو شمشیر کے کارگر نہ ہونے سے کمال حیرت ہوئی اور شاہزادہ اکلیل الملک سے کہا۔ اب اِس موذی کے ہلاک کرنے کی کیا تدبیر کرین۔ اکلیل الملک نے کہا۔ بس یہی تدبیر ہے کہ جب تک دیو کی آنکھ نہ کھلے بادہ نوشی و نغمہ سنجی مین مشغول رہو

آردشیر نے سامان و لوازمات ایک درخت خوش سایہ کے نیچے فرش بچھایا اور تمام سامان خوشی مہیا کیا۔ جس وقت وہ دو جام بادۂ ارغوانی نوش کر چکے۔ شاہزادہ اکلیل الملک کی فرمایش سے آردشیر نغمہ سنجی و نغمہ سرائی کی کہ شاہزادہ کو بہت لطف آیا۔ قریب تھا کہ شمس مرسلاق دیو جاگا۔ اول حالت خوشی و مستی مین مخل ہونا خوب نہ جانا۔ آخر شاہزادے کے روبرو آکر بطریق شتر قوی الجثہ بیٹھ گیا اور کہا اے جوان تازہ وارد تو حسن و جمال مین تو آردشیر سے درجہ اعلی رکھتا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ ہوا کہ سرود و نغمہ مین بھی کچھ دخل ہے یا نہین۔ شاہزادے نے فرمایا۔ البتہ میری تیغ بوقت تیرے ذبح کرنے کے عجیب صدائے خوش دیگی۔ مرسلاق دیو نے بلند قہقہہ مارا اور کہا۔ ظاہرا ایک انسان خوش طبع معلوم ہوتا ہے۔ بے شک تیرا گوشت بھی نمکین تر ہوگا مین آج تیرے ہی گوشت سے زبان کا ذائقہ درست کرتا ہون۔ یہ کہہ کر

شاہزادے کی طرف ہاتھ دراز کیا۔ شاہزادے نے باین صفائے
دست شمشیر برق ابجر دیو کے پنجہ دست پر لگائی کہ صاف جدا ہوگیا
دیو نے دوسرا ہاتھ بڑھایا۔ شاہزادے نے یہ ہاتھ بھی قلم کیا۔ دیو نے
حالت غیظ و غضب میں اُٹھا اور چاہا کہ بضرب پا اکلیل الملک کو کچل
ڈالے۔ اکلیل الملک نے اُسکا پانو بھی کاٹا اور تھا دوسرے پانو کو
بھی قطع کیا۔ مرسلاق دیو دیوار کہنہ کی صورت سطح زمین پر گرا اور ایسا شور
و غل مچایا جس کی آواز فلک دوار تک گئی۔ شاہزادہ نے کسی قدر
تامل کے بعد باین ضرب قوی قبضہ شمشیر دیو کے سر پر مارا کہ فوراً
روح ناپاک قالب پلید سے پرواز کر گئی

آردشیر دلاور نے شاہزادہ کے دست دیوکش کو بوسہ دیا اور
کہا۔ اے رستم زمان سپاس بے قیاس اُس خداوند دو عالم کی جناب
میں جس نے مجھ کو تیری مانند خجستہ اقبال کی دائرہ غلامی میں داخل فرمایا
امید ہے کہ حضور کی توجہ سے ملکہ نوشانہ سیمتن کے وصال سے بھی بہ آسانی
بہرہ اندوز ہونگا۔ اکلیل الملک نے فرمایا۔ انشاء اللہ العزیز جس وقت
ممالک جزائر کی تسخیر و فتح سے فرصت پاؤنگا اول تم دونو محب و محبوب
کا کام انجام دونگا۔ یہ تو کہا۔ مگر اسکے ساتھ ہی صاحبقران اعظم اور
ملکہ حور زاد ملک کی جدائی کا ایسا تصور بندھا کہ زار زار رو دیا۔ آردشیر
نے دو پیالہ جام غم زدا پلائے اور کہا اے شاہزادہ والا منزلت برائے
خدا اپنی سرگذشت اس قدر ہی کو سناؤ۔ اکلیل الملک نے صاحبقران

عظم کا قصہ عالی اور اس کے ضمن مین اپنا ماجرا سُنایا - آردشیر نے
تاجدیدہ شہزادہ خورشید تاج بخش کا حلقہ غلامی آویزہ گوش کیا

آنا ملک رستم گوہر پوش کا جزیرہ خرمن گُل مین اور بیعت کرنا شاہزادہ اکلیل الملک سے

جزیرہ خرمن گُل کی طرف شاہزادہ اکلیل الملک کے روانہ ہونے کے بعد رستم گوہر پوش کو کوئی لمحہ خوشی نہین گذرتا - ایک شب شاہزادہ کی یاد مین کسی پہلو آرام نہ آیا - قریب صبح آنکھہ لگی - عالم واقعہ مین کسی مرد غیب نے کہا - اے ملک رستم - روز عنقریب اکلیل الملک ایک بلائے مبرم کو کہ آفت ہے ہلاک کریگا - تمکو چاہئیے کہ جملہ ارکان سلطنت و رجال و اکین کو ہمراہ لیکر جزیرہ خرمن گل مین جاؤ اور اُس تائید یافتہ حق کی اطاعت قبول کرو - اس بشارت سے ملک رستم کی آنکھہ کہُل گئی - اُسی وقت رئیس الملک وزیر کو بلایا اور حقیقت خواب سُنائی - وزیر نے کہا - مجھہ کو بھی خواب مین یہی ہدایت ہوئی

ہے

ملک رستم گوہرپوش نے علی الصباح دربار عام کیا - تمام ارکین
سلطنت و افسران لشکر حاضر ہوئے - ملک رستم نے ارجاس سے کہا
وکالت پناہ زمانہ دراز گذرا - ہم نے شکار نہین کھیلا - چلو دو چار
دن جزیرہ خرمن گل مین شکار کھیلین - ارجاس نے کہا بشہریارا
اگرچہ اِس جزیرہ پُربہار مین جانوران ہوائی و صحرائی کثرت سے
ہین مگر کوہ آفت کے سبب وہان جانا مناسب نہین - ملک رستم
نے کہا - ہرچہ بادا باد - ہماری زبان سے اہل دربار نے یہ لفظ سنا
بہرکیف وہان جانا اور شکار کھیلنا لازم آیا - ارجاس نے کہا - حضور
کی مرضی - تشریف لے جائین - مگر مجھکو معاف رکھین - رستم
گوہرپوش نے کہا - ہمین بے تیرے وہان کی سیر و شکار کا لطف
نصیب ہونے کا

قصہ کوتاہ ارجاس نے طرح طرح سے عذر کیا مگر ملک رستم
نے نہ مانا اور ارجاس و دیگر جملہ ارکین سلطنت کی جمعیت سے جزیرہ
خرمن گل کو کشتیون پر سوار ہوکر روانہ ہوا - خرمن گل جزیرہ گہربار سے
دو منزل تھا - دوسرے دن شام کے وقت وہان پہونچے اور اُس
مکان مین اقامت کی جو ارجاس وکیل نے بنایا تھا - جب نصف
شب گذری - ایسی آواز نغمہ مسرت افزا جان گداز آئی کہ ہر فرد بشر
کو خودرفتہ و ازخود رفتہ عالم محویت و تحیر شادی ہوا - ارجاس نابکار نے

بے نہایت شاد و خوش ہوا اور کہا آج کی شب بیہ آواز دلکش سرا پردۂ سپنو
اور روشنی فردا اُس صدائے شہرہ شکن کے منتظر رہو۔

وقت صباح ملک رستم گوہر پوش نے وزرا و امرا کو ساتھ لیا اور
خراسان خراسان زینہ کوہ پہو نچا اتفاقاً اُس روز شاہزادہ اکلیل الملک
کوہ شغل بادہ نوشی کر رہا تھا۔ ملک رستم نے جو نظر بلند کی۔ کیا دیکھتا ہے
کہ شاہزادہ اکلیل الملک مثل خورشید افق کوہ پر جلوہ گر ہے اور ایک
اور جوان خوش شعور دریدہ بیٹھا ہے اور ہمہ تن نغمہ سنجی میں مشغول ہے۔
ملک رستم نے جو شاہزادے کو دیکھا۔ نزدیک تھا کہ شادی مرگ ہوجائے
بارے بہ مشکل ولولہ طبیعت کو روکا اور ایک مقام بلند پر استادہ
ہوکر آواز بلند کہا۔ اے شہریار فلک رفعت بہ نظر توجہ اِس مجمع
کی طرف دیکھو کہ محض تمہارے استقبال کے واسطے یہاں جمع ہوا ہے
شاہزادے نے زیر کوہ نظر کی۔ کثرت خدم وحشم سے سمجھا کہ ملک رستم گوہر پوش
آیا ہے۔ اردشیر سے فرمایا۔ تم آواز بلند کہو کہ زیر تا قلہ کوہ بصورت
زینہ ایک دمدمہ تیار ہواؤ۔ رستم گوہر پوش نے اردشیر کی آواز پر اہل
لشکر کو دمدمہ سازی کا حکم دیا۔ روز سیوم دمدمہ تیار ہو گیا۔ شاہزادہ
اکلیل الملک اور اردشیر بن ہرفرز زینہ کوہ آئے۔ اِس دفعہ ملک رستم
نے مثل ملازمان باختصاص اکلیل الملک سے ملاقات کی اور جملہ
اراکین سلطنت بصدق و اخلاص قدمبوس ہوئے

ملک رستم نے شاہزادہ نامدار سے کوہ آفت کی حقیقت پوچھی۔

شاہزادے نے فرمایا اپنے ملازمون کو حکم دو کہ اُس بلائے بے درمان
کی لاش زیر کوہ لائین جسکے سبب یہ کوہ خرم وشاداب انسان کے گذر
کے لایق نہ رہا تہا جس وقت مرسلاق شیر دندان کی لاش زیر کوہ آئی
حضار معرکہ کے طائر ہوش نے قفس دماغ سے پرواز کی - بالاتفاق کہا -
ایسے کارہائے اہم کا بشر ہائے ناتوان سے ظہور مین آنا بجز تائید آسمانی
اور کچہہ تصور نہین کیا جاتا - ظاہر ہے کہ ایک ہاتہہ اس دیو کا چالیس آدمی
قوی نہین اُٹہا سکتے

شاہزادے نے مرسلاق کی لاش خاک مین دبوادی اور ملک رستم
کے ہمراہ اُسکے مکان مین آیا - جب صحبت گرم ہوئی - شاہزادہ نے
اپنا قصہ زبان بجد آردشیر کی سرگذشت بالتصریح بیان کی - البتہ ملکہ
زنانہ کی [illegible] و عاشقی کے وقایع کو مخفی رکہا - رستم گوہر پوش شاہزادہ
[illegible] شگفتہ ہوا اور برادرانہ برتاؤ کیا - بعد ازان شاہزادہ اکلیل الملک
سے پوچہا - اے شہ والاجاہ - ہنگام صعود کوہ تم [illegible] آہنی کے ذریعہ سے
بالائے کوہ پہونچے اور بروقت نزول دمدمہ بلند ہوا - یہ کیا سحر ہے -
شاہزادے نے فرمایا - اُسوقت عالم اضطرار تہا - غیرت و حمیت کے تقاضا
سے وہ تکلیف آسان معلوم ہوئی - اب کہ خدائے ذوالجلال نے وہ منزل
[illegible] طے کی - زحمت اُٹہانے سے کیا حاصل تہا

وہ شب عیش و طرب مین بسر ہوئی - علی الصباح شاہزادے نے
ملک رستم کو مع جملہ سرداران [illegible] طلب کیا اور بہ شگفتہ پیشانی

فرمایا - ایہا الناس - اس ارجاس وکیل نے جس کار استخوان شکن کی استدعا کی تہی - الحمد للہ کہ وہ کام انجام کو پہونچا - اب تم شاہ و سپاہ صانع برحق معبود مطلق کی وحدانیت و قدرت اور انبیاے کرام و مرسلان عظام کی رسالت و نبوت کے اقرار مین کیا عذر کرتے ہو - ملک رستم و رستم الملک وزیر و کہران و مہران سپاہ سالاران لشکر اور بہ تقلید انکے دیگر تمسلہ سرداران نے لبِ صدق کلمہ طیبہ عیسوی پڑہا الا ارجاس وکیل و سیاق سگ دندان و خنزیر نیل پاکر بہ نفاق مسلمان ہوئے۔

تین روز و شب جزیرہ خرمن گل مین مجلس عیش و نشاط و صحبت حرف و حکایات بر پا رہی - روز چہارم جزیرہ گوہربار کی طرف روانہ ہوئے جس وقت شہر کے دروازہ پر پہونچے - ملک رستم نے شاہزادہ اکلیل الملک کو ایک توسن برق خرام پر سوار کیا اور خود مع امرا پیادہ پا ہمراہ رکاب ہوا - شاہزادہ بہ نظر اجمالی شہر کی رونق و آرایش دیکہتا ہوا دیوان عام مین تشریف لایا - ملک رستم نے شاہزادہ اکلیل الملک کو تخت فرماندہی پر متمکن کیا - اور شہر مین منادی کرائی کہ شاہزادہ فلک رفعت شجاعت مجسم بہ اختیار خود سر زمین جزایر مین تخمین آیا - خدا تعالی نے اُس رستم دوران کو خاص اس واسطے یہان بہیجا ہے کہ ان اطراف کی مخلوق کو بادیہ گمراہی و ضلالت سے نکالے - اہل شہر سے جس آدمی کو جان و مال اپنا عزیز سمجھے از صدق و اخلاص خدا پرست ہو اور بجز انکے جزیہ دینا قبول کرے مخلوق باقی رہے جو سرکشی کرے وہ بہ بدترین عذاب ہلاک کیا جاوے گا بر وقت

منادی ہبشتر اہل شہر دائرہ اسلام مین داخل ہوئے۔ قلیل آدمی مردود ازلی بہ تمرد پیش آئے وہ طعمہ شمشیر غازیان اسلام ہوئے۔ بجائے معبد بزرگ کہ ایک چاہ وسیع وعمیق بحر اعظم کے پانی سے لبریز ہو رہا تھا ایک مسجد رفیع و وسیع بنائی گئی اور خطبہ و سکہ مین ملک لہراسپ شاہ کے نام کی جگہ صاحبقران اعظم شاہزادہ خورشید تاج بخش کا اسم گرامی داخل کیا گیا۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے اپنی مہر مین خطاب سلطان فلک رفعت جہان پہلوان غلام صاحبقران اعظم کندہ کرایا

شاہزادہ فلک رفعت نے تین روز تخت حکومت گہربار پر جلوس فرمایا روز چہارم حکم دیا کہ یہ تخت ہمیشہ نوشابہ پوش رہے کیا معنے کہ تخت نشینی صاحبقران اعظم کا منصب ہے۔ ملک رستم گہرپوش نیم تخت پر تمکین ہوا و ہم دنگل جہان پہلوانی پر جلوس کرینگے۔ ملک رستم نے قبول نہ کیا اور کہا مین تمہارے دنگل کی جانب چپ کرسی پر بیٹھونگا۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے اسفندیار بن ملک رستم کو کہ ایک طفل ہفت سالہ تھا نیم تخت پر بٹھایا اور سب سے اول خود صاحبقران اعظم کی نیابت کی مبارکباد دی۔ بعد ازان ملک رستم و آردشیر و جملہ ارکان سلطنت گہربار سے بیعت کرائی

احوال ملکہ نوشابہ سیمتن بنت ملک لہراسپ شاہ

جس وقت شہزادہ آردشیر بن ہرمز بعد بیہوش ہونے کے

دیکھتے دیکھتے گم ہوگیا بے اسکے کہ کوئی لیجانے والا نظر آتا۔ نوشابہ سیمتن نے ایک نعرہ سرد مارا اور زار زار روئی۔ حرزانہ نے کہا۔ او ناشستنی خبردار اگر بار دگر تو نے عشق و محبت کا لفظ زبان سے نکالا۔ قید دایمی مین گرفتار کرا دون گی۔ اسی معنے کا شکر خداوند او قیانوس کی جناب مین ادا کر کہ مین نے اس حرکت بد انجام کی خبر تیرے والدین کو نہین کی۔ ناگوار اتر بات یہ تہی کہ وہ جوان خداپرست تہا۔ اگر کوئی اور مرد کسی غیر طریق و مذہب کا ہوتا مین تمہاری راز داری قبول کرتی

ایک زن معمرہ ریحانہ خاتون ہمیشہ سے ملکہ نوشابہ کے محلسرا مین آتی ہے اور وہ ایک منجم کامل سے شناسائی رکہتی ہے۔ جب نوشابہ سیمتن کا اضطراب دل حد سے درگذرا۔ ریحانہ خاتون سے کہا۔ تو منجم کے پاس جا اور میری وحشت مزاج اور بیقراری شبانہ روز کا انجام دریافت کر

اب قصہ مسافر دنیائے نوسیار بر عجائب گشتہ نہنگ بحری فاتح طلسم اشراق صاحبقران اصغر شاہزادہ بدر منیر کا بیان ہوتا ہے

حلد دہم بوستان خیال مین ہم نے یہ قصہ یہان تک بیان کیا تہا کہ

شاہزادہ بدرمنیر ریاضت حکیم مین پہونچا اور جو عبادت وریاضت جیانوس جی نے تعلیم کی تہی بوجہ عیش وعشرت چند روز موقوف رہی اُدہر ملکہ شاہ بانو رضیہ سلطان نے بزور اسم جلیل عالم واقعہ مین تمام حالات صاحبقران اصغر کے مشاہدہ کئے - اب راوی تازہ حالات اِس طرح بیان کرتا ہے

جب ملکہ شاہ بانو صاحبقران کے درد ہجران سے زیادہ بے قرار ہوئی پردہ قاف سے قصر مرات الفلاع مین داخل ہوئی اور بہ ہزار شوکت و وقار سریر رفعت وکامرانی پہ جلوس فرمایا - تمام جن وپریزاد تابع طلسم بہ خلوص وعقیدت غلامانہ ملکہ دوران کی خدمت مین حاضر ہوئے ملکہ نے دارو غہ جواہر خانہ سے زیور طلسمی کا صندوقچہ منگوایا اور منجملہ زیور اسکے گلوبند نکالکر اپنی خالہ زاد ہمشیر ملکہ بانو زکیہ سلطان کو دیا زکیہ نے کہا - اے ملکہ عالم - مین اِس عطیہ کا مقصد نہ سمجہی کہا مین فتح طلسم کی تلون مزاج اور خود عیش وعشرت سے بہت خائف ہون - اِس وقت وہ جوان حسب تاثیر طلسم میرا عاشق ہے - بعد فتح طلسم اسکا ایک لمحہ یہان قیام نہ ہوگا ہر چند کہ کوئی درد ہجرت سے جان ضایع کردے لیکن منفعت وقت یہ ہے کہ تم یہ گلوبند پہن کر جاؤ اور شاہزادہ سے کہو ملکہ پہ تمہاری دل مین درد پیدا ہوا ہے اور اُسکا علاج یہ ہے کہ ایک لمحہ لوح دل پہ باندہی جائے - اسپر وہ کہے کہ گلوبند طلسمی کے اثر سے تمہارے کہنے کو بے عذر قبول کریگا اور لوح دے دیگا

زکیہ سلطان معہ کافورہ پری جو دایہ ملکہ رضیہ سلطان کی اور نہایت
تجربہ کار و دور اندیش ہے چند پریزادان معزز کی جمعیت سے۔ باریافت
گاہ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب قریب لشکر صاحبقران پہونچی۔ جواسیس
نے صاحبقران اصغر کو اطلاع کی۔ صاحبقران اصغر اس خبر سے بہت خوش
ہوا اور ملکہ کوکبہ روشن کو مع محفوظہ پری و گلرنگ پری و گوہر آرا وغیرہ
زکیہ سلطان کے استقبال کا حکم دیا بلکہ خود بھی تا در باغ پیشوائی کی۔
دایہ کافورہ بلاگردان ہوئی اور زکیہ سلطان جو نقاب پوش تھی آداب و
مجرا بجا لائی۔ صاحبقران اصغر زکیہ سلطان و کافورہ پری کو دست گرفتہ
خلوت گاہ میں لے گیا۔ کوکبہ روشن نے زکیہ کے واسطے بزم لائق
آراستہ کی۔ جس وقت اہل مجلس بادہ ناب سے سرگرم ہوئے۔ صاحبقران
اصغر نے فرمایا۔ اے کافورہ خاتون۔ زکیہ سلطان ملکہ عالم کی خانہ زاد
خواہر ہے۔ معہذا عالم طلسم میں کوئی عورت اہلی زادی مجھ سے روپوش
نہیں ہوئی پھر انکے روپوش ہونے کی کیا علت ہے۔ کافورہ نے زکیہ
سلطان سے کہا۔ صاحبقران کلمہ حق فرماتے ہیں۔ تم اول نقاب دور
کرو۔ اور رخ کشادہ صاحبقران سے ہمکلام بیٹھی آؤ۔ زکیہ سلطان نے
عذر و حیلہ کیا۔ کافورہ نے بدست خود زکیہ کے چہرہ پر سے پردہ نقاب اوٹھا
لیا۔ جس وقت صاحبقران اصغر نے زکیہ کی صورت [illegible]
دیکھا [illegible] طلسم [illegible] فریفتہ ہو گیا۔ اور ملکہ رضیہ سلطان
[illegible] کی [illegible] زکیہ نے کہا۔ حضور تقدیر سے [illegible]

و سعادت کائنات طلسم مین قدم نہ رکہا تہا کہ ملکہ آفاق پریزاد وفات کو تشریف لیگئی تہین - اب ایک مدت سے قلعہ طلسم مین داخل ہوئین اور یہ آنا ہی زیادہ تر حضور کے جذبہ دل کا تقاضا ہے

تین روز و شب اسی قسم کے شکر و شکایت کا ہنگامہ گرم رہا - اس عرصہ مین زکیہ نے بخوبی دریافت کر لیا - کہ صاحبقران نامدار ملکہ طلسم کا عاشق صادق و طالب راسخ ہے - شب چہارم ہنگام تخلیہ ملکہ نے درد دل کی حقیقت بیان کر کے لوح مستعار مانگی - جس وقت صاحبقران اصغر نے یہ جملہ معترضہ سنا اگرچہ بظاہر فرمایا کہ لوح حاضر ہے - مگر چونکہ مار گزیدہ از ریسمان می ترسد دل مین کہا - مبادا ساحران طلسم نے زکیہ و کافورہ کی صورت سے ان تمامی پریزادون کو میرے پاس بہیجا ہو بنابرین بار طلسم نے دوبدو رکہہ لیا اور زکیہ سے خطاب فرمایا - ہم بار دگر تمہاری زبان سے ملکہ آفاق کا پیام ہو خوش سننا چاہتے ہین - زکیہ سلطان ہنسی اور اوسنے تقریر مذکور کا اعادہ کیا - از بسکہ ملکہ رفیعہ سلطان کمال دردمند تہی اور زکیہ سلطان واقعی شاہ بانو رفیعہ سلطان کی پیامبر تہی - بار مطلقاً مشتق نہ ہوا - صاحبقران اصغر کی ایسی خاطر جمع ہوئی کہ بلا تامل لوح گردن سے اوتار کر زکیہ سلطان کو دیدی - زکیہ سلطان رخصت ہو کر بازو سرعت و استعجال ملکہ رفیعہ سلطان کی خدمت مین پہونچی

بعد روانہ ہونے زکیہ کے صاحبقران اصغر کو لوح کے دینے سے

ایک طرح کی پشیمانی ہوئی۔ اور یہ بہی یاد آیا کہ حیانوس جنی نے تاکید مزید کی تہی کہ قبل از ریاضت و ملاقات ظفران نابٹہ ہمیش و عشرت کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ ملول و مکدر گنبد ریاضت مین گیا اور بطریق معینہ عبادت حق مین مصروف ہوا۔ روز چہارم یہ صدائے غیب کان مین آئی۔ اے بدتمیز سخت خطا تجہ سے سرزد ہوئی۔ اب بجز دستیاب ہونے لوح کے عبادت و ریاضت بے نتیجہ ہے۔ عجب نہین کہ کسی بلائے سخت مین گرفتار ہو جائے

بھیجنا صاحبقران اصغر کا درویشان ذاکر و ذکر کو واسطے لوح کے ملکہ رضیہ کی خدمت مین اور بدسلوکی پیش آنا ملکہ کا درویشون سے اور رحلت کرنا درویشون کا

صاحبقران اصغر جس تکدر و ملالت مین مبتلا گنبد مین گیا تہا اُس سے زیادہ پریشان و متفکر ریاضت گاہ سے باہر آیا لیکن باینہمہ ملکہ رضیہ کا تصور اُسی طرح قلب پر غالب تہا اور دل مین کہتا تہا۔ جبتک ہو سکتا ہے

کو بھی لوح کا دے دینا پسند نہ آیا - مگر لوح ملکہ نے منگائی ہے نہ کسی مدعی نے
اس فکر و تشویش مین دو دن گذر گئے - روز سیوم ایک زن پریزاد آئی
اور اُس نے ملکہ رفعیہ سلطان کا نامہ سربستہ بدست ادب پیش کیا صاحبقران
اصغر نے ملکہ کی مہر کو دیدہ ہائے منتظر انتظار سے ملا اور خلوت مین جا کر اول
تا آخر دیکھا - اُس نامہ حبیب کا خلاصہ حسب ذیل ہے

یا صاحبقران معظم و اے طلسم کشائے سلیمان حشمت حیف کی بات ہے کہ
تم علانیہ ہمارے عشق و محبت کا دم بھرو اور کسی زن جمیلہ کو فیض ہم آغوشی
سے محروم نہ رکھو - خیر یہ طعن و تشنیع بے نتیجہ ہے جب کہ ہم کسی حال مین
تم سے طریقہ وفا و صفا کو ترک نہین کر سکتے - تم نے بہت خوب کیا کہ لوح
بھیجدی - اس سے ہمارے درد دل کا علاج ہو جائیگا - یعنے ہم تمکو ہمیشہ
پاس رکھین گے - مرحلہ آخر طلسم کی فتح سے دست بردار ہو اور قلعہ مرز القلاع
مین تشریف لا کر سریر دولت و کامرانی پر جلوس فرماؤ - اگر تم اس بات
کی ضرورت سمجھو کہ طلسم تمام و کمال تسخیر ہو - ہمکو ایک نوشتہ مہری بہ
قیدی اقسام شرعی اس مضمون کا لکھ دو کہ تا حیات تمہارے پہلو سے جدا
نہین ہونے کے - بعوض اسکے لوح تمکو مسترد کی جائیگی

صاحبقران اصغر نے رقعہ کو پڑھ کر بے اختیار آہ حسرتناک کا نعرہ
مارا اور اپنے مصاحبین کو رقعہ آدرسی فرمایا - ای افسوس ہم تین دن کے بعد ملکہ عالم کے رقعہ کا جواب دینگے
زان بعد دربار ملتوی کیا اور درویشون کو رقعہ دکھایا - درویش ذاکر و فکر دونو اہل
دل بطریق مراقبہ عرصہ دراز تک سر نگون رہے - بعد اُسکے کہا - ...

ذی شان۔ فی الحال کوئی تدبیر خیال مین نہین آتی الا یہ کہ ہم ملکہ طلسم کے پاس جائین۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ البتہ یہ مشورہ انسب ہے۔ بسم اللہ تشریف لیجاؤ۔ صاحبقران اصغر نے ایک مختصر سا خط بھی لکھہ دیا

درویش ذاکر و مذکر اُسی وقت قلعہ مراتہ الفلاع کی طرف روانہ ہوے جب منزل مقصود پر پہونچے۔ ملکہ رضیہ سلطان نے قلعہ کا دروازہ کہلوا دیا اور خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو سرحد وارجیہ گانہ کو استقبال کے لیئے بہیجا۔ درویشون نے قریب تخت پہونچکر درازی عمر و جاہ کی دعا دی ملکہ رضیہ نے بہی اُنکی تعظیم و تکریم مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور تخت کے روبرو کرسیون پر بٹہایا۔ درویشون نے صاحبقران اصغر کا نامہ خاص ملکہ کے ہاتہہ مین دیا۔ رضیہ سلطان نے چالیس خوان جواہر گران بہا زمعہ پر سے نثار کرائے اور چند بار مہر لفافہ کو آنکہون سے لگایا بعد ازان خط کو پڑہا اور درویشون سے کہا۔ سنو حضرات مین صاف صاف کہتی ہون کہ اب بجز اسکے اور کوئی صورت باہم صلاح مزاج و صفائی طبیعت کے نہین ہے کہ طلسم کشا بقیہ طلسم کی فتح موقوف رکہے یا ایک نوشتہ مہری لکہہ دے کہ تا دم حیات ہم تیرے پہلو سے جدا نہ ہونگے۔ درویشون نے کہا۔ صاحبقران کو کسی امر پر مجبور کرنا مناسب نہین۔ ایسا شخص جو دین الہی اس قدر لذات نفسانی مین مبتلا نہین ہوسکتا کہ دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جائے۔ فی الحال یہی امر مناسب وقت ہے کہ یہ طلسم صاحبقران کے پاس بہیجدو۔ بعد ازان کچہ جو امر مصلحت وقت کے مطابق سمجہو اُس پر

کار بند ہونا۔ ملکہ رضیہ سلطان نے بزبان تلخ کہا۔ درویش صاحب تم بزرگوار
بہ نظر جنس و نوعیت طلسم کشا کی جس قدر حمایت و جانب داری کرو بجا ہے
وہ بھی انسان۔ تم بھی انسان۔ لیکن تم نے سرزمین طلسم میں نشو و نما پایا ہے
اور موافق انتظام طلسمی میرے ماتحت و مطیع حکم ہو اور ماتحت کو ہر حال میں
قہر و غضب سلطانی کا خوف کرنا واجب ہے

درویشوں نے یہ کلمات سخت خلاف قاعدہ ملکہ رضیہ سلطان کی
زبان سے سنے۔ شدت غیظ و غضب سے چہروں کا رنگ سرخ ہو گیا
اور بدن شل بید کانپنے لگا۔ آخر دست بہ دامن زدہ ملکہ کے پاس سے
چلے آئے اور وقت روانگی کہا۔ اے ملکہ اس گفتگوئے ناشائستہ سے
یقین واثق ہے کہ اب تمہارا پیام اجل قریب تر پہونچا۔ اور تمہارا ستارہ
اقبال برج ادبار و ذلت میں داخل ہوا چاہتا ہے

درویشان ذاکر و مذکر بہمان حالت غصہ و غضب ملکہ رضیہ سلطان
کے پاس سے براہ راست صاحبقران اصغر کے پاس آئے اور کہا۔ یا
صاحبقران گیتی ستان آفریدگار عالم اپنے فضل و رحمت سے تمہارے تمام
مہموں کا انجام بہ خیر فرمائے۔ ہرگاہ بہ مجوائے کل نفس ذائقۃ الموت ہر
ذی روح کے واسطے ایک دن فنا لازم ہے اب ہمارا بھی وقت آخر قریب
آپہونچا۔ امید کہ حضور ہمیں ثواب فاتحہ سے فراموش نہ فرمائیں گے صاحبقران
اصغر درویشوں کے اس بیان سے نہایت پریشان ہوا اور وحشت زدہ
پوچھا۔ خیر ہے۔ درویشوں نے کہا۔ شہریارا۔ علم نجوم کے بموجب ایک شب

جناب حکیم غفران مآب عالم واقعہ مین ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ اے درویشان سرحد دار۔ تم اپنی مرگ و فنا پر اُس وقت متیقن ہونا کہ بادشاہ طلسم انقلاب طبیعت کے سبب تمہارے حق مین کوئی کلمہ گستاخ خلاف شان کہے۔ حالانکہ اُس مقدمہ مین بادشاہ طلسم برسر نا انصافی اور تم برسر حق ہو گے۔ چنانچہ آج حکیم بزرگ کا ارشاد ظہور مین آیا۔ کہ پند و نصیحت کے عوض ملکہ طلسم نے الفاظ ناروا ہمارے حق مین کہے طرفہ تر یہ کہ اپنے قصور کا کچھ عذر بھی نہ کیا۔ ہم اُسی وقت سمجھ گئے کہ وقت موعود ہمارا آپہونچا۔ نیز عمر طلسم تمام ہوئی۔ خیر۔ رضینا بر قضاء اللہ۔ حافظ حقیقی تمہارا یاور و نگہبان ہے۔ مردانہ و دلیرانہ یہ راہ دشوار گذار طے کرنا۔ درویشان کے بیان سے صاحبقران اصغر پر اس قدر رقت ہوئی کہ دامن دامن آستین تر ہو گئے

اُسی شب اُن اولیاء الله اراکین اعظم طلسم کو تپ محرقہ عارض ہوئی اور روز چہارم ایک وقت مین ودیعت حیات قابض ارواح کو سونپی ہنگام نزع اُن بزرگون نے ایک ایک گوہر شب چراغ بطریق یادگار صاحبقران کی نذر گذرانا۔ صاحبقران اصغر نے موافق وصیت بعد غسل و کفن بہ طہارت تمام اُسی ریاضت گاہ کے ایک گوشہ مین درویشون کو دفن کیا اور ایک ہفتہ عزاداری مین مصروف رہا

بعد اٹھائے جانے صف ماتم کے قصیدہ ہمی نامہ سلطان شاہ بانو لکھی جواب ہوئی۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ اگرچہ ہم نے تمہاری ملکہ کے نامہ کا جواب سیری درویشون ہمدرد کے ہاتھ بھیجا تھا۔ لیکن کہ بدل

و شرح جواب لکھنے کا ارادہ ہے - تم تین روز اور توقف کرو - راوی کہتا ہے کہ بہ مقابلہ ایام گذشتہ صاحبقران اصغر کے دل مین ملکہ رضیہ سلطان کی محبت زیادہ جوش زن ہے - یہ اُس گلوبند طلسمی کی تاثیر ہے جو ملکہ طلسم نے زکیہ سلطان کی گردن مین باندہ دیا تھا - صاحبقران اصغر جس قدر تحریر جواب مین فکر و غور کرتا تھا اُسی قدر طبیعت پر بار پڑتا تھا - آخر کار ملکہ کے عشق کا پایہ شہزادی کی محبت پر غالب آیا اور دل مین کہا ہر چہ بادا باد - ملکہ کو لکھہ بھیجو کہ لوح طلسم بھیجے و ہم حسب مراد تمہاری نوشتہ مہری لکھہ دین گے

جس وقت ہنگام شب تخت استراحت پر دراز ہوا - ہنوز غنودگی یعنے نیم خوابی کی حالت تھی یہ آواز غیبی آئی او بد منیر بہ سیف الدولہ بہرام شاہ - خبردار و زنہار نوشتہ مہری نہ لکھنا - ورنہ ایسی ندامت و فسوس مین تمام عمر گرفتار رہیگا - سمجھہ کو خدا تعالیٰ نے مرتبہ صاحبقرانی اس واسطے عطا نہین فرمایا کہ ایک زن پر نیزاد کے عشق مین مسلوب الحواس ہو جاے اور تمام کار ہاے مرجوعہ مین خلل کلی عائد ہو - اُس مرد کو بدبخت ترین عالم سمجھتے ہین جو عورت کی محبت یا لذت نفسانی کے باعث اپنے نیک و بد انجام پر نظر نہ رکھے - اِس صداے غیب سے صاحبقران اصغر کی آنکھہ کھل گئی - وہ تمام شب استغفار و حیرت و پریشانی مین گذری اور صبح کو یہ جواب دو حرفہ لکھا تمہاری تکلیف جدائی مین زندہ رہون خواہی راہی عدم ہو جاؤن کسی حال مین نوشتہ مہری حسب خواہش تمہاری نہین لکھہ سکتا

آنسو مدبہری جواب نامہ لے کر ملکہ رضیہ سلطان کی خدمت مین حاضر ہوئی -
نامہ مطالعہ کرکے ملکہ کی چشم بہار سے اشک حسرت وافسوس ظاہر ہوئے مگر
بجز اس طرح دل کی تسلی کی کہ بے لوح طلسم کشا کیا کر سکتا ہے - آخر کار نوبت
ولجاجت پیش آئیگا

داستان شرارت مظلم و تیرہ بخت ساحران بدکردار
اور لیجانا لوح طلسم کا ملکہ رضیہ سلطان سے

جلد دہم مین یہ قصہ ناظرین افسانہ مطالعہ کرچکے ہین کہ ظلمانہ ساحرہ
نے سحر حیطہ طلسم بین الغرب والشمال مین صورت افروز پری کے ہاتھ صاحبقران
اصغر کو اپنے مکان مین بلایا جسکا قصر تصویر نام تھا اور بصورت ملکہ طلسم ملاقات
کرکے صاحبقران سے لوح طلسم لی اور آخر کار صاحبقران سکندر طالع کے ہاتھ
سے جہنم واصل ہوئی - راوی کہتا ہے - ظلمانہ ساحرہ کے دو فرزند
تھے ایک پسر مظلم نام اور دوسری دختر جسکا نام تیرہ بخت - یہ برادر و
خواہر پیشتر تاریک مین جو مقام ہے رہتے تھے ایک مقام وحشت
انگیز ہے استقلال حکومت کرتے ہین - جبکہ مظلم اور اسکی خواہر
اختر تیرہ بخت نے یہ خبر سنی کہ مادر ظلمانہ طلسم کشا کے ہاتھ سے درک اسفل
مین پہونچی - جسسے زیادہ تر یادو زاری کی

جب ماتم سے فارغ ہوئے منظم نے تیرہ بخت سے کہا۔ اے خواہر اگر ہم نے طلسم کشا سے مادر کا انتقام نہ لیا۔ ساحران عالم کو کیا منہ سیاہ اپنا دکھائینگے۔ تیرہ بخت طلسم مین آئی۔ اُسوقت صاحبقران اصغر ابلاق گرہ پیشانی زیر سے میدان نوردی کر رہا تھا۔ جسوقت تیرہ بخت نے صاحبقران اصغر کی صورت زیبا و طلعت رعنا دیکھی با وجود عنا تبھی ہزار جان و دل فریفتہ ہوگئی۔ ساحرہ مذکور دوبارہ اُن ایام مین داخل طلسم ہوئی کہ صاحبقران اصغر تیرہ نشا پری سے عیش و نشاط مین مشغول تھا۔ اسی طرح تیرہ بخت وقتاً فوقتاً طلسم مین آتی تھی اور واپس جاکر اپنے برادر کو صاحبقران کے حال کی خبر دیتی تھی۔ ایک دن ساحرہ نے منظم سے اپنا درد دل بھی بیان کیا۔ اُسنے کہا۔ جس طرح تو طلسم کشا پر عاشق ہے مین ملکہ شاہ بانو کا دلدادہ ہون۔ پس بہتر یہ ہے کہ تو طلسم کسی حیلہ سے حاصل کر۔ دونوں نبرد آزما ن کا اسیر کرنا آسان ہوجائیگا۔ پھر ہمارے اختیار مین ہے کہ اُنکو بطور معشوقون کے رکھین یا ہلاک کرین

تیرہ بخت نے فرخشہ جادوگرنیہ کو جو سحر مین اُسکی شاگرد اور باعث شہرت مین اُسکی ہی اُستاد تھی ملکہ شاہ بانو کی خبر دریافت کرنے پر مقرر کیا۔ فرخشہ نے ملکہ کبیہ سلطان کی ایک کنیز تشکیبہ کو جو [illegible] ملکہ شاہ بانو کی خدمت مین کرانا [illegible] تھی [illegible] گرفتار کر لیا اور خود اُسکی صورت و لباس سے ملکہ خدیہ سلطان کی خدمت مین رہنے

لگی۔ تا اینکہ ملکہ پردہ قاف سے قلعہ مرات الفلاع مین تشریف لائی اور زکیہ سلطان کو بھیج کر صاحبقران سے لوح طلسم منگائی

اِدہر صاحبقران لوح کی فکر مین شب و روز دعا و مناجات مین مصروف رہتا ہے۔ جب آفتاب عالمتاب برج حمل مین پہونچا جو اُسکا بیت الشرف ہے صداے کوس طلسمی بلند ہوئی۔ یہ کوس جشن بزرگ کے وقت خود بخود صدا دیتا تہا۔ اور جملہ ساکنین و متعلقین طلسم کے کانون مین پہونچتی تہی۔ جس قدر اجنہ طلسم ادنی و اعلی لشکر ظفر پیکر صاحبقرانی مین موجود تہے بالاتفاق حاضر ہوے اور دست بستہ کہا۔ اے سلطان معظم و مکرم ہماری مجال نہین کہ نقارہ طلسمی کی صدا سنین اور حضور کی رکاب مین حاضر رہین۔ پشت در پشت سے اِس صداے نقارہ کے محکوم ہوتے آئے ہین۔ تا انعقاد ہنگامہ جشن بزرگ زیر قلعہ حاضر رہین گے بعد ازان اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہوجائینگے۔ ہان جس وقت بار دگر لوح طلسم حضور کو دستیاب ہوگی بے طلب حاضر ہونگے۔ یہ کہا اور جملہ اجنہ روانہ ہوگئے۔ فقط بادشاہان چارگانہ ملک اشرق و ملک اغرب وغیرہ کہ جنس بنی آدم سے تہے مع اپنے اپنے لشکر کے حاضر رہے

صاحبقران آئمۃ لشکر اجنہ کے بے اجازت چلے جانے اور لوح کے نہ ہونے سے مکدر ہوا۔ بعد تامل دراز ملک اشرق وغیرہ سے کہا۔ صاحبو چلو۔ ہم بہی جشن بزرگ کا تماشا دیکہین۔ اُنہون نے کہا ہم تابع فرمان ہین۔ صاحبقران انہین تنہا لشکر کو اُسی جاے مقیم رہنے کا

دیا۔ وہ نقعہ ہر جیا۔ بادشاہان سرحد دار و مہران مہر طلعت و نسیم و شمیم
روانہ نوجوان کو ہمراہ لئے کر قلعہ طلسم کی طرف روانہ ہوا۔ بعد طے کرنے فاصلہ
تا یک کے جسکا حال شہزادہ مہران کی داستان مین بیان ہوا ہے صبح طلسمی
کی روشنی مین پہونچے۔ اُس دن خلاف قاعدہ قلعہ کے تمام دروازے
کشادہ تھے۔ صاحبقران اصغر مع رفقا قلعہ مین داخل ہوا۔ عجیب طرح کا
مقام دلکش وسیع الفضا فرحت انگیز مسرت خیز نظر سے گذرا کہ تمام خیالات
سابق اُسکے تماشا مین دل سے محو و سہو ہو گئے۔ اسی طرح سامان قلعہ نے
جسکا ذکر قبل ازین ہو چکا ہے صاحبقران اصغر کو دریاے تحیر مین غرق کیا۔
آخر رفقا سے فرمایا۔ بہ خداے لاشریک اس طلسم عالی درجات مین اس
کیفیت و صنعت کا کوئی مقام یا تماشا نظر سے نہین گذرا۔ مہران مہر طلعت
نے کہا۔ پیر و مرشد اول جو کمترین یہی مقام مسرت انجام مین آیا تھا اسقدر
تماشا زیادہ دیکھا تھا کہ اس ابر بزرگ شفقی رنگ کے علاوہ چار قطعہ ہائے
ابر سپید رنگ قلعہ کے چارون گوشون پر محیط تھے جن مین سے ایک ایک
قطعہ ایک ایک پریزاد صاحب سرحد کی ذات سے متعلق تھا اور زیر
ہر قطعہ ابر ایک چمن سرسبز و شاداب بکیفیت واقع تھا۔ ان چمن ہائے
نزہت آگین کے ہر شجر پر حد شمار سے زیادہ جانوران خوش رنگ خوش نوا
جمع ہو رہے تھے۔ جس وقت ملکہ طلسم سریر دولت و اقبال پر جلوہ افروز
ہوتی تھی وہ چارون ابر متصل ہو جاتے تھے۔ خورشید لقا و زہرہ لقا و سہیلہ
بانو کے سوارون کے تخت گلہاے زیر ابر شفق رنگ نمایان ہوتے تھے

کبھی حباب ابر مین مخفی ہو جاتے تہے - ہر گاہ ملکہ عالیہ غرفون کے پردہائے
افتادہ کے بلند کرنے کا حکم دیتی تہی اُس وقت خورشید لقا وغیرہ لیبن
پشت ملکہ کے دست بستہ استادہ نظر آتی تھین - یہ حال دریافت نہ
ہوتا تہا کہ کس وقت اپنے اپنے قطعہ ابر سے نکلکر ملکہ طلسم کی خدمت مین
پہونچ گئین - ملک اشرق نے کہا - یا صاحبقران ذیشان - وہ سامان
وجلوہ جسکا شاہزادہ مہران ذکر کرتا ہے بوجہ باطل ہونے طلسمات اربعہ
کے برطرف ہوگیا - یقین ہے کہ بعد باطل ہونے طلسم باقیماندہ کے یہ ہنگامہ
بہی برطرف ہو جائے اور ہماری دانست مین یہ جشن آخری ہے

صاحبقران اصغر نے رفقا کے ہمراہ اسی قسم کی گفتگو کرتے ہوئے
چاردور باغ کا گشت لگایا - جس طرف سے گذرتے تہے خلاف مکانات
سابق متعدد و تصور منقش ورنگین ودلنشین ہائے نو آئین وحسین ہائے
نزہت آگین دیکھتے تہے - ور ملکہ کا قصر عالی ہر ایک مکان کے محاذی اور
یکسان مسافت پر تہا - رفتہ رفتہ ایک مقام دلکشا مین پہونچا - وہان دو
درخت بار ور انار کے تہے - اُنکے پہولون کی بو مثل گل سرخ تمام میدان
مین مہک رہی تہی اور درختون کے روبرو ایک حوض مربع پُر از آب
صاف وشفاف خوشبوتر از گلاب لبریز ہو رہا تہا حالانکہ دریاچہ کلان
[illegible] حوض سے نشیب مین تہا اور بظاہر اور کوئی منبع آب نہ تہا - اُسی وقت
صاحبقران اصغر کو تشنگی کا اتفاق ہوا - ناگاہ دریا کے پانی سے نزد
[illegible] ایک کتبہ [illegible]

کلان نہایت شفاف اور آٹھہ کشتیان مختصر باہر تکلین۔ کشتی بزرگ
مین ایک تخت زرنگار بچھا ہوا تھا اور تخت پر ایک نازنین صنم ناہید پیکر
شوخ و داگرم حرکات از سر تا پا بادلہ پوش زیور مروارید سے آراستہ انداز
و نازو دلربائی سے متمکن تھی اور صدہا پری ادان سیم اندام چست و چالاک
بطریق کنیز و خواصان خدمتگذار تخت کے گرد و پیش نشستہ و استادہ
تھین۔ باقی کشتیون مین علاوہ ایک ایک نازنین کرسی نشین و متعدد
خادمہ کے اسباب کل و شرب و سامان میکشی موجود تھا۔ جس وقت صاحبقران اصغر
نے اُس نازنین زہرہ جبین کی صورت مقبول دیکھی حسب تاثیر طلسم بدل و جان
اُسکا گرویدہ ہوا۔ وہ کشتیان لب و پیش کنارہ دریا پر پہونچین ہر
کشتی کی نازنین سردار اول صاحبقران اصغر کو آداب و مجرا بجا لاتی تھی
بعد ازان بعد ایک رفیق صاحبقران کو بہ ایما و اشارہ طلب کرتی تھی۔ طرفہ تر یہ کہ
وہی نازنین اُس رفیق کی مطلوب و منظور ہوتی تھی

جب صاحبقران کے جلہ رفیق کہ حسب شمار کشتی ہاے خورد آٹھہ کس ہی تے
نازنینون کے ہمراہ دور تر چلے گئے۔ نازنین تخت نشین خواصون
کے حلقہ مین بہ ناز و انداز از راہ فریب کشتی بزرگ سے اتری اور خراماں خراماں
صاحبقران کے روبرو آئی اور بعد تسلیمات و کورنش دو زانو متقابل بیٹھہ
گئی۔ خواصون نے بہ لوازم شاہانہ بزم عیش و عشرت آراستہ کی
اُس نازنین ماہ پیکر نے مراسم دعا و ثنا ادا کرکے ایک جام لبریز بادہ
ریحان بانداز دلفریبی صاحبقران اصغر کو دیا اور کہا۔ اے نیر اوج بختیاری

دکھا رہی

نوش جام مے وچہرہ ارغوانی کن　　بہار آمدہ سامان شادمانی کن
کنون کہ دختر رز ساغرست گرم بجوش　　ز قطرہ عرق چہرہ گل نشانی کن

صاحبقران اصغر نے دہ جام شراب نشاط آور نوش فرمایا۔ کنیزان سلیقہ شعار چالاک دست نے چند ظروف بلورین میں سامان نقل وگزک مثل پستہ وبادام بریان وکباب مرغ ودراج عجب تکلف وآرایش سے روبرو رکھا۔ اور پستہ کہا خداوند نعمت۔ دونون شے موجود ہین۔ جس طرف طبع اقدس راغب ہو۔ نوش فرمائین۔ صاحبقران اصغر نے پستہ وبادام اور کباب مرغ ودراج دونو شے مین سے قدرے قلیل کہایا۔ بروقت دینے جام دویم کے پہر ایک کنیز نے وہی جملہ کہا۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ یک نشد دو شد۔ اور اُس نگار زیبا سے کہا۔ تمہاری کنیزون کا یہ لطیفہ ہماری سمجھ مین نہ آیا۔ وہ نازنین شرمزدہ سرنگون ہوگئی۔ ایک کنیز نوجوان خوش رو خوش قامت اُس نگار زیبا کی پس پشت استادہ تہی۔ اُس نے بہ دو دست ادب کہا۔ یا سلطان فلک مکان واے مہمان رفیع الشان۔ میری خاتون پابند شرم وحیا اس سوال کا جواب نہین دیتے۔ حضور خود ہی غور فرمائین کہ شراب کے شغل مین علاوہ گزک کے اور کیا شے مطلوب ہوتی ہے۔ غالباً معشوقہ حسینہ وجمیلہ۔ صاحبقران اصغر اُس خادمہ کے بیان سے خوب ہنسا اور اُس نازنین تمکین سے پوچہ تمہارا نام کیا ہے۔ اُسنے کہا شہرزادہ۔ کنیز کو مشکر لب پری کہتے ہین۔ صاحبقران نے فرمایا واقعی اسم بامسمی ہے۔ ردی کتنا

کہ ہر بار صاحبقران اصغر کا نفس امارہ سرکشی کرتا تہا اگر لحاظ مقام معشوقہ ضبط کرتا تہا - ایک روز و شب اسی خوف و بیم میں گذرا - آخر نہ رہ سکا اور دوسرے روز صبح کے وقت طغیانی نشہ میں شکر لب پری سے دست و بغل ہو گیا - ملکہ رضیہ سلطان غرفہ مین موجود تہی - غرفہ کا پردہ بلند کرا دیا - اور خورشید لقا سے کہا - اس مرد بوالہوس سے کوئی اتنا پوچہے کہ یہاں حرکات مجنونانہ بیان کیون آیا - حسب صنعت حکمائے با دانش و فرہنگ ہوائے طلسمی عاشق و معشوق کا کلام آہستہ ہی ایک دوسرے کے کان مین پہونچاتی تہی چنانچہ جملہ مذکورہ بالا صاحبقران اصغر نے بخوبی سُنا اور جواب مین یہ شعر پڑہا

کرا دماغ کہ از کوئے یار بر خیزد نشستہ ایم کہ از ما غبار بر خیزد

ملکہ رضیہ سلطان نے یہ شعر سُنا اور بجالت غیظ و غضب یہ فرماتی ہوئی اُس غرفے سے دوسرے غرفہ مین چلی گئی کہ اگر اس مرد کا یہ ارادہ تہا - ہمارے خلاف کیون کیا - اب بجز سرگردانی طلسم کی اور امر کا آرزومند ہونا خلل دماغ مین داخل ہے

ناظرین افسانہ کو واضح ہو کہ ملکہ ساحرہ کے مقام سے روانہ ہونے کے بعد ملاح دیو سے ہر گز راہی کا اتفاق ہوا اور اُس دیو اور اُسکے برادر کمینے دیو کو قتل کیا تہا کہ وہ جکا بیٹا اطلاق کاف مین رہتا تہا - جس وقت اطلاق نے اپنے پدر و عم کا قتل ہونا سُنا - نوحہ کنان و خاک بر سر افشان مظلوم و تیرہ بخت کے پاس آیا اور اُن سے ایک افسون سحر تعلیم پا کر طلسم حکیم

اشراق میں داخل ہوا۔ اطلاق اُس وقت قلعہ مرات الفلاع میں پہونچا کہ ملکہ رضیہ سلطان غرفہ مقابل سے دوسری سمت تشریف لے گئی تھی۔ اور صاحبقران اصغر بچشم پُرآب و دل کباب نعرہ ہائے سرد مارہ رہا تھا۔ دیو نے ایک نعرہ مہیب مارا اور کہا۔ او آدمزاد ضعیف البنیاد۔ تو نے میرے برادر عم کو قتل کیا۔ اب میں تجھکو قتل کرتا ہون۔ یہ کہکر دونون ہاتھ باین قصد پہیلائے کہ صاحبقران کو اُٹھالے۔ صاحبقران اصغر نے پنجہ بہ پنجہ ہوکر اس قوت سے جھٹکا دیا کہ اطلاق اوندھا زمین پر گرا۔ صاحبقران نے پھر اسکو سنبھلنے کی فرصت نہ دی۔ ایک ہی ضرب شمشیر لسان الجان سے صاف دو حصے کردیا۔ ملکہ رضیہ سلطان دیو کی نعرہ کشی کے وقت سے پھر اسی سمت کے غرفہ میں آگئی تھی۔ جس وقت اطلاق قتل ہوا بے اختیار ملکہ طلسم کی زبان پر کلمہ آفرین و تحسین جاری ہوا

تصادف کردگار۔ ملکہ رضیہ سلطان کے رخ انور پر حجاب نقاب نہ تھا۔ صاحبقران نے جو ملکہ کی صورت بے نقاب دیکھی بے اختیار چرخ کہا کر زمین پر گرا۔ پھر حال و استقبال کا کچھ ہوش نہ رہا۔ ہرگاہ ملکہ نے صاحبقران کی یہ شکل دیکھی سپند وار بے قرار ہوگئی۔ کنیزان مقرب کو فرمایا۔ جلد جاؤ اور اس جوانمرد کے چہرہ پر گلاب پاشی کرو اور خود ایک حالت بے خودی میں غرفہ سے سر باہر نکالدیا۔ فرخشہ ساحرہ کو جو ہر وقت شکل سایہ ہمراہ رہتی تھی موقع ملا اور رشتہ زرج جو رسیمن کی گردن میں آویزان تھی باین عیاری مقراض ستم کاٹ کہ ملکہ کو اصلا خبر نہ ہوئی۔ وہ ملعونہ اپنا کام کرکے

تمام خواصان محل کی نظر سے مخفی بادھر بھر کی مانند وہان سے روانہ ہوگئی

جشن بزرگ کا ہنگامہ ایک ہفتہ برپا رہتا تھا - ازانجملہ تین دن تمام اور چار دن خاص تھے - ایام خاص مین قلعہ کا دروازہ خود بخود بند ہوجاتا تھا اور تماشائی بیرون قلعہ پہونچا دیے جاتے تھے - جس وقت صاحبقران بیہوش ہوا - وہی ساعت جشن تمام کی خاتمہ کی تھی - حسب ضابطہ صاحبقران اصغر کے ہمراہی از خود رفتہ ہوگئے اور موکلان طلسم نے اُنکو بیرون قلعہ پہونچا دیا - مگر موکلان بذکر منصب طلسم کشائی کے سبب صاحبقران کو قلعہ سے نہ لے جاسکے - ملکہ کی خواصان معزز نے قلعہ سے باہر آکر صاحبقران اصغر کے چہرہ پر گلاب پاشی کی - چند ساعت کے بعد وہ والاقدر ہوش مین آیا - ملکہ رضیہ سلطان نے زکیہ سلطان و خورشید نقاب و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو کو صاحبقران اصغر کے پاس بھیجا اور فرمایا جس طرح ممکن ہو ہمارے پاس لے آؤ - ہم بہ رسم تسلیم نذر گذرانین گے - پس والاگوہر کو اس طلسم پُرآشوب مین مثل مرغ بے بال و پر آنیدہ بیکار و محتاج رکھنا مناسب نہین

یہان صاحبقران اصغر کا یہ حال تھا کہ پیکر تصویر کی مانند بہ نظر غور منظر جانان کو دیکھ رہا تھا - ناگاہ کیا دیکھتا ہے کہ دریا کے پانی نے جوش کھایا اور وسط مین سے شق ہو کر چند کشتیان جن مین پریزادیان [illegible] طرفۃ العین مین کنارہ پر آ پہنچین - ملکہ زکیہ سلطان و خورشید نقاب [illegible] نازنینین کشتیون سے اُتر کر صاحبقران کی خدمت مین حاضر ہوئین [illegible]

زمین بوس ہو دست بستہ کہا۔ بسم اللہ با لائے قصر تشریف لیچلیں۔ ملکہ آفاق منتظر ہیں۔ اس مژدہ سے صاحبقران اصغر کی جان میں جان آگئی ملکہ زکیہ سلطان کے ساتھ کشتی میں سوار ہو لیا۔ جس وقت کشتیاں دریا میں مقام معین پر پہونچیں خود بخود چرخ زدہ غرق ہوگئیں۔ دو لمحہ ایسی تاریکی محیط رہی کہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بعد ازاں صاحبقران نے یہ دیکھا کہ کشتیاں ایک حوض وسیع میں موجود ہیں جو قصر ملکہ طلسم کے باغ کے وسط میں واقع تھا۔ پریزادوں نے صاحبقران کو کشتی سے اوتارا اور نہایت عزاز و احترام سے ایک مکان رفیع الشان میں لائیں۔ وہاں مسند مرواریدنگار بچھی ہوئی تھی۔ اُسپر صاحبقران کو بٹھایا اور خود ملکہ طلسم کی خدمت میں اطلاع کے واسطے گئیں

جس وقت ملکہ زکیہ سلطان نے صاحبقران اصغر کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ملکہ رفعیہ سلطان نے اپنی مسرت و ندامت کا دل میں اندازہ کیا اُس فکر و تامل میں سینہ پر نظر گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ لوح طلسم گردن میں نہیں ہے۔ بے اختیار ہائے کا نعرہ مارا اور وحشت زدہ فرمایا۔ اے زکیہ یہ کیا بلا ہائے آسمانی نازل ہوئی کہ لوح خود بخود میری گردن سے گم ہوگئی زکیہ نے لوح کی تلاش میں تمام قصر درہم برہم کر دیا۔ جب کہیں نشان و سراغ نہ ملا۔ ملکہ کو اس حال کی خبر کی۔ ملکہ رفعیہ سلطان لوح کے رنج و الم میں ایسی بدحال ہوئی کہ دشمن کو بھی رحم آتا تھا۔ زکیہ سے فرمایا۔ اے خواہر عزیز میں سمجھی بجز جان عزیز فدا کرنے کے کوئی صورت عافیت نظر

تقضیب آتی

یہان صاحبقران اصغر لمحہ کنیزان متعینہ سے فرمایا تہا تم جاؤ اور زکیہ سلطان سے پوچہو۔ ہم کس وقت ملکہ کے پاس بلائے جائینگے۔ کنیزین بجز خاموشی و سرنگونی کچہہ جواب نہ دیتی تہین۔ ہرگاہ ملکہ رفیعہ سلطان کے اضطرار و اضطراب دل کا درجہ حد سے درگذرا۔ یہ نیت کی کہ آج تمام شب اسماے بزرگ کے اور ادمین گذار دوان سجادہ عبادت پر ہی سو رہو اگر عالم رواقعہ مین کوئی صورت تسلی بخش دل پر دہ دیر ظاہر ہوئی فہوالمراد ورنہ اپنی جان ناتوان کا تلف کر دینا کیا مشکل بات ہے۔ یہ قرار دیکر زکیہ سلطان کے ہاتہہ صاحبقران کو کہلا بہیجا کہ آجکا دن بد مین و نامسعود ہے۔ ہم روز فردا ساعت نیک مین تم سے ملینگے

ملکہ رفیعہ سلطان نے وہ شب عبادت و مناجات مین گذاری قریب صبح غنودگی طاری ہوئی۔ عالم رویا مین حکیم اشراق روشنضمیر تشریف لائے اور فرمایا۔ اے دختر سرکش جاہل مزاج۔ تو نے طلسم کشا سے لوح منگوالی۔ پہر اُن عارفان حق شناس کی خدمت مین وہ گستاخی کی۔ اب ولولۂ شیطانی کے سبب مرگ حرام پر آمادہ ہو رہی ہے۔ زنہار ایسی حرکت بیہودہ کا مرتکب نہ ہو بہتر یہی ہے کہ رحمت الہی سے ناامید نہ ہو

آزردہ مباش کاخر کار گردد بہ مراد چرخ دوار

بعد بیان کرنے اس پیغام کے حکیم صاحب پہر نظر نہ آئے۔ اُسی وقت ملکہ طلسم کی بہی خواب سے آنکہہ کہل گئی۔ زکیہ سلطان کو بلایا اور حقیقت خواب

بیان کرکے فرمایا۔ مین پردہ قاف کو جاتی ہون۔ تم اور خورشید لقا صاحبقران
کے روبرو لوح کے گم ہونے کی کیفیت بیان کردینا اور میری طرف سے بعد
اظہار شوق ملاقات یہ کہنا۔ اگر تمہارے طالع کی مساعدت سے لوح پیدا
ہوئی۔ پہر مین بہی اپنی صورت نکردہ وشرمسار دکہاؤن گی

یہان صاحبقران اصغر وقت صباح بعد انفراغ نماز و وظائف مسند
کامرانی پر متمکن ہوا اور خادمان محل سے فرمایا۔ تم جاؤ اور اُس زیبا نگار
تغافل شعار سے کہو

گر نبین آتش ز ہجران میزنی برجان ما عالمے را پاک سوزد شعلہ افغان ما

گرچہ سزایاے تقصیر ما عفوت کجاست تا ترا آرد بہ رحمت از برائے جان ما

ہنوز کچہہ اور کہنے کو تہا کہ زکیہ سلطان و خورشید لقا و زہرہ لقا وغیرہ حواس باختہ
رنگ شکستہ چشم پر آب دہان آئین اور ماجراے لوح و پیام ملکہ بالتفصیل کہا
صاحبقران اصغر کے دل پر لوح کے گم ہونے کا ایک چند اور ملکہ کے بے ملاقات
چلے جانے کا دہ چند صدمہ پہونچا۔ جب طبیعت کچہہ درست ہوئی۔ زکیہ
سلطان سے فرمایا تم نے خوب نہ کیا کہ ملکہ کی موجودگی مین ہمکو ان وقایع
کی اطلاع نہ دی۔ خیر۔ یہ کہو۔ ہمارے رفقا کہان ہین۔ زکیہ سلطان نے
کہا۔ شہریار۔ بیرون قلعہ حضور کی تشریف آوری کے منتظر ہین۔ تخت روان
حاضر ہے

قلعہ سے باہر شہزادہ مہران و ملک اشرق وغیرہا ہم ذکر کرتے تہے کہ جس
طرح ہم قلعہ سے خارج کئے گئے۔ صاحبقران عالی وقار تشریف نہین لایا۔

ناگاہ دوسرے روز صاحبقران کا تخت روان پہونچا۔ صاحبقران اصغر نے رکیبہ سلطان وغیرہ کو رخصت دی اور خود ایک توسن پر سوار ہوکر حکیم اشراق کی ریاضتگاہ کی طرف روانہ ہوا

گرفتار ہونا ملکہ رضیہ سلطان کا قید ساحران میں

خرشہ ساحرہ لوح حاصل کرکے منظلم جادو اور تیرہ بخت کے پاس پہونچی۔ وہ لوح کو دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ گویا سلطنت طلسم حاصل ہوگئی۔ اخرس جادو نے جو منظلم کا وزیر باتدبیر اور تیرہ بخت کا عاشق جانثار ہے کہا۔ اے شاہ جادوان قاف واے ملکہ ساحران عالم۔ اب صلاح وقت یہ ہے کہ منظلم طلسم کشا کے مقابلہ مین جائے اور تیرہ بخت ملکہ رضیہ سلطان کی گرفتاری کی تدبیر کرے۔ جملہ ساحران بشنتہ تارک نے اخرس کی راے کی تائید کی۔ منظلم جادو دوسرے روز بہ جمعیت کثیر روانہ ہوا۔ اس لشکر مین چند ہزار جادوگر کے علاوہ دیوان خونخوار و اجنہ زہرہ گسل و انسان تنو مند شامل تھے۔ اثناے راہ مین اخرس نے کہا۔ اے شاہ جادوان۔ لوح تو ہمارے قبضہ مین آگئی۔ مگر ہنوز ہشت بہشت طلسم کشا کے پاس ہے۔ اس لئے سحر و ساحری کے بجائے مکر و حیلے سے کام نکلیگا۔ بعد ازان منظلم جادو کے کان مین کچھ کہا۔ منظلم نے کہا۔ یہ تو تیرا ہی حصہ ہے۔ اور اسکو تین ہزار جادوگرون کی جمعیت سے [illegible]

اپنے سرزمین طلسم مین جانے کا حکم دیا

اخرس جادو نے طلسم مین وارد ہو کر لشکر صاحبقرانی کے مقابل پہنچے
خیام لشکر برپا کرائے اور دوسرے دن ایک ساحر عمدہ کے ہاتھہ صاحبقران
کو یہ پیام بھیجا۔ او بدر منیر برگشتہ بخت۔ زردشت وسامری کی توجہ سے
لوح کاشف اسرار شاہ جادوان کے قبضہ مین آئی۔ ہر چند کہ منظلم جادو کو
مناسب ہے کہ ظلمانہ کے انتقام مین تجہسے بجز قتل اور کوئی سلوک نہ کرے
لیکن اگر تو دست وگلوبستہ میرے پاس چلا آئے مین تیری شفاعت کرونگا
بحالت دیگر طبل زدہ میدان مین آ۔ اور بذات خاص میرے مقابل ہو۔
صاحبقران اصغر یہ پیام سنکر ہنسا اور پیام آور سے کہا۔ ہم حاضر ہین۔ جس
وقت اخرس میدان مین آویگا۔ ہمکو اپنے سے پہلے موجود پائیگا

اخرس نے اسی شب طبل جنگ بجوایا۔ اور علی الصباح صف آرا ہوا
اور صاحبقران کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا۔ صاحبقران اصغر مثل شیر ژیان
پابیل دمان وسط میدان مین پہونچا۔ ایک روز و شب اخرس جادو
نے صاحبقران سے حرب و ضرب کی۔ اثناے جنگ مین موقع بہ موقع
سحر خوانی بہی کی۔ جب کسی طرح پیش رفت نہ دیکھی دست و گریبان
ہو گیا۔ صاحبقران اصغر نے اسے بغل مین باندہ لیا اور فرمایا او ساحر
بشرط قبول اسلام جان بخشی ہوتی ہے۔ اخرس نے طریق اسلام اختیار
کیا اور سامری وزردشت کو ناسزا کہا۔ صاحبقران اصغر نے اسکو
رہائی دی۔ اخرس نے کہا۔ اگر حکم ہو۔ غلام اپنے لشکر مین جاکے۔

عجب نہین کہ اکثر جادوگر مغاک کفر و ضلالت سے باہر آئین-صاحبقران اصغر نے فرمایا-بسم اللہ-اخرس اپنے لشکر مین آیا اور دوسرے دن چالیس جادوگرون کو صاحبقران کی خدمت مین لے گیا یہ چالیس ساحر دو ہزار جادوگرون کے سردار تھے-مع لشکر دائرہ اسلام مین داخل ہوئے-صاحبقران اصغر نے حسب قدر ہر ایک کو خلعت و انعام بخشا اور اخرس کے حال پر اس قدر نوازش فرمائی کہ محسود سرداران دربار ہوا-ایک دن بارگاہ مین مجلس شراب و سرود گرم تہی اُن چالیس نفر ساحران نومسلم سے ایک ساحر بدکیش نے عالم مستی مین شمشیر غلاف سے نکالی-اور چاہتا تہا کہ صاحبقران کے فرق مبارک پر لگائے اخرس نے جو شمشیر کی آمد دیکہی مردانہ وار اُس جادوگر کے ہاتہہ سے چہین لی-بعد ازان اُسی شمشیر کی ایک ہی ضرب مین اُسکا کام تمام کردیا اب صاحبقران اصغر کے دل مین اخرس کی طرف سے کسی نوع کا شبہ نہ رہا

اُدہر تیرہ بخت اس فکر مین تہی کہ ملکہ رضیہ سلطان کو گرفتار کرے اُسی خرخت نے جو لوح لائی تہی ایک دن تیرہ بخت سے کہا-اے ملکہ جادوان-رضیہ سلطان کے ملک کے قریب ایک جزیرہ پر بہار ہے جسکو جزیرہ لالہ کہتے ہین-ایک زن پریزاد گلنار سر خوبش اُس جزیرہ مین فرمان روائی کرتی ہے-ملکہ رضیہ سلطان اُس پر نوازش شاہانہ فرماتی ہے اور باین ہمہ اقتدار گاہ گاہ بطریق سیر و تفرج جزیرہ لالہ مین

تشریف لاتی ہے - تم گلنار پری کی صورت و لباس سے اپنے کو آراستہ کرو اور اُس صحرا مین شکار کھیلو - جو ملکہ طلسم کے مُلک سے قریب تر ہے - مجھ سے جس طرح ممکن ہوگا ایک بار ملکہ رضیہ سلطان کو تمہارے پاس لے آؤنگی تیرہ بخت نے خرخشہ مکارہ کو سینہ سے لگایا اور کہا اگر یہ کام بھی تیری تدبیر سے انجام کو پہونچا - پایہ تقرب و امتیاز دو بالا کر دونگی

خرخشہ نے شکیلہ مظلومہ کی لاش کو زمین سے نکالا جسکو ہلاک کرکے خود اُسکی شکل سے ملکہ رضیہ سلطان کی خدمت مین پہونچی تھی - اور اُسکا سر تن سے جدا کرکے رومال مین باندھا - بعد ازان ملکہ رضیہ سلطان کے دربار پر پہونچی اور حاجبان بارگاہ سے کہا - ملکہ عالیہ کی خدمت مین عرض کرو کہ گلبدن بھی خواص خاص ملکہ گلنار سرخپوش در بارگاہ پر حاضر ہے اور کچھ عرض ضروری کرنا چاہتی ہے - اُسوقت بارگاہ مین شکیلہ کا ذکر تھا جس روز سے لوح گم ہوئی ہے وہ نظر نہین آتی - اِس گفتگو مین اطلاع ہوئی کہ گلبدن حاضر ہے - ملکہ نے فرمایا - بلالو - گلبدن پری نے باریاب ہوکر بعد بجا آوری تسلیم و مجرا شکیلہ کا سر بریدہ ملکہ کے روبرو رکھ دیا - جس وقت ملکہ نے شکیلہ کا سر بریدہ دیکھا - ہوش بجا نہ رہے - آخر گلبدن علی سے پوچھا سچ کہہ - یہ کیا اسرار ہے - اُس نے کہا ملکہ جزیرہ الہ صحرا مین شکار کھیل رہی تھی - ناگاہ شکیلہ برفتار تیز روبرو سے گذری - ملکہ گلنار سرخپوش نے تو اصوان کو حکم دیا کہ شکیلہ کو ہمارے پاس بلا لاؤ - ہر چند اُس نے حیلہ و بہانہ کیئے - کنیزون نے ایک عذر نہ سُنا - بزور و تعدی سلے آئین -

اُسکی گردن مین ایک لوح آویزان تہی۔ ملکہ نے کہا اے تشکیلہ یہ لوح
کیا چیز ہے اور اس قدر جلد وچالاک جانے کی کیا وجہ ہے۔ تشکیلہ نے
طرح طرح سے بات بنائی مگر چونکہ لوح طلسم کی گمشدگی کی خبر عام ہو رہی تہی
ملکہ گلنار پری نے ایک نہ مانی اور کہا صحیح حال بتلانے کے بغیر تیری نجات
مشکل ہے۔ اُسوقت تشکیلہ نے کہا۔ اے خاتون۔ چند روز کا ذکر ہے
ملکہ طلسم نے یہ مکرودغا یہ لوح طلسم اشراق طلسم کشا سے منگوائی تہی۔ مجہے
یہ حرکت بدل ناگوار گذری۔ وقت فرصت ہوشیاری وچالاکی ملکہ کی
گردن سے لوح اُتار لی۔ اب اسکو کسی جائے قلب دشوار مین مخفی
کرونگی اور اس شرط سے طلسم کشا کو دونگی کہ تجہہ کو زوجہ اعلی قرار دے
ملکہ گلنار نے کہا۔ او خبیثہ۔ تجہہ کو ملکہ عالم وملکہ زکیہ سلطان نے اسی واسطے
پرورش کیا تہا کہ تو طلسم کشا کی خاتون اول ہونے کی مدعی ہو۔ تشکیلہ
نے جواب مین حضور کی نسبت کوئی کلمہ گستاخ کہا۔ ملکہ گلنار پری نے بجبر
لوح اُسکی گردن سے اوتروا لی اور قتل کروا کر سر اُسکا بطور تحفہ ایک
کنیز کے ہاتہہ حضور کی خدمت مین بہیجا۔ اب حضور قدم رنجہ فرمائین
ملکہ گلنار پری نے جشن حصول لوح برپا کیا ہے۔ اور ارادہ یہ ہے کہ
مجلس جشن کے اندر اُس صحرائے پائمین وبرکت مین لوح حضور کو نذر
کرین۔

ملکہ رفیعہ سلطان نے ایک عقد مروارید گران قیمت گلبدن علی
کو بخشی اور بہمراہی پریزادان حاضرالوقت مختصر جلوس کے ساتہہ روانہ

ہوئی۔ وہان جاکر دیکھا کہ جشن برپا ہے اور گلنار پری تخت کامرانی پر عجب دغرور و نخوت سے بیٹھی ہے اور لوح اُسکی گردن مین آویزان ہے راوی کہتا ہے کہ گلنار پری اصلی کا یہ مرتبہ ہے کہ ایک فرسنخ ملکہ رضیہ سلطان کے استقبال کو آتی مگر اِس مکارہ نے دو چار قدم بھی استقبال نہ کیا۔ البتہ جب ملکہ رضیہ سلطان قریب تر پہونچی۔ بہ اکراہ تمام بغلگیر ہوئی وقت بغلگیری اُسکے دہن متعفن سے ایسی بوئے بد ملکہ کے دماغ مین آئی کہ غشیان کی نوبت پہونچی۔ جب کچھہ حواس بجا ہوئے۔ حیران ہوکر گلنار پری کی طرف دیکھا۔ اُسنے کہا۔ او برگشتہ بخت بنت شہ فنوس حبشی۔ کس حیرت و استعجاب مین گرفتار ہے۔ گوش ہوش اِس طرف متوجہ رکھہ مین ایک قصہ تازہ تجہہ کو سُناتی ہون

پردہ قاف مین پشتہ تاریک کی تمام سرزمین میرے قبض و تصرف مین داخل ہے۔ تیرہ بخت میرا نام ہے۔ میری مادر ظلمانہ طلسم کشا کے ہاتھہ سے قتل ہوئی اُسکے قصاص مین تمہارا اور طلسم کشا کا قتل کرنا واجبات سے ہے۔ مگر میرا برادر حقیقی مظلم جادو مدت دراز سے تیرا دلدادہ اور مین طلسم کشا کے عشق کی تازہ مقید ہون۔ مین اپنے برادر کے لئے تجہہ کو لیجاتی ہون اور وہ میری خاطر طلسم کشا کے گرفتار کرنے کو گیا ہے۔ یہ خرخشہ جبنیہ شکیلہ کو قتل کرکے اور اُسکی شکل سے متشکل ہوکر تم سے لوح لائی اور اب بصورت گلبدن تمکو لے آئی۔ بہتر ہے کہ ہماری اطاعت کرو۔ ملکہ رضیہ سلطان و ذکیہ سلطان و خورشید لقا وغیرہ نے جو یہ عبارت موحش سُنی۔ ہر ایک کے

طائر ہوش و عقل نے قفس دماغ سے پرواز کی اور یہ قصد ہوا کہ بالاتفاق تیرہ بخت دختر وغیرہ کو سزائے اعمال و جزائے اقوال دین - اُس ملعونہ نے اِس قدر فرصت نہ دی - ایک چشم زدن مین تمام پریزادون کو بند ہائے سحر سے گرفتار کر لیا اور باد تند سے تیز تر وہان سے روانہ ہوئی - دوسرے دن اپنے ملک لشتہ تاریک مین پہونچی - نہ کیہ سلطان وغیرہ پریزادون کو ایک چاہ تاریک مین قید کیا - اور خود ملکہ طلسم کو ساتھ لے کر منظلم جادو کے عقب مین طلسم اشراق کی طرف روانہ ہوئی

اُدھر منظلم نے جو اخرس کے مطیع الاسلام ہونے کی خبر سنی - دو منزل طے کر کے صاحبقران اصغر کے مقابل خیمہ زن ہوا اور ایک نامہ اکلش جادو کے ہاتھ بدین خلاصہ ارسال کیا - بقیہ طلسم کی فتح سے دست بردار ہو - ملکہ طلسم کا عشق ترک کر کہ وہ میری معشوقہ ہے - جو مال و اسباب ممالک طلسم سے ہاتھ آیا ہے نصف ہمین دو اور نصف بعوض قدم فرسائی خود رکہو اخرس کو مع اُسکے توابعین کے گردنہ وبستہ میرے پاس بھیجدے - بعوض طلسم سے چاہ جابہ اخرس نے مضمون نامہ مشنکر منظلم جادو تیرہ بخت کو ہزار در ہزار دشنام ہائے مغلظ دین اور کہا - وہ منظلم جادو اپنے دل مین کیا سمجہا کہ صاحبقران عالی وقار کو یہ نامہ سیاہ لکہا - ذلکش نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ رکہا - اخرس نے اُسکو شمشیر کشی کی فرصت نہ دی - ایک ہی ضرب تیغ بے درنگ مین دو لخت کر دیا

اِس حال کی منظلم جادو کو خبر ہوپہنچی - اُسی شب نقل جنگ بجوایا اور

وقت صباح بعد صف آرائی منظلم کے لشکر سے ایک پہلوان قوی ہیکل مہلال
فیل گوشش میدان جنگ مین آیا - اخرس نے صاحبقران اصغر سے رخصت
میدان حاصل کی اور مہلال کو بضرب شمشیر خاک معرکہ مین ملا دیا - دوسرے
دن افلال و اغلال اخرس کے ہاتھہ سے نار جہنم مین پہونچے - بعد ہلاک ہونے
ان پہلوانون کے منظلم جادو خود حرنگاہ مین آیا اور ہرچند ساعت کی
کشش و کوشش مین اخرس کو گرفتہ و لبستہ اپنے لشکر مین لے آیا - وقت
شب اخرس نے لشکر ساحران سے گریز کی اور محفوظ و سلامت لشکر اسلام
مین چلا آیا - اور صاحبقران اصغر سے عرض کیا - شہریار - حضور کو روشن ہے
کہ غلام نے سحر خوانی سے توبہ کی ہے ورنہ منظلم کی کیا قدرت تھی کہ مجھہ پر غالب
ہوتا - جب مین نے قابو پایا - لشکر ظفر اثر مین چلا آیا - صاحبقران اصغر نے
فرمایا - سچ یہ ہے کہ تمکو تیرے گرفتار ہونے کا نہایت قلق ہوا تھا

دوسرے دن صاحبقران اصغر بنفس نفیس معرکہ جنگ مین پہونچے
اور زریصال و زریصال و ارغوان وغیرہ بائیس ساحران زیر دست شمشیر
صاحبقرانی کے طعمہ ہوئے اسی طرح تین دن کی میدان داری مین سو نفر جادوگر
کشتہ و ہلاک ہوئے - منظلم جادو اپنی سیاہ بختی پر زار زار رویا - نیگوشہ
و کمنظیر رحمیل وغیرہ نے طرح طرح سے تسلی کی - اس گفتگو مین ایک جاسوس
نے خبر دی کہ تیرہ بخت نے ... کو گرفتار کیا اور عنقریب تیرے لشکر مین وارد
ہونے والی ہے - منظلم نے ... شادمانی بجا لائے - اور ... قعمان وجیتہ
... اپنی خواہش کے استقبال کو گئے اور ... احسان بجا لایا - تیرہ بخت نے

کہا یہ تمام کارستانی خرخشہ جنیہ کی ہے۔ اگر میری رضامندی منظور ہے اسکو اپنی زوجیت سے سرفراز فرما۔ منظلم نے چار ناچار خرخشہ کو سینہ سے لگایا۔ بعد ازان دست بستہ کہا۔ اے خواہر۔ اگر تیری مرضی ہو۔ ایک نظر ملکہ طلسم کی صورت زیبا کو دیکھہ لون۔ تیرہ بخت برہم ہوئی اور کہا۔ خبردار بار دگر ایسا لفظ بیہودہ زبان سے نہ کہنا۔ تا وقتیکہ مجبہ کو اپنے مطلوب سے حسب مراد کام دل حاصل نہ ہوگا۔ تجہہ کو بہی ملکہ طلسم کے پاس جانے یا دیکھنے کی اجازت نہین دینے کی

اس گفتگو مین اخرس کا ایک رقعہ آیا۔ ہمین منظلم و تیرہ بخت کو لکہا تہا۔ تم ملکہ طلسم کو قصر سیاہ مین قید کر دو اور اعمال سحر سے قصر کے گرد بیٹہہ ایسی طلسم بندی مستحکم کر و کہ جانور ہوائی بہی اس طرف سے نہ گزرنے اس ضمن مین ایک کارنمایان کیا چاہتا ہون۔ یہ صلاح اخرس کی منظلم و تیرہ بخت کو پسند آئی اور اُسی دن ملکہ رضیہ سلطان کو لے جا کر قصر سیاہ مین بند کر دیا

صاحبقران اعظم نے جو ملکہ رضیہ سلطان کی گرفتاری کی خبر سُنی ان کو ایسا صدمہ سخت پہونچا کہ ہوش و حواس مین اختلال کلی آگیا۔ اُدہر تہمراس نے ملکہ طلسم کے جانب سے خاطر جمع کر کے طبل جنگ بجایا۔ اُس وقت صاحبقران اعظم نے بہ مشکل ہوش و حواس جمع کئے اور لشکر کو ترغیب وتحریص دی۔ چند روز کی معرکہ آرائی مین جو پہلوانان لشکر منی لف فن ساحری سے نابلد اور دو تر سی پہلوانی کے تھے نوبت بہ نوبت دلاوران

لشکر اسلام کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ تیرہ بخت نے جو کہ غازیون کی یہ برش تیغ و صفاے دست دیکھی ہوش جاتے رہے۔ نیگوش جادو نے کہا۔ اے ملکہ جادوان۔ تشویش نہ ہو۔ روز فردا مین میدان جنگ مین جاؤنگا اور بہ ضرب شمشیر خواہ بہ زور سحر ایک دن مین یہ تصفیہ پاک کردونگا۔ چنانچہ دوسرے دن اُس نے پے در پے دو تین پہلوان لشکر اثنا عشری کے شہید کئے۔ صاحبقران اصغر کو پھر تاب نہ رہی۔ بہ نفس نفیس معرکہ مصاف مین تشریف لے گیا اور نیم گوش ساحر کو مع نوزدہ نفر دیگر کے وہ ہی ساحرات درک اسفل مین پہونچایا۔ اب کسی ساحر و غیر ساحر کو تاب مقابلہ نہ رہی

اِس تشویش مین منظلم و تیرہ بخت کو اخرس جادو کا یہ پیغام پہونچا کہ طلسم کشا سے چند روز کی مہلت لو۔ اُنہون نے ایک ہفتہ کی مہلت لی دوسرے دن سلطان شمر قنوس جنی ملکہ رضیہ سلطان کا پدر والا تبار ایک لاکھہ جن و پریزاد کی جمعیت سے لشکر صاحبقرانی مین داخل ہوا صاحبقران اصغر تا کنار لشکر استقبال کے واسطے گیا اور نہایت احترام سے بارگاہ معلے مین لایا۔ ملک شمر قنوس نے کہا۔ حالانکہ مجھہ کو عالم رویا مین اس معنے کی بخوبی صحت ہوگئی ہے کہ آخر رضیہ محفوظ و بیلے آسیب ہمارے پاس پہونچے گی۔ بارہم دم بدم جدائی ہلاک کئے دیتا ہے۔ صاحبقران اصغر شرم حضوری سے خاموش ہو رہا۔ مگر خلوت مین بجز گریہ و زاری اور مناجات و دعا کے اور کچھہ کام نہ تھا۔ ایک دن اخرس نے خلوت مین کہا۔ شہریار۔ یہان سے نزدیک ایک محل رفیع البنیان قصر

سیاہ نام ہے اور نیم فرسخ قصر کے اُس طرف ایک چشمہ آب نہایت مصفا و پاکیزہ واقع ہے اور چشمہ کے کنارہ پر ایک درخت حنا سبز ہے - مین نے متواتر فقرائے خداپرست سے سُنا ہے کہ لب چشمہ زیر درخت حنا جو دعا و التجا جناب باری مین کی جاتی ہے بہت جلد مستجاب ہوتی ہے - مگر وہان خدم و حشم کے ساتھہ لے جانے کی اجازت نہین ایک دو سے زیادہ رفیق نہ ہونے چاہئین - مین بہت آمرزش وہان جانا چاہتا ہون - اگر حضور حصول لوح و نجات ملکہ کی نیت سے تشریف لے چلین - درگاہ کبریا سے امید قوی ہے کہ مطالب دلی بر آئین صاحبقران اصغر بقول اے "الغرض مجنون" شاہزادہ مہران مہر طلعت و نسیم عیار و اخرمن مکار کو ہمراہ لیا - اُسی وقت ایک ساعت شب باقی تھی - کسی اہل لشکر کو اطلاع نہ دی

بار دگر داستان شاہزادہ اکلیل الملک رفیق صاحبقران اعظم کے ضمن مین ملکہ نوشابہ بنت ملک لہراسب شاہ کا ماجرا بیان ہوتا ہے

ملکہ نوشابہ سیمتن کا قصہ یہان تک بیان ہوا ہے کہ جب اُس کا اضطراب دل سے شاہزادہ اردشیر کی جدائی مین حال تباہ ہوا - ایک

زنِ معمرہ ریحانہ خاتون کو جو محل شاہی مین آمد و رفت رکھتی تھی ایک منجم
کامل کے پاس بھیجا - راوی کہتا ہے کہ ہر اسبیہ کے کوہستان مین ایک
مرد بزرگ روشن زکی نام رہتا ہے اور گاہے ماہے شہر مین آتا ہے -
ریحانہ اور اُسکے شوہر کو اُس سے کمال اعتقاد ہے بلکہ یہ زن و شوہر اُسکے
فیض صحبت سے مشرف بہ اسلام ہوئے ہین - وہ بھی جس وقت شہر
مین آتا ہے انہین کا مہمان ہوتا ہے - ریحانہ اپنے گھر مین آئی اور جناب
باری مین دُعا کی کہ روشن زکی جلد شہر مین تشریف لائے

روز سیوم روشن زکی منجم ریحانہ خاتون کے مکان مین آیا -
ریحانہ نے اُس بزرگ خدارسیدہ کی خدمت مین ملکہ نوشابہ کی سوزش
دل و وحشت مزاج کی کیفیت بیان کی - روشن زکی نے ایک نقش
جمیل ریحانہ کو دیا اور کہا - یہ نقش نوشابہ کو دیدینا اور کہنا کہ نقش کو ہر
وقت اپنے سینہ پر رکھے - اگر مشیت ایزد دانی مین نوشابہ کے مقصد
دلی کا جاری ہونا مقدر ہوا ہے - انشاء اللہ تعالی ہر شب عالم خواب مین
اپنے مطلوب کے مشاہدہ جمال سے مسرور الوقت ہوگی - بشرطیکہ دین
آبائی سے کنارہ کش اور دایرہ اسلام مین داخل ہو - ریحانہ خاتون دوسرے
روز محلسرای شاہی مین آئی اور ملکہ نوشابہ کو وہ نقش خلوت مین دیا -
ملکہ نوشابہ شہزادہ آذر و شمشیر کی فیض نصیحت سے عقاید اسلام سے بخوبی واقف
ہو چکی تھی بصدق نیت کلمہ علیبوی پڑھا بلکہ صنوبر کنیز اور دایہ دویم کی دختر
عزت بخش بیز اکثر خواصان و کنیزان ملکہ کی شریک دین ہوئین

ملکہ نوشابہ نے نقش سینہ پہ باندھا اور بعد دعا و التجا بستر خواب پر روانہ ہوگئی - ہنوز غنودہ ہوئی تہی کہ موکلان آسمانی نے عالم واقعہ مین ایک ایسے کوہ با فضا پر بہار پر پہونچایا جسکی سرسبزی و نضارت باغ ارم کو خجل کرتی تہی اور ہوائے عطر آمیز عنبر بیز دل و دماغ کو قوت دو حیات بخشتی تہی - نوشابہ سیر کنان و تماشا بینان پہر رہی تہی - ناگاہ ایک طرف سے نغمہ دلکش کی آواز کان مین آئی - ملکہ اُسکے اثر سے پروانہ ہوئی دیکہا کہ ایک نوجوان خوش رو چشم بند ایک ساز ہندی بجا رہا ہے جس وقت نوشابہ نے بنظر اشتیاق اُس جوان کی صورت دیکہی معلوم ہوا کہ میرا مطلوب دل آرد شیرین ہرز ہے - ایک نعرہ ہائے کا مارا اور یہ اشعار پڑہے

آن غنچہ ام کہ راز دلم بر ملا نشد گر شد زبان شکوہ رفتادن رضا نشد
پیکان یک خدنگ تو در سینہ ام نماند یک ذرہ دل ز جا شد و من بی نشد

آرد شیر نے جو نظر بالا کی - دیکہا کہ اُسکی معشوقہ آرام دل و راحت جان روبرو استادہ ہے - بیتاب و گریان ہوا - اور جواب مین یہ اشعار پر سوز و گداز پڑہے

چشمے کہ از فراق تو چیحون ہمی گریست گردید کہ آن چہ ماہ بر از خون کسی گریست
بیخود در آسمان و زمین نیست ہیچ کس آن کس کہ در فراق تو چون من نشد کجاست

ملکہ نوشابہ نے کہا - اے دلدار افسر - تیرا عشق رب العزت سے تیری المدد کی جیتے اپنی مرگ کا قصد مصمم ارادہ کیا تہا - بارے ایک مرد بزرگ نے نقش

نے مرگ حرام سے باز رکہا - آردشیر نے کہا - اے جان من زنہار خودکشی پر آمادہ نہ ہونا - ایک شاہزادہ جلیل القدر اِس سرزمین ظلام شعار میں قریب تر چراغ اسلام روشن کیا چاہتا ہے - وہی نامدار میری اور تیری سور صلت کا کفیل ہوا ہے - ملکہ نوشابہ نے پوچہا - آخر وہ شہزادۂ فلک رفعت کہان ہے - آردشیر ملکہ نوشابہ کو لب کرہ لایا اور کہا - بچشم غور دیکہہ کہ وہ تاجدار کشور اقبال کس فر و شوکت سے رونق افزا ہے - ملکہ نوشابہ نے دیکہا کہ ایک محل عالی کی سقف پر ایک نوجوان خورشید جمال تاج سلطانی برسر و لباس جہانبانی دربر عجب شان و شوکت اور دبدبہ جلادت سے بیٹہا ہے نوشابہ آردشیر سے شہزادہ کا مفصل حال دریافت کیا چاہتی ہی کہ آنکہہ خواب سے کہل گئی اُسی وقت صنوبر و ریحانہ خاتون و بحیرہ کو بُلایا اور اُنکے روبرو اپنے خواب کا حال لفظ بلفظ بیان کیا - اُنہون نے بہ تبسم تہنیت کہا - اے ملکۂ آفاق - تمہارے اس خواب صالح سے یقین واثق ہوتا ہے کہ تم عنقریب دلی سے کامیاب ہو گی

ملکہ نوشابہ دردرسیدہ کو ایک حادثہ تازہ پیش آیا

جب وقت شیطنہ جنیہ نے شاہزادہ آردشیر بن ہرمز کو ملکہ نوشابہ کی خلوتگاہ سے کوہ آفت پر مرسلاق دیو کے پاس پہونچایا - خود وہ خبیثہ اپنے مکان مین پہونچی ہور اپنی مادر زرخشہ اور اپنی بہنون کے روبرو آردشیر کا قصہ بیان کیا - اشقون بدنفس نے پوچہا - نوشابہ جنت لقا سبب شباہیی

حسین ہے کہ اُس جوان نے اپنی جان شیرین کی پروانہ کی اور محل سلطانی مین داخل ہوا۔ مین اُسکو ایک نظر دیکھو نگا۔ شیطنہ نبنطون کو ساتھ لیکر سمت لہراسپیہ کی طرف روانہ ہوئی۔

یہان ریحانہ خاتون نے روشن رُخ سے ملکہ نوشابہ کا حال مفصل بیان کیا۔ اِس دفعہ روشن رخ نے ملکہ نوشابہ کا زائچہ طالع بہ نظر غور دیکھا اور نقش دو قسم کے دیکر فرمایا ای بیٹی نوشابہ سے کہنا کہ یہ نقش بازو پر باندہے۔ علاوہ نقش کے ایک اسم بتایا۔ اور تاکید کی کہ ہر روز وقت صباح بعد نماز تمام اِس اسم کا ورد کرے۔ انشاءاللہ العزیز انجام بخیر ہوگا۔ نوشابہ نے نقش بازو پر باندہا اور اسم جلیل کی مزاولت شروع کی

ایک دن ملکہ نوشابہ سیمتن سقف بام پر بیٹھی ہوئی آردشیر کی تصویر دیکھ رہی تہی کہ شیطنہ اور نبنطون پہونچے۔ نبنطون بفور دیکھنے کے مبتلا ہو گیا اور کہا اے شیطنہ مین بصورت آردشیر اُسکے مکان مین داخل ہوتا ہون تو خرانہ کو ہمراہ رہنا۔ اگر ملکہ نوشابہ کو جبر آ لیجاتا ہون۔ تمام عمر تنعم رہیگی

شیطنہ خرانہ کی طرف گئی اور نبنطون اول لوگون کی نظر سے مخفی اور بعد واقفیت پیدا کرنے کے بشکل آردشیر اُسکے مکان مین داخل ہوا۔ ملازمون نے جو مدت کے بعد آقا کی صورت دیکھی سر و پا برہنہ خدمت مین حاضر ہوئے اور لشکر مین نقارہائے شادمانی بجوائے۔ آردشیر کا معمول تہا کہ ہفتہ مین دو بار لہراسب شاہ کے دربار مین جاتا تہا۔ نبنطون

ہوئی اسپر کا رنبدہ ہوا - لہراسب شاہ کو بھی آردشیر کے دیکھنے سے خوشی حاصل ہوئی مگر اُسکے اوضاع و اطوار اور گردش چشم مین ایک قسم کی وحشت پاکر متعجب ہوا - آخر پوچھا - اس قدر عرصہ کہان رہے اور یہ وحشت کیسی ہے - شبطون نے کہا - اثنائے شکار مین ایک بلائے بے درمان سے دوبکاری ہوئے - اُس نے قید کر لیا - قیدخانہ مین خدا جانے صبح و شام کیا غذا ملتی تھی - جسکی تاثیر سے میرے ہوش و حواس مین اختلال کامل ہوگیا - بارے شکر ہے کہ نجات پائی - رفتہ رفتہ حواس بھی درست ہوجائین گے

اُدہر شیطنہ خمرانہ سے ملی اور شبطون کا حال دل کہا - خمرانہ جبین بجبین ہوئی - شیطنہ نے کہا - اگر تو میرے بہائی کا کام درست کرے - تبہا - ورنہ اجنہ و شیاطین تیرا ناک مین دم کردین گے - خمرانہ نے طوعاً کرہاً شیطنہ کا کہنا منظور کیا - اور ملکہ نوشابہ سے کہا - اتفاق کی بات ہے کہ آردشیر بہ خیر و عافیت شہر مین واپس آیا - اب مین تمہارے اضطرار دل کے لحاظ سے تمکو اس سے ملنے کی اجازت دیتی ہون - مگر محلسرا مین طلب کرنا مناسب نہین - تم باغ مین چلو - وہان بے خوف و خطر ملاقات ہوگی

ملکہ نوشابہ والدین سے استجازت کرکے دوسرے دن اپنے باغ مین آئی - بعد شام شبطون بدنفس از سرتا پا زیور و لباس مکلف سے آراستہ باغ مین آیا - جس وقت ملکہ نوشابہ نے اُسکو دیکہا - خود بخود دل سینہ مین ہلنے لگا - گو شبطون آردشیر کی صورت سے متشابہ تہا مگر تہ -

اتّا اُسکے بشرہ اور قیافہ سے اطوار بیگانگی و غیر امبنی صاف ہویدا ہوتے تھے۔ تخت کے پہلو مین ایک صندلی بلند رکھی تھی۔ نبطون شیطان اُس صندلی پر خاموش بیٹھ گیا۔ جو راہ و رسم ناز و نیاز بنی نوع انسان مین باہم واقع ہوتی ہے اُس طریق سے فرقہ اجنہ کو کیا تعلق۔ چنانچہ نبطون بدنفس بصورت ہیولا ایک صورت سے صندلی پر بیٹھا تھا اور حیران ادہر چارطرف دیکھہ رہا تھا۔ تین ساعت یہی صحبت خموشی و گمنامی برپا رہی۔ نہ ازان طرف صدائے۔ نہ ازین سو ندائے۔ شیلنہ کے اشارہ سے خمرانہ نے کنیزان کو باہر نکالدیا۔ جب وقت خلوت ہوئی۔ نبطون بدنفس نے بقصد اختلاط و پہلونشینی ملکہ نوشابہ کے تخت پر جانے کا ارادہ کیا۔ مگر بفور اسکے صورت انسانی اسکی زائل ہوگئی۔ یہ روشن زکی کے نفس کی برکت تھی جو ملکہ نوشابہ کے بازو پر بندہا ہوا تھا۔ ملکہ اول سے حیران تھی اب جو اُسکو بہ تغیر شکل دیکھا۔ قریب تھا کہ بیہوش ہوجائے۔ تین بار [illegible] نے قصد کیا۔ ہر بار یہی معاملہ پیش آیا۔ آخر صندلی پر بیٹھ گیا اور بدیدۂ غور ملکہ کی گردن و بازو کی طرف دیکھا کہ شاید کوئی نقش یا تعویذ بندہا ہو وہ نقوش جلیلہ اُس شیطان ذلیل کو ہرگز نظر نہ آئے۔ مگر با عجز و بدل [illegible] دل مین کہا۔ کچھہ مضائقہ نہین۔ یہ قضیہ بآہستگی فیصل ہوجائے گا۔ بالفعل نظارہ جمال پر قناعت کرنی چاہیئے۔ اِس طرف ملکہ نوشابہ اُس شکل مختلف الالوان کے دیکھنے سے اِس قدر خائف ہوئی کہ [illegible] تپ محرقہ عارض ہوگئی

جس وقت شیطنہ جنیہ نے اپنے برادر ملپیہ کو مثل خسرہ یا درگل دیکھا اور ملکہ کو تپ ہمین مبتلا پایا۔ ملکہ کی علالت مزاج کا حال پوچھا۔ نوشابہ سیمتن نے فرمایا۔ کچھ حرارت محسوس ہوتی ہے اب ہین اپنے محل مین جاتی ہون دو دن کے بعد پھر اسی باغ مین آؤنگی۔ بعد جانے ملکہ کے شبطون وشیطنہ بھی آردشیر کے مکان مین پہونچے۔ شیطنہ نے عالم تنہائی مین بشبطون سے پوچھا۔ اے برادر۔ بیان کر کیا ماجرا گذرا۔ شبطون نے کہا۔ جس وقت ملکہ کے پاس جانے کا قصد کرتا تہا۔ تغیر شکل ہوجاتا تہا اور اندام مین لرزہ پیدا ہوکر دست وپا بیکار ہوجاتے تہے۔ عجب نہین کہ خمرانہ نے یہ زبور اسمائے سحر میرے کام مین خرابی ڈالی ہو

جب ملکہ نوشابہ اپنے محلسرا مین آئی۔ یک لخت وہ تپ عارضی دفع ہوگئی۔ ریحانہ خاتون وصنوبر وغیرہ بلا گردان ہوئین اور کہا۔ اے ملکہ آفاق۔ ہمکو حیرت ہے کہ اس قدر ایام دراز کے بعد تمکو اپنے مطلوب دل سے ملنا میسر آیا۔ بر عکس وحشت مزاج وملال دل کی کیا وجہ ہے۔ ملکہ نے کہا۔ آج عجیب وغریب اشکال سے مین نے آردشیر کو دیکھا۔ وہ لحظہ لحظہ مثل حربا رنگ بدلتا تہا۔ ریحانہ نے کہا۔ مین یقین کرتی ہون کہ یہ آردشیر نہ تہا۔ ملکہ کو بھی بلا تہی۔ ملکہ نے فرمایا۔ تیرے یقین کی بنیاد کیا ہے۔ ریحانہ نے عرض کی۔ خواجہ روشن زکی نے فرمایا تہا ایک بلائے سخت ملکہ کے درپئے ناموس ہوگی۔ مگر اس نقش ثانی کی برکت سے کوئی آسیب نہین

پہونچنے کا۔ ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ ایک آدمی ریحانہ کے گہر سے آیا اور اُس نے ریحانہ کو محلسرا کے دروازہ پہ بلا کر کہا۔ خواجہ صاحب تشریف لائے ہیں

ریحانہ خاتون ملکہ نوشابہ سیمتن سے اجازت حاصل کرکے اپنے گہر آئی اور بعد قدمبوس صحبت باغ کی کیفیت مفصل بیان کی۔ خواجہ زکی نے فرمایا درینولا مین جناب حکیم آغاز میمون مصری کی مزار مقدس پر زیارت کے واسطے گیا تہا۔ ایک شب مزار کے پہلو مین عبادت معینہ مین مصروف تہا۔ ناگاہ آنکہہ بند ہو گئی۔ عالم واقعہ مین حکیم بزرگ تشریف لائے اور مجہے فرمایا۔ اے روشن زکی۔ بہ تعجیل تمام شہر لمراسبیہ مین پہونچ اور نوشابہ خداپرست کی تسلی کر۔ ان ایام مین تشطون بدنفس جو ازجنہ نوع شیاطین سے ہے نوشابہ کی عصمت مین خلل ڈالنا چاہتا ہے۔ اُس کی خواہر شیطنہ نزد دایہ جمال سحر خمرانہ دایہ نوشابہ کی مسخر تہی مگر اُس نقش کے سبب سے جو تو نے نوشابہ کے ہاتہ پر بندہوایا ہے خمرانہ کی فرمان برداری سے نکل گئی ہے۔ لمراسبیہ سے سمجہہ کہ یہ زودی قاتل تشطون کی خدمت مین جانا چاہیئے۔ بعد اُسکے حکیم صاحب نظر سے غائب ہو گئے۔ اے ریحانہ۔ اگر بار دگر خمرانہ نوشابہ کو باغ مین سے جائے۔ بے خوف وہ ہر جگہ چلی جائے۔ تشطون کی کیا قدرت کہ بہ ارادہ ناسد اُسکے تخت کے قریب ہی قدم رکہے۔ بلکہ نوشابہ اُس شیطان تضحیک و تذلیل پر قادر ہو گی۔ ہم یہ دو نقش اور دیتے ہین۔ ان مین سے ایک نقش کے حروف حکمہ

ایک ظرف آب مین دہوئے اور اُس پانی مین سے تقدرے ہر صبح پیٔے نقش دویم دوسرے بازو پر باندہ لے۔ اِسکی یہ تاثیر ہے کہ تا حصول ملاقات آرد شیر کوئی جن وانس بہ دشمنی و عناد پیش نہین آنے کا۔ مگر اس امر کو کسی پہ ظاہر نہ کرے۔ اب ہم جاتے ہین۔ اِس دفعہ اُس شاہزادہ بے ہم رکاب باین شان ووضع اِس شہر مین آؤنگا کہ خلائق میرے حال سے واقف ہوگی

ریحانہ شادان وفرحان ملکہ نوشابہ سیمتن کے پاس آئی اور تمام حال بیان کیا۔ ملکہ نوشابہ کو اطمینان قلبی حاصل ہوا اور درگاہ بے نیاز مین سجدہ شکر بجالائی

اُدھر شیطنہ بحالت غضب وغصہ خمرانہ دایہ کے گھر آئی اور بولی اُسکے کہ اُس لعینہ سے کچھ پوچھے۔ موے سر گرفتہ اس قدر گستاخی کی کہ بیدم کردیا۔ بعد ازان کہا او ضعیفہ۔ سچ بتا کہ یہ کیا بات ہے کہ جس وقت شبطون ملکہ نوشابہ کے پاس جانے کا ارادہ کرتا تہا۔ دست و پا اُسکے بیکار محض ہوجاتے تہے۔ خمرانہ نے ابلیس کی قسم کہائی اور کہا حاشا۔ مین اِس معاملہ سے واقف نہین۔ شیطنہ تا دیر متامل وسبز گون رہی۔ خمرانہ نے کہا۔ اگر تمہاری عقل اِس معاملہ مین کام نہین کرتی خداوند ابلیس سے دریافت کرو۔ شیطنہ نے کہا۔ ابلیس سے ملنا آسان نہین ہے۔ بر دہ قاف مین ایک دردہ کوہ ہے جسکو دزہ جہنم کہتے ہین۔ ہر سال دو مرتبہ شیخ النجد وہان آتا ہے اور محفل جشن وشادمانی برپا کرتا ہے

ایک روز مسعود وہ ہے جس دن خدا وند ابلیس فرشتوں کے ہمراہ بآ
آسمان گیا تھا - اور دوسرا روز محمود اُس دن سے عبارت ہے کہ آدم و
حوا بہشت سے نکالے گئے - دونو دن ابلیس ایک منبر بلند و بالا پر جلوس
فرماتا ہے اور بعد ظاہر کرنے اپنی قدرت خداوندی کے معایب بنی نوع
انسان بطور وعظ بیان کرتا ہے - بہر حال یہ راز بجز مفہوم کبھی نہ کبھی منکشف
ہو جائیگا - اِس عرصہ تک میرا بھائی نوشابہ کے فقط مشاہدۂ جمال پر قناعت
کریگا - بشرطیکہ تو نوشابہ کو باغ میں لائے

خمرانہ دایہ ملکہ نوشابہ سیمتن کے پاس گئی اور کہا - اسکا دختہ مقام
حیرت ہے کا جس زمانہ میں مجھ کو اِس ماجرا کی خبر نہ تھی - تو اُس سوداگر بچہ
کے سودائے عشق میں از خود رفتہ ہو رہی تھیں - اب جو میرے ذریعہ
سے وہ جوان باغ میں آیا - تم ایسی بیزار و نفور ہوئیں کہ نصیب دشمنان
فوراً طبیعت علیل ہو گئی - بہتر ہے کہ روز فردا پھر باغ میں چلو - ملکہ نوشابہ
نے کہا - میں اُس روز کی وحشت و ملامت کی وجہ سے خود حیران ہوں
اور اب باغ میں جاتے ہوئے ڈر آتا ہے - لیکن تمہاری خاطر سے
باغ کا جانا منظور کرتی ہوں - صنوبر کنیز نے جسکو بوجہ حسن قد بالا ملکہ
نوشابہ نے صنوبر بانو خطاب دیا تھا خمرانہ سے پوچھا - دایہ صاحب
وہ کون عورت چالاک تیز چشم آرد شیر کے ساتھ باغ میں آئی تھی -
خمرانہ نے کہا آرد شیر کی حقیقی خواہر ہے - خبردار اُسکی خاطر و مدارات میں
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا

دوسرے روز نوشابہ سمین اپنے باغ مین گئی۔ بشطون نے چند بار نوشابہ سے ہم پہلو ہونے کا قصد کیا اور وہی معاملہ گذشتہ پیش آیا جب ملکہ نوشابہ نے بخوبی آزمالیا کہ اس شیطان کا دست پلید میرے دامن عصمت تک نہین پہونچ سکتا۔ زنان رقاصہ و مطرب کو رقص و نوا اور صنوبر بانو وغیرہ خواصان وکنیزان کو بشطون کی تفضیح و تذلیل کا حکم دیا۔ صنوبر بانو و عزت بخش نے بحیلہ رسوم و بطریق شگون چند ضربات کفش کہنہ بشطون کے سر پر لگائین اور تمام چہرہ تا بہ گردن سیاہ مطلق کیا اور اُس شیطان کی نصف ریش نے گون مقراض سے تراشی۔ خمرانہ کی بہی جسنے اپنا نام حلوانہ خاتون ظاہر کیا تھا طرح طرح سے تذلیل و تحقیر کی۔ طرفہ یہ نقل ہے کہ جو حرکت صنوبر بانو بشطون و خمرانہ سے کرتی تہی اُسی طرح شیطنہ خمرانہ سے پیش آتی تہی۔ اسی قبیل کی چند محفلین ہفتہ عشرہ کے فاصلہ سے باغ مین برپا ہوئین

زخمی ہونا اکلیل الملک فلک رفعت کا ارجاس وکبیل کے ہاتہہ سے اور بعد شفا پانی بھیجنا مہتر ضیا کا المرا سیبہ مین

یہ بیان ہواہی کہ ارجاس وکبیل اور متعدد اشخاص بہ نفاق مسلمان ہوئے

راوی کہتا ہے کہ ارجاس وکیل نے شاہزادہ اکلیل الملک کی اسقدر خدمت کی کہ شاہزادہ نے اُسکو مصاحبان خاص مین داخل کیا اور جلوت وخلوت مین ہمراہ رہنے لگا ایک دن شاہزادہ اکلیل الملک جریدہ بعزم صید وشکار شہر سے نکلا۔ متعدد خدمتگار ہمراہ تہے۔ ارجاس نابکار بہی ساتہ ہو لیا۔ از صباح تا وقت زوال شاہزادہ شکار افگنی مین مصروف رہا بعد ازان ایک درخت کے سایہ مین آرام لیا۔ ارجاس نے موقع پاکر چند جام شراب بیہوشی آمیز پے در پے شاہزادہ کو پلائے اور ملازمون اور قراولون کو بہی وہی شراب دی۔ جب شاہزادہ مع خدام بیہوش ہوگیا ارجاس نے چند ضربات شمشیر بے درنگ اکلیل الملک کے سر وسینہ پر لگائین اور اپنے زعم مین شاہزادہ کا کام تمام کرکے لہراسپیہ کو روانہ ہوا یہان شہر مین جس وقت شاہزادہ آردشیر کو معلوم ہوا کہ شاہزادہ اکلیل الملک رفعت صید وشکار کو تشریف لے گیا ہے وہ بہی شاہزادہ اکلیل الملک کے عقب مین روانہ ہوا اور اُس وقت شاہزادہ کے سر پر پہونچا کہ ارجاس مجروح کرکے دور نکل گیا تہا۔ بے اختیار آردشیر نے ہائے کا نعرہ مارا اور بدست خود شاہزادہ کے زخمون کو باندہا۔ شاہزادہ آردشیر کے ہمراہیون مین سے دو سوار شہر مین گئے اور ملکہ رستم گوہر پوش کو اس حادثہ کی خبر دی ملکہ بہ تشنم افتان وخیزان وہان پہونچا۔ جراحان کامل الفن بہی ہمراہ تہے۔ جراحون نے زخم بدن دہوئے اور مرہم کافور لگایا اس عرصہ مین شاہزادہ اکلیل الملک کے ہمراہیون سے چند اشخاص ہوش مین آئے

ملک رستم نے اُنسے پوچھا۔ سچ بتاؤ۔ کس ظالم نے تمکو بیہوش اور شاہزادہ کو زخمی کیا۔ اُنہون نے کہا۔ اے بادشاہ۔ ارجاس نے اول شاہزادہ فلک رفعت کو چند جام شراب پلائے۔ پھر دو دو جام اُسی شراب کے ہم ملازمون کو دیئے۔ چند لمحہ کے بعد ہمکو اپنے حال و مآل کا کچھ ہوش نہ رہا۔ اِس گفتگو مین شاہزادہ فلک رفعت نے بھی آنکھین کھولین۔ مسکراکر فرمایا۔ باوجود مشاہدہ قدرت کردگار بمعائنہ بزرگی اسلام ارجاس سیاہ دل کی صفائی قلب نہ ہوئی۔ خیر۔ قریب ہے اپنی سزائے اعمال کو پہونچے گا۔ ملک رستم گوہر پوش شاہزادہ فلک رفعت کو شہر مین لایا اور ہمہ تن تیمار و علاج مین مصروف ہوا

خدا کے فضل سے چند ہی روز مین شاہزادہ اکلیل الملک نے جراحت بدن سے شفائے کلی پائی ملک رستم گوہر پوش نے شاہزادہ کی صحت کی خوشی مین جشن عظیم کیا۔ بعد اختتام ایام جشن شاہزادہ بطریق سیر و تماشا جزیرہ خرمن گل مین گیا۔ ایک دن اکلیل الملک فلک رفعت اس صحرائے جنت نظیر مین زیر درخت تشریف رکھتا تھا۔ بجز ملک رستم گوہر پوش و شاہزادہ اردشیر شخص چہارم کو وہان آنے کا حکم نہ تھا ناگاہ ایک پیر فرتوت خمیدہ پشت ہیکل ساز بوالعجب ترکیب بلند دو دو گز سے پر رکھے ہوئے بہ لباس کہنہ لنگان و لرزان ایک طرف سے پیدا ہوا اور اُس صحبت متبرکہ مین جانے کا قصد کیا۔ ملازم مانع ہوئے۔ اُس پیر مرد نے یہ بھی نہ سمجھا کہ کیا کہتے ہین۔ بے خوف بیشتر قدم رکھا۔ اِس دفعہ ملازمون نے

اُس پیر کو گردن گرفتہ ایک دھکا دیا۔ پیرمرد چرخ زدہ زمین پر گرا اور
اس طرح ہاتھ پانوں مارنے شروع کیئے کہ گویا قالب سے جان نکلتی ہے
اکلیل الملک اہل دل دور سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ پیادہ کو قرار واقعی
گفتکاری کرائی اور پیرمرد کو اپنے پاس بلا لیا۔ وہ ہائے وائے کرتا ہوا مجلس
مین آیا اور پھر اُسی طرح چرخ کہا کر زمین پر گرا اور اِس دفعہ ایسا نقش
زمین ہوا کہ گویا مر ہی گیا۔ ہرچند اُسکا علاج کرتے تھے ہرگز ہوش مین نہ
آتا تھا۔ جب بیہوشی کو عرصہ گذرا۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا
افسوس اِس پیادہ نابکار نے ایک مرد ضعیف کے خون ناحق مین ہمکو خود
کرایا۔ اِس گفتگو مین ایک آہوئے صحرائی جست کنان روبرو سے گذرا
ملک رستم گوہرپوش نے ایک تیر ہرن کو مارا۔ وہ تیر نہ لگا۔ بالا بالا گذر
گیا۔ ہرن بوقت گریز حالت سراسیمگی مین اُس پیرمرد کے قریب سے نکلا جو بہ
صورت مردہ بیجان افتادہ تھا۔ یکایک اُس نے مثل شرارۂ آتش کی
مانند جست کی اور اُس آہوئے زخم خوردہ کو بے تکلف پکڑ لیا۔ ہرچند ہرن
نے ہاتھ پانوں مارے۔ پیرمرد نے نہ چھوڑا اور اِس ضرب سخت سے زمین
پر مار کر ہرن مین جست و خیز کی قوت نہ رہی۔ اِدھر پیرمرد بار سوم گرا اور پھر
اُسی طرح بیحس و حرکت ہو گیا۔ شاہزادہ فلک رفعت نے ہرن کو
نقیب و نواب کے حوالہ کیا اور خود پیرمرد کے قریب تشریف لایا اور فرمایا۔ اے
پیر بو العجب ایک تماشا تو نے ہمین دکھایا ہے کہ تمام عمر یاد رہیگا۔ راست
ہم سے بیان کر کہ تیری اصل خلقت کیا ہے اور یہ ادا کس مطلب کے واسطے

آیا ہے۔ پیرمرد نے ایک آہ دردناک سینہ سے کھینچی اور باد ست لرزان شاہزادہ کے قدم کو بوسہ دیا۔ بعدازان کہا۔ اے شہریار۔ غلام ہزار امید سے در دولت پر حاضر ہوا تہا۔ مگر دریغ صد ہزار دریغ فرشتہ قضا نے جان ناتوان میری قبض کر لی۔ اب شاہزادہ سے ضبط نہ ہو سکا۔ بے اختیار ہنسا اور فرمایا۔ او پیر نیرنگ ساز۔ ہم سے باتین کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ فرشتہ قضا نے میری جان قبض کر لی۔ بہر حال ہوش مین آ اور اپنی حقیقت اصلی بیان کر۔ پیرمرد نے بہ صدائے حزین کہا حضور کے روبرو ظالمون نے مجہہ کو ایسا دہکا دیا۔ جس کے صدمہ سے صاف جان نکل گئی۔ مجہہ کو ایام حیات مین ہرن کے گوشت کہانے کی آرزو رہی۔ اب جو ہرن قریب سے گذرا روح نے پہر جسم سے رجوع کی اور تا وقتیکہ اس حیوان کا گوشت کہاؤن زندہ ہون۔ شاہزادہ فلک رفعت سمجہا کہ یہ پیرمرد ظریف طبع مذاق پیشہ ہے۔ بہ لب خندہ ریز فرمایا۔ اگر گوشت آہو کے کہانے پر مرگ و فنا مقرر ہے۔ خاطر جمع رکہہ۔ ہم تجہے گوشت کی صورت بہی نہین ہو کہانے کے۔ بعدازان اُسکو دست گرفتہ مجلس مین لایا

جب پیرمرد نے چند جام شراب پیئے۔ شاہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا۔ اے پیر فرتوت۔ بیان کر اصل مین کون ہے اور تیرا نام کیا ہے۔ پیرمرد نے کہا۔ فی الحال میرا نام مجلس خوش کن ہے۔ اگر نفس الامر حضور کو میرا نام دریافت کرنا مرکوز خاطر ہے اس جوان تاجدار کو نغمہ سرائی کا حکم دو۔ پہر مین اپنا حال عرض کرونگا۔ شاہزادہ نے آزردہ ضمیر سے فرمایا۔ اے برادر

تم نے اِس پیر کی تقریر مضحک سُنی - آردشیر نے کہا - مجھے حضور کے ارشاد سے کیا عذر ہے - لیکن اول اور مردمان خوانندہ و سازندہ کا ساز و نغمہ سُنوا دو - شاید وہی اسکو زندہ کر دین - اکثر مغنی و سازنواز ہمراہ آئے تھے - شہزادہ نے اُنکو ساز و نوا کا حکم دیا - پیر مرد اُنکی طرف متوجہ ہوا - اکلیل الملک نے فرمایا - او پیر مرد - بیان کر - کس حال مین ہے پیر مرد نے کہا - کامل الفن اشخاص ایسے ساز و نغمہ کو بدتر از آوازِ خر شمار کرتے ہین اہل طرب نے جو یہ کلمہ اپنے حق مین سُنا - باالاتفاق ساز فرش پہ رکھہ دیئے اور غصہ آلود کہا - او یاوہ گو اپنا ساز و سرود سُنا - پیر مرد نے شاہزادہ فلک رفعت سے کہا - قبلۂ عالم - مین حضور کے اہل طرب و نشاط سے ایسا بدحظ ہوا ہون کہ پیر مرجانے کو جی چاہتا ہے - برائے خدا اِس جوان تاجدار سے فرماؤ کہ ساز ذرا مین دیر نہ کرے اکلیل الملک نے شاہزادہ آردشیر کو اشارہ کیا - آردشیر نے اول ساز بجایا - بعد اِس نوائے خوش و آہنگ دلکش سے غزلخوانی کی کہ فرط التذاذ و کیفیت سے شاہزادہ فلک رفعت کے دل پر ملکہ جہان ملک کا تصور بندھا - پیر مرد نے شاہزادہ آردشیر کے ہاتھہ کو آنکھون سے لگایا اور کہا - اے جوانمرد - اِس نوائے حیات بخش نے مجھے زندہ کر دیا - یقین ہے کہ اب تا روز قیامت فرشتہ قابض ارواح میرے پاس نہ آئے - شاہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا - اے شخص - تو جو یہ ساز طویل بغل مین دبائے پھرتا ہے - کس وقت کے لئے ہے - تا قدیمہ

ہمین اپنے سرود و نغمہ سے محظوظ نہ کریگا - تجھہ کو زندہ نہین سمجھنے کے
پیر مرد نے کہا - شہریار مشکل یہ ہے کہ مجھے ہنگام نغمہ سرائی ایسا عالم و عجب
عزیز ترکیب طاری ہوتا ہے کہ فوراً تبدیل صورت بلکہ قلب ماہیت ہوجاتی ہے
شاہزادہ نے فرمایا - یک نشد دو شد - یہ تماشا بہی دیکہنے کے قابل ہوگا
مجلس خوش کن نے اپنے ساز کہنہ و شکستہ کا سُر ملایا اور باین
الحان خوش و مقامات دلکش گایا کہ جملہ اہل مجلس کو محویت سے سکتہ
کی نوبت پہونچی - از آقا تا ملازم مجلس مین ایسا کوئی آدمی نہ تہا جسکی آنکہون
سے سیل اشک جاری نہ ہو - دو ساعت کامل مجلس خوش کن نے نغمہ
سرائی کی - ازان بعد ساز ہاتہہ سے رکہہ دیا - ہرگاہ اہل مجلس کے ہوش
بجا ہوئے - یہ دیکہا کہ بجائے پیر مرد ایک نوجوان پانزدہ سالہ نہایت
حسین و خوش‌رو و خوش جامہ بیٹہا ہے - شاہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا -
او عیار طرار - تا کجا ہمین بحر حیرت و استعجاب مین غرق رکہیگا

پردہ از روئے حقیقت بردار بیش ازین مارا حیران مگذار

اُس جوان رفعت روزگار نے اول از دیاد عمر و اقبال کی دعا دی - بعد ازان
کہا - اے شاہزادہ فلک رفعت - جزیرہ گہربار کی حوالی مین ایک شخص ستمگر
پیشہ شجاع روزگار منصور نام تہا - تہا اُسکا پیشہ رہزنی و قطاع الطریقی
تہا - ایک دن منصور اپنی [illegible] ہوئی [illegible] پر [illegible]
اور ایک مرد [illegible] حسین [illegible]
[illegible] بیان ہو گیا [illegible] کہا - [illegible]

مین ایک طفل یتیم کا امانت دار ہون - اسکے پدر متوفی نے یہ دینار سپرد
کئے تھے - منصور نے کہا - او پیر خرف - دیوانہ ہوا ہے - یہ بھی جانتا ہے
یا نہین - میرا نام منصور قنقاق سفاک ہے - اُس پیر نے کہ اُسکا خواجہ
الیاس نام تھا بہ تضرع وزاری کہا - برائے خدا ایک ضرب شمشیر مین میرا
بھی کام تمام کر دے - روز بازپرس داور حقیقی کے روبرو میرا اور اُس
طفل یتیم کا ہاتھ تیرے گریبان مین ہوگا - منصور نے پوچھا - روز بازپرس
کس دن سے عبارت ہے - خواجہ الیاس نے کہا - روز بازپرس قیامت
کبرے کو کہتے ہین اور روز قیامت جمیع مخلوق اولین وآخرین بحکم خالق
لم یزل بار دگر زندہ کیجائے گی اور داور جہان آفرین کے حضور مین خلقت
کا عدل وانصاف ہوگا - مردمان نیکوکار جنت ابد مین اور بدکردار دوزخ
جہنم مین داخل ہونگے - منصور نے کہا - میری تمام عمر ہمیشہ رہزنی مین گذری
ہے تو اجمالہ خالق کی قدرت وصنعت کا بیان کر - خواجہ نے وحدانیت
الہی ونبوت مرسلان برحق کے اثبات مین ایسی فصاحت وبلاغت تقریر کی
کہ منصور کا دل ہل گیا اور بالتجائے تمام خواجہ صاحب اپنے قلعچہ مین لے
گیا - جب خواجہ الیاس کو بہت [illegible] سے [illegible] تھا
بوقت شب عبادت کردگار مین مصروف ہوا - منصور نے بھی درگاہ
خدا مین عجز وزاری کی - غایت گریہ وزاری تھا جو نصف شب منصور کی
آنکھ لگ گئی - [illegible] خواب مین فرشتگان رحمت [illegible] بہشت و
[illegible]

تجھہ کو معقول ہدایت کی ہے۔ اُس حالت خوف و رجا مین منصور کی آنکھ
کھل گئی اُس نے اپنے خواب کی حقیقت خواجہ الیاس کے روبرو بیان
کی اور کہا۔ یا مرشد۔ اب میری بہر صورت خاطر جمع ہو گئی۔ خواجہ الیاس نے
اُسکو کلمہ عیسوی پڑھایا

منصور نے بعد قبول اسلام دہ بدرہ زر مع دو ہزار دینار دیگر خواجہ
کی نذر گذرانا۔ خواجہ الیاس نے اپنے ہزار دینار لے لئے اور باقی دو ہزار
مسترد کر کے کہا کہ یہ زر مسروقہ جو تو نے وجہ حرام سے پیدا کیا ہے ہمارے
کام کا نہین۔ منصور کو خواجہ کے اِس بیان سے رقت قلب حاصل ہوئی
اور آسمان کی طرف دست بر داشتہ کہا۔ اے خداوند ارض و سما۔ اگر
میری توبہ تیری جناب مین مقبول ہوئی ہے۔ اسی شب قید ہستی سے آزاد
فرما اور میرا فرزند جو قریب تر بطن مادر سے پیدا ہونے والا ہے صوم و
صلوۃ اور زہد و تقوی مین مشہور آفاق ہو۔ ہنگام دعا منصور کو تپ
محرق عارض ہوئی ہے اور دوسرے دن بوقت طلوع صبح صادق جان بحق
تسلیم ہوا۔ حالت نزع منصور نے خواجہ الیاس کو اپنا وصی کیا اور تین
باتین کہین اول یہ کہ میری تجہیز و تکفین تمہارے اہتمام سے ہو۔ دوم میرا
اندوختہ راہ خدا مین خرچ کرو سوم میری زوجہ حاملہ کے خبرگیران رہو۔ اور اگر
فرزند نرینہ پیدا ہو اُسکا نام نصیر تیغزن رکھنا۔ اور اُسکو علم دین اور تیغ بازی
کے علاوہ جسکے تم خود متکفل ہو گے کسی اُستاد کامل فن سے فن عیاری و
سپہ گری کی تعلیم دلوانا۔ بر طبق اسکے خواجہ نے بہ ظاہر تمام منصور کو

دفن کیا اور روز سیوم منصور کی بی بی سے رخصت ہو کر طفل یتیم کے پاس گیا اور سپرد امانت پہونچایا

وہان سے بار دگر قلعہ منصوریہ مین آیا۔ منصور مغفور کی اہلیہ نے فرزند نرینہ جنا تہا خواجہ نے اُسکا نام نصیر تیز رو کہا۔ خواجہ الیاس نے تمام جزیرہ کحل سے درویش مصباح کو لایا جسکا اصل نام مہتر ضیا تہا۔ دونو بزرگوار نصیر کی تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے۔ جب نصیر پندرہ برس کا ہوا اطراف و اکناف عالم مین ایسی شہرت ہوئی کہ صدہا آدمی ہر علم و فن کے کامل قلعہ منصوریہ مین آتے تہے۔ فن عیاری و سرہنگی مین بخصوصیت نصیر نے کمال پیدا کیا۔ جس وقت خواجہ الیاس کی نصیر کی جانب سے بہمہ وجوہ خاطر جمع ہو گئی۔ بیت الحرام کی جانب سفر کیا۔ قلیل زمانہ مین مہتر ضیا کا چراغ حیات باد اجل کے جہونکے سے خاموش ہو گیا۔ اے شاہزادہ فلک رفعت۔ انہین ایام مین حضور نے جزیرہ گہر بار کو اسلام آباد کیا۔ نصیر تیز رو کو اُن بزرگون کی جدائی کا جس قدر قلق تہا۔ اُسی قدر حضور کے کلمۂ ہونکے سُننے سے مسرت حاصل ہوئی۔ نصیر نے بجائے خویش ابہی کچہ قصد نہ کیا تہا کہ اپنے پدر مغفور کو خواب مین دیکہا اور اُسکی ہدایت سے لشکر علی کی راہ لی۔ نصیر گہر بار ہو کر یہان پہونچا اور سب احوال خدمت عالی مین عرض کر کے چاہا کہ اس طرح باریاب ہو جو عیارون کے شایان شان ہے۔ بس ایک پیر فرتوت کی شکل سے حاضر ہوا۔ جو کچہ خادمان دولت نے کیا وہ مقتضی اسکا نہ تہا کہ نصیر بصورت اصلی ظاہر ہوتا اور جان شیرین کو عزیز کرتا۔

مگر خاص حضور کی کریم النفسی نے اُسکو حیات تازہ بخشی اور بشکل اصلی نمودار ہوا

جس وقت مہتر نصیر نے اپنی حکایت ختم کی - شاہزادہ فلک رفعت نے اُسکی پیشانی کو بوسہ دیا - اور بخطاب مہتر ضیاء نامی خدمت جلیلہ خاص سے سرفراز فرمایا - مزید بران ایک روز اُسکی آمد کی خوشی مین جشن عام کیا اور دولت دنیا سے بے نیاز کر دیا - جب جشن سے فرصت ہوئی مہتر ضیاء کو لہراسپیہ مین بھیجا

احوال ارجاس منافق جس نے بزعم خویش شاہزادہ اکلیل الملک کا کام تمام کر دیا تھا

ارجاس جو شہزادہ اکلیل الملک کو مجروح کر کے بھاگا - شارع عام کو چھوڑ کر کوہ بکوہ دشوار بیشمار ہوتا ہوا شہر ارکن مین پہونچا اور وہان سے کشتی مین سوار ہوا - باد مراد کے سبب سے کشتی بہت جلد لہراسپیہ مین پہونچ گئی - ایک روز وہ شب اپنے گھر مین آرام کیا - دوسرے دن دیوان مین آ گیا - لہراسپ شاہ نے پوچھا - تو کب شہر مین آیا اور تیرے آنے کی کیا وجہ ہے - ارجاس نے کہا - اے بادشاہ جمجاہ - کیا عرض کرون - ایک بلا بہر سوز آفت سے دریائی زمین سے زمین پر نازل ہوئی ہے - اگر اُس کا

جلد تر تدارک نہ کیا جائیگا - بادشاہ کو بجز جلاوطنی یا متابعت حریف کوئی مفر دامن نہین ملنے کا - بادشاہ کو یہ تقریر بے باکانہ نہایت ناگوار خاطر گذری اور خوب زد و کوب کرائی - بعدازان فرمایا - او نمک حرام شاید بادشاہون کے دربار مین ایسی ہی گفتگوئے ناشایستہ کیا کرتے ہین کاؤس دانشمند وزیر نے بادشاہ سے ارجاس کا تصور معاف کرایا اور سمجھایا تو اصل حال بیان کر - ارجاس دکیل نے اتنک رنزان ہو پہنچنا شاہزادہ اکلیل الملک کا دریا کے کنارہ پر اور لانا بہرام غواص کا اپنے مکان مین اور تیار کرنا تجارات دریا کا اور دستیاب ہونا شمشیر دریائی کا اور بقریب مشت ہلاک کرنا یکدست نیس بیشانی کا ہو جانا کوہ آفت پر اور قتل کرنا دیو مرسلاق کا اور بہ نفاق مسلمان ہونا اتیا اور بیہوش و مجروح کرنا شاہزادہ اکلیل الملک کا تمام قصہ مفصل و مشرح بیان کیا - لہراسب شاہ نے فراہمی فوج و تیاری سامان جنگ کا حکم دیا اور کاؤس وزیر سے فرمایا تم ارجاس دکیل کو ساتھہ لے کر پیر دریائی کی خدمت مین جاؤ - وہ بزرگ نائب خداوند ہے - کوئی تدبیر معقول بتائیگا

کاؤس دانشمند نے ایک نامہ شاہزادہ اکلیل الملک کو اور دوسرا نامہ تہدید آمیز ملک رستم گوہر پوش کو بادشاہ کی طرف سے انشا کیا اور ایک سردار جبزران جزائری کے ہاتھہ دونون نامے روانہ کئے - ملک گوہر پوش کی ماتحتین اور بادشاہ صاحب ملک و لشکر ملک لہراسب شاہ کے مطیع و منقاد ہین - [illegible]

اُنکے خطاب عنبر شاہ و مرجان شاہ و قلزم شاہ ہین - کاؤس نے ان بادشاہون کو بہی خطوط بہیجے اور مع فوج و لشکر طلب کیا - ازان بعد لشکر شاہنشاہی کی موجودات لی پانچ لاکہ سوار و پیادہ خاص دارالملک مین حاضر ہے

ان سے فارغ ہو کر کاؤس نے ارجاس کو ہمراہ لیا اور پیر دریائی کے محل مین گیا جو لب دریا واقع تہا - پیر دریائی نے تمام احوال بہ گوش توجہ سُنا اور بعد تامل دراز کہا - دو چار دن صبر کرو مین یہ حقیقت خداوند ارقیانوس کی جناب مین عرض کر لون

احوال لشطون بدنفس

راوی ذکر ہوا ہے کہ لشطون شیطان شاہزادہ آرد شیر کی صورت و وضع سے آرد شیر کے قافلہ مین رہتا ہے اور ہفتہ عشرہ کے بعد نوشابہ سیمتن کے باغ مین جاتا ہے مگر خواجہ روشن زکی کے نقوش کی برکت سے ملکہ نوشابہ کے ہم پہلو نہین ہو سکتا - یہ امر ہر مرتبہ اُسکے ملال کو زیادہ کرتا ہے - جب اُس نے دیکہا کہ ملک لہراسب شاہ شاہزادہ اکلیل الملک کے معاملہ مین یاور گل اور پیر دریائی سے تائید غیب کا خواہان ہے - شیطنہ سے کہا - اے جواہر مصلحت وقت یہ ہے کہ پیر دریائی کو اپنے قابو مین لایا جائے - شیطنہ عنبیہ بعد نصف شب پیر دریائی کے قصر مین پہونچی - دیکہا کہ وہ پیر خرتت کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہے جو اُسکے بزرگون نے تصنیف کی تہی اور

اے کتاب آسمانی بھیجی جاتی ہے۔ شیطنہ مکارہ نے نفرسے مخفی بطریق بشارت غیب آواز دی۔ او بیر دریائی۔ خداوند اوقیانوس نے تیرے بزرگوں کو کتاب آسمانی بھیجی۔ وہ وقت اسی کا مقتضی تہا۔ اب آردشیر کو اپنی قدرت خداوندی بخشی ہے۔ دریا کی طرف متوجہ ہو۔ بیردریائی نے چارطرف نگاہ کی۔ جب آواز دہندہ کو نہ دیکھا۔ مکان کے چاروں گوشوں مین متواتر سجدے کئے اور شعلین روشن کرا کر دریا پر آیا دیکھا کہ اُس دریاے متلاطم طوفان خیز مین ایک نوجوان از سرتاپا مسلح مثل تیر خدنگ شناکنان اس طرف چلا آتا ہے وہ جوان طرفۃ العین مین دریا سے نکلا اور براہ راست بالاے قصر بیر دریائی کے پاس پہونچا۔ اُسوقت خوف و دہشت سے بیردریائی کے قالب مین جان نہ تہی مگر وہ جوان زبردستی بغلگیر ہوا اور کہا آگاہ ہو۔ مین اسی شب بستر خواب پر بے خبر سوتا تہا۔ خداوند نے فرشتگان رحمت کے ہاتہ مجھے بالاے آسمان بلوایا اور فرمایا۔ او آردشیر۔ ہم نے تجہ کو اپنی قدرت خداوندی بخشی اور عالم خدیو خطاب دیا۔ درنیولا ایک جوان خداپرست مجہول النسب نے ملک جزائر کی فتح و تسخیر پر کمرہمت چست باندہی ہے۔ ہم چاہتے ہین کہ اُس جوان سرکش کا مع لشکر استیصال کرائین۔ اے بیر دریائی۔ دوسری بات یہ سُن کہ مین مدت دراز سے ملکہ لہراسب شاہ کی ذخر پر عاشق ہون۔ اُسوقت وہ بہی خداوند کی خدمت مین حاضر تہی۔ خداوند نے فرمایا اے عالم خدیو۔ ہمنے اِس نازنین کے ساتہ تیری دامن بندہی کردی ہے۔ دنیا مین بیردریائی

جو ہمارا نائب ہے اِس کام کو بہ آئین شائستہ انجام دیگا

قصہ صاحبقران اصغر شاہزادہ بدر منیر اور قید ہونا صاحبقران کا قصر سیاہ میں

ہم نے یہ حکایت بیان تک گذارش کی تہی کہ شاہزادہ بدر منیر اخرس جادو کے اغوا سے چشمہ کی طرف روانہ ہوا جو قصر سیاہ کی حوالی مین واقع تہا۔ راوی کہتا ہے کہ صاحبقران اصغر نے اُس چشمہ پہ پہونچکر ایک شب کامل عبادت و مناجات مین گذاری۔ جب کچہہ کشود نہ ہوئی اخرس سے اسکا باعث پوچہا۔ اخرس نے کہا۔ خاطر مبارک جمع فرمایے۔ اگر آج کی شب مطلب بر نہین آیا۔ تب دویم ضرور کچہہ ہدایت ہوگی۔ حضور آج کا دن سیر و شکار مین بسر فرمائین۔ صاحبقران اصغر صید و شکار مین مشغول ہوا۔ اتفاقاً صید کنان قصر سیاہ کے قریب پہونچا۔ اُس قصر مین صحرا کی طرف ایک غرفہ خوش قطع مذہب و مینا کار واقع تہا۔ ملکہ غنیمہ سلطان اکثر اوقات اُس غرفہ مین بیٹہا کرتی تہی۔ اخرس نابکار نے صاحبقران اصغر سے کہا۔ حضور نظر بلند کریں اور قدرت خدا مشاہدہ فرمائیں صاحبقران نے جو غرفہ مین ملکہ کو تمکن دیکہا۔ ایک عالم مدہوشی مین نعرے کا نفرہ مارا اور بہ آواز بلند کہا۔ اے ملکہ خوبان روزگار۔ اس قصر مین تیرا

آنا اور بس غرفہ مین تنہا تشریف رکہنا رنج دیتا ہے اور رنج سے
زیادہ حیرت بخش ہے۔ رضیہ سلطان نے بچشم اشکبار و آہ سوز
ناک کہا۔ اے شہریار ساحرون نے مجہہ کو اس قصر مین قید کر دیا
ہے اور مظلم جادو میرے عشق و محبت کا لاف مارتا ہے۔ یہ جملہ سُنکر
صاحبقران اصغر کی نظر مین زمین و آسمان سیاہ ہوگیا اور کہا۔ اے ملکہ
ہمکو اس قصر کی راہ بتاؤ۔ ملکہ نے کہا۔ قیاساً کہتی ہون۔ جادوگرون
نے بزور افسون سحر قصر کا دروازہ ناپید کر دیا ہوگا۔ صاحبقران اصغر
نے نسیم عیار سے فرمایا۔ آج ہم تیری عیاری و چالاکی کا امتحان کیا چاہتے
ہین۔ نسیم نے کمند کمر سے کہول اور عیارانہ غرفہ پر پہینکی۔ کمند نے کوتاہی کی
حسب چند بار یہی معاملہ وقوع مین آیا۔ صاحبقران کی نظر مین یہ محسوس
ہوا کہ گویا وقت کمند اندازی غرفہ حد معین سے بلند ہوجاتا ہے۔ آخر سے
جو صاحبقران کو مشوش دیکہا۔ کہا۔ حالانکہ یہ امر خلاف اساز ہے یا اجابت
دعا کا اثر کہ ملکہ دوران ہی اِس قصر مین تشریف رکہتی ہے گر مشکل یہ کہ
قصر صاحب طلسم ہے۔ خیر مین کوشش کرتا ہون۔ مگر حضور ہفت ہیکل کسی
رفیق کو سونپ دیجئے۔ اُسوقت صاحبقران کے ہوش و حواس پر عجب
طرح کا عالم بے خودی طاری ہو رہا تہا۔ بے تامل ہفت ہیکل گردن سے
نکالکر شاہزادہ مہران کو دے دی۔ آخر س کو تپ بد ملا۔ اُس نے بزور
افسون سحر صاحبقران کو بالائے غرفہ پہونچا دیا۔ ازان بعد شاہزادہ مہران
کے پاس آیا اور کہا۔ میرے نزدیک قصر طلسم مین صاحبقران کا تنہا رہنا

مناسب نہین۔ ہفت ہیکل نسیم کو دیدے تاکہ تم کو بھی بالائے غرفہ پہونچا دون
شاہزادہ مہربان نے ہفت ہیکل نسیم کو دیدی۔ اخرس نے بازو گرفتہ مہران
کو بھی غرفہ مین پہونچا دیا

نسیم ہیکل گردن مین پہننے نہ پایا تھا کہ ساحران جنین کمین گاہ سے نکلے
اور چار طرف سے حملہ کرکے ہیکل چھین لی۔ اخرس نسیم کو بھی بالائے غرفہ
لے گیا اور صاحبقران اصغر و ملکہ رضیہ سلطان کو ایک مکان مین اور نسیم مہران
کو دوسرے مکان مین بزور سحر بے حس و حرکت کرکے قید کر دیا۔ ازان بعد
بادھر سے تیز تر لشکر اشرار کی راہ لی۔ یہان مظلم و تیرہ بخت اخرس کا ہی
ذکر کر رہے تھے۔ اخرس براہ راست اُنکی مجلس مین پہونچا اور بے اینکہ
کچھ کہے تیرہ بخت کے پہلو مین بیٹھکر دست بہ گردن ہوگیا۔ مظلم جادو کو
اخرس کی یہ حرکت بہت شاق گذری اور اخرس کو سخت سست کہا۔
اخرس نے کہا مین نے طلسم کشا سے ہفت ہیکل چھینی جس کے سبب سے
اُسپر کوئی افسون و سحر اثر نہ کرتا تھا اور اُسکو قصر سیاہ مین قید کیا بصلہ
اسکے تیرہ بخت کو اپنا حق و ملک سمجھتا ہون۔ تیرہ بخت نے کہا۔ بہتر ہے
کہ تو خرخشہ جنیہ سے باختلاط پیش آ کہ وہ مدت مدید سے تجھ پر عاشق ہے لا
اگر تو ہفت ہیکل لایا ہے تو وہ لوح لائی تھی۔ مین جب تک بدرمنیر سے ہم
صحبت نہ ہونگی کسی کام کے لائق نہین۔ مظلم نے کہا۔ بدرمنیر کے قتل و
ہلاکت مین تامل کرنا سخت نادانی ہے۔ البتہ رضیہ سلطان کو میری دلگی
کے واسطے سلامت رکھنا چاہیئے۔ اخرس نے کہا۔ نہ بدرمنیر نہ تیرہ بخت سے

ملتفت ہوا ورنہ یہ امید ہے کہ رغبیہ منظلم سے رغبت کرے۔ فی الحال انکے لشکر کا استیصال کرو۔ اُس وقت جو مصلحت دیکھو عمل مین لانا۔ اخرش جادو نے طبل جنگ بجوایا

لشکر اسلام مین صاحبقران کی اسیری کی خبر نے قیامت برپا کر دی تہی۔ جب انہون نے طبل جنگ کی آواز سُنی کمال مضطرب ہوئے۔ لاچار سلطان شہر فنوس نے کوس حربی کے بجانے کا حکم دیا۔ جب دوسرے دن دونو لشکر صف آرا ہوئے۔ لشکر شرار سے میگونہ ساحرہ باصورت مہیب و وضع غریب اشتعلہ کنان حربگاہ مین آئی۔ سالمہ بیوی صاحبقران کی حرمہاے خاص سے ہے اسپ تازان میدان مین پہنچی اور کہا۔ او لعینہ اگرچند لمحہ سحر خوانی سے باز رہے مین تیری لیاقت نیزہ بازی کا امتحان کرون۔ میگونہ نے قبول کیا اور بقوت تمام ضرب تیغ سالمہ کے سر پر لگائی۔ سالمہ نے بہ فنون سپاہ گری وہ ضرب سپر فولادی پر دفع کی اور درجواب ایک ہی ضرب شمشیر بے پناہ مین میگونہ کو تا جگر شگاف کیا۔ میگونہ کے بعد انتقال گرہ بیشانی جنگ گاہ مین آیا اُسکو ارتم نوجوان نے قتل کیا۔ اِسی طرح ملک المشرق و ملک المغرب و ملک الیمین و ملک الشمیر نوبت بہ نوبت میدان مین گئے اور مدعیون کو قتل کرکے صحیح و سالم واپس آئے۔ دیو واجنہ لشکر اسلام نے دیوان واجنہ ابلیس پرست کو ہلاک کیا

جس وقت جادوگران بدشعار نے دیکھا کہ مسلمانون کی شجاعت

مین باوجود قید ہوجانے طلسم کشا اور ملکہ طلسم کے فرق نہین آیا سحر وجادو
سے کام لیا اور اخرس ارتم واشرق داغرب دامین والیسر کو باندہ لایا۔
منظلم دیترہ بخت نے وقت شب اخرس کے واسطے مجلس طرب برپا کی
اور اُس سے کہا۔ بہتر ہے کہ طلسم کشا و ملکہ طلسم کو قصر سیاہ سے لشکر مین لا۔
عجب نہین کہ ہماری رضاجوئی پر مائل ہون اخرس قصر سیاہ مین گیا اور
صاحقران و ملکہ رضیہ دلنسیم و مہران کو اُسی طرح قید سحر مین مبتلا لایا۔
منظلم جادو دیترہ بخت بہ لباس فاخرہ و زیور گوناگون ملکہ طلسم اور صاحقران
کے پاس آئے اور بہ منت و خوشامد اپنے اپنے تعلق دل کا اظہار کیا۔ مگر
جواب صاف پایا۔ غضبناک ہوکر حکم دیا کہ چوب ہائے سہ پایہ نہائیت
مضبوط و مستحکم بصورت عقابین سیدان جنگ کے کنارہ پر نصب کراؤ
اور طلسم کشا اور ملکہ اور اُنکے رفقا سے مقید کو قفس ہائے آہنی مین بند کرکے
قفس عقابین مین آویزان کردو

ملکہ رضیہ سلطان نے جو خود کو دو نوشکردن کے روبرو قفس مین
بند دیکھا زار زار روئی۔ صاحقران اعظم نے فرمایا بہرحال صبر و شکر
کرو۔ میرے خیال مین خدائے کریم اس عذاب الیم کے بعد ہمکو راحت دیگا
اس اخبار وحشت آثار سے سلطان لشکر نفوس بہ آواز بلند رویا۔ محل را
مین کوکبہ و صورت افروز و گوہر گنج بخش و گلرنگ و محفوظہ و سالمہ وغیرہ روتی
تھین اور شاہزادہ و ملکہ کی نجات کی دعا مانگتی تھین

دوسرے دن اخرس لعین بہ طبل زدہ عرصہ کین مین آیا۔ سلطان

شرفنوس کا ایک سردار عمدہ مقابلہ کے لئے گیا۔ اخرس نے اُسکو بھی بزور سحر گرفتار اور قفس مین بند کیا۔ اِسی طرح ہر روز پہلوانوں کو قید کرتا تھا حتی کہ چند روز مین کوئی پہلوان قابل جنگ لشکر اسلام مین نہ رہا

سلطان شرفنوس کا عازم جنگ ہونا اور پہونچنا نقابدار گلگوں پوش کا و استیصال اشرار و کفار

ایک دن اخرس جادو نے سلاح مرصع نگار تا مست سراپا نکمبت پر لگائے۔ اور خوک صحرائی یا غول بیابانی کی صورت مرکب جنا پر معرکہ جنگ مین آیا اور رجز خوانده مرد مقابل طلب کیا۔ سلطان شرفنوس نے ہر طرف نگاہ کی۔ لیکن کوئی مرد کاری نظر نہ آیا۔ ناچار تخت روانسے اُترا اور ایک توسن پریزاد برق جولان پر سوار ہوکر شہباز بلند پرواز کی مانند اخرس نابکار کے مقابل پہونچا۔ اخرس ہنسا اور کہا۔ اے مرد ضعیف۔ تونے بچشم خود دیکھہ لیا کہ مین نے کس مردی و مردانگی سے پہلوانان نامی و جوانان قوی ہیکل کو دستگیر کیا ہے اور پھر میرے مقابلہ کے لئے میدان اجل مین چلا آیا۔ سلطان نے بہ نہ غضب آلود فرمایا۔ تف بر ریش ای دروغگو۔ تو کیا [illegible]

ساحری سے مرد بلی بہادر کو اسیر کرتا ہے اور باوجود اسکے شرمندہ نہین ہوتا۔ یہ کہکر سلطان والا قدر نے اخرس کے مرکب خرس منش کو اپنے توسن بہزاد کی ایسی تگادردی کہ چند قدم پس پا ہوگیا۔ اخرس نے نادم ہوکر نیزہ اُٹھایا۔ سلطان نے باوجود کبرسنی ایسی نیزہ وری کی کہ دوست و دشمن کے حلق سے صدائے تحسین بلند ہوئی اور آخر اپنی نیزہ کی ضرب سے اُس جادوگر کا نیزہ خاک معرکہ پر گرا دیا۔ اخرس نے شش مار چوب خوردہ پیچ و تاب کہایا اور شمشیر آبدار غلاف سے نکالی

ہنوز شمشیر بازی کی نوبت نہ آئی تھی کہ آسمان پر ایک سیاہی تہ بہ تہ لکہ ہائے ابر کی صورت نمودار ہوئی۔ اخرس جادو نے کہا۔ اسے سلطان ابلہ اسماعیلیان۔ تو ہی اِس ابر موج در موج متلاطم کو دیکہہ۔ اِس گفتگو مین وہ سیاہی قریب پہونچی اور حجاب ظلمت سے ہم کنار یزاد جنگ گذار بسامان جنگ و حرب برآمد ہوا۔ وہ لشکر میدان جنگ کے ایک طرف صف آرا ہوا۔ بادشاہ لشکر ایک جوان نقابدار گلگون پوش تھا اور ایک طفل نقاب پوش ہفت سالہ مزلفہ بادشاہ کے پہلو مین تخت روان پر بیٹھا تہا۔ بادشاہ و طفل دونو سلاح بستہ تہے۔ بادشاہ نقابدار نے حاملان تخت کو حکم دیا کہ ہمارا تخت وسط میدان مین لے چلو

جب حاملون نے تخت میدان مین پہونچایا۔ بادشاہ نے طفل سے سرگوشی کی۔ وہ کمشیر بچہ تخت پر سے اُتر کر ایک اسپ صبا وش تند خرام پر سوار ہوا اور مثل شمع روشن تیغ برہنہ ہاتھ مین لیکر مرکب کو شعلہ جوالہ کی

مانند کاوہ دیتا ہوا سلطان شہر فنوس کے پاس آیا۔ اور دست بستہ کہا۔ یا سلطان فلک مکان۔ حضور کو اس جادوگر لعین کے جنگ و مقابلہ سے کیا نسبت۔ بہ دولت و سعادت اپنے لشکر گردون آثر مین تشریف لیجائیے۔ سلطان شہر فنوس نے فرمایا۔ اے فرزند بخت یابند ایزد جل شانہ تیری عمر و دولت اور جرأت و شجاعت مین ترقی عطا فرمائے۔ مین خاص بہ نظر شہادت معرکہ جنگ مین آیا ہون۔ ظاہر ہے کہ افسون سحر کے خوف سے کوئی جن و بشر اس جادوگر سے جنگ کے مقابلہ کی تاب نہین لاتا۔ تو با این خورد سالی کس طرح حریف جنگ ہوگا۔ طفل نقاب پوش نے کہا۔ حضور کا ارشاد بجا۔ مگر دلجمعی فرمائیے کہ مجھے اس لشکر ابتری کی اصل ماہیت سے واقفیت حاصل ہے۔ بہر کیف حضور کا لشکر فیروزی اثر مین تشریف لیجانا مناسب ہے۔

سلطان بدین حیرت و تعجب اپنے لشکر مین چلا آیا۔ اُس طفل خونخوار نے بار دگر توسن برق وش کو عرصہ مصاف مین کاوہ دیا اور اخرس کے مرکب کہنہ لنگ کو اس طرح ٹھکا دی۔ قریب تھا کہ راکب و مرکب سطح زمین پر گرین۔ بمشکل تمام اخرس نے حواس قایم کیے۔ خجل و شرمسار روبرو آیا۔ اور کہا۔ اے طفل فولادتن۔ ہم جانتے ہین کہ خدا دلگا ابلیس تیری صورت اجتناب طلعت پر فریفتہ ہے۔ ورنہ با این خورد سنی تیری مانند طفل نابالغ کا دلیر و شجیع ہونا عقل مین نہین آتا۔ شاہزادہ نقابدار نے ترکش سے ایک تازیانہ نکالا اور باین ضرب سخت

اخرس جادو کی پشت ناپاک پر مارا کہ دو انگشت کامل گوشت مین اُتر گیا۔ بعد ازان کہا۔ او مردود۔ خبردار ہیرایسا لفظ نامعقول زبان سے نہ کہنا۔ شیطان ساحران ملحون کے زن و طفل سے رغبت رکہتا ہے۔ اخرس کو شدت درد سے تاب حرب نہ تہی۔ تاہم مردان جنگ کے لحاظ سے نیزہ اُٹہایا۔ شاہزادہ نقابدار نے طعن بہجم ہی مین تیر شہاب کی مانند اپنے نیزہ کی ضرب سے اخرس جادو کا نیزہ ہوائی کر دیا۔ اخرس نے شمشیر مغناد منی غلاف سے نکالی اور بے آگاہ کیئے حریف کے بقوت تمام شاہزادہ کے سر پر لگائی۔ اُس دلاور زمان نے دست راست اپنا قبضہ شمشیر مین بند کیا اور اس زور سے پیچ دیا کہ اخرس کے ہاتہہ سے قبضہ شمشیر صاف نکل آیا۔ اِس دفعہ اخرس نے عمود صدمنی ہاتہہ مین سنبہالا اور بہ ضرب شدید طفل نقابدار کے سر پر مارا۔ اُس مویدمن اللہ نے عمود بہی جادوگر کے ہاتہہ سے چہین لیا اور مثل تہمتان قوی بازو گرد سر چرخ دیکر ایک نعرہ اللہ اکبر لگایا اور باین ضرب استوار جادوگر کے سر پر مارا کہ سر بایبہ اُسکا مع گردن فندوق سینہ مین اُتر گیا اور پیکر خشتی کے چارون ہاتہہ پاؤن تا بسینہ زمین معرکہ مین غرق ہو گئے

تیرہ بخت نے مظلم سے کہا۔ اب مجہے اِس معنے کا یقین کامل ہوا کہ یہ بادشاہ نقابدار گلگون پوش مع اپنے لشکر کے ساحر بے عدیل ہے۔ اِسکے مقابل ساحران کامل کو بہیجو اور سمجہا دو کہ بغیر سحر خوانی اپنے زور دست بازو پر نازان نہ ہون۔ مظلم نے تمام ساحرون کو نوبت بہ نوبت

بھیجا - اور اُس نامدار کے ہاتھ سے مثل سگ و شغال خاک ہو کر
مین مل گئے - وقت غروب آفتاب مظلم و تیرہ بخت نے ملول و محزون
بوق بازگشت بجوادیا - شاہزادہ نقابدار مظفر و منصور حرمگاہ سے اپنے
قیام دولت مین داخل ہوا - سلطان شرفنوس نے مہتر شمیم کے ہاتھ
بادشاہ گلگون پوش کو چالیس خوان زر سُرخ بھیجے اور فرمایا کہ اشتیاق
ملاقات و اظہار احسانمندی کہو کہ یہ نثار و تصدق شاہزادہ والا نژاد کا
ہے - بادشاہ گلگون پوش نے تمام خوانہاے زر مہتر شمیم ہی کو بخش
دیئے بلکہ اپنی طرف سے ایک خلعت گرانبہا دیا اور کہا - سلطان والا
شان سے عرض کرنا کہ ملاقات کے بارہ مین صاحبقران فلک مکان
کی رہائی کے بعد دیکھا جائیگا

مظلم و تیرہ بخت نے بھی نفیط جادو کو با تحف و ہدایا بادشاہ گلگون
کی خدمت مین بھیجا اور یہ پیام دیا - ظاہر اسباب یہ قدرت و طاقت
بجز فرقہ ساحر کسی شخص کو خداوند ابلیس نے عطا نہین فرمائی کہ ایک
طفل ہفت سالہ سے ایسے کارہائے نمایان وقوع مین آئین - لیکن
افسوس ہے کہ تم ساحر ہو کر ہم سے مقابلہ کرو - مناسب یہ ہے کہ اہل
اسلام کی تخریب مین ساعی ہو - اگر یہ ہنگامہ آرائی سلطنت طلسم کے
واسطے ہے - خاطر جمع رکھو - لوح و ہفت ہیکل ہمارے پاس موجود ہے
بعد شکست اسلامیان لبقیہ طلسم فتح کیا جائیگا - پھر ہم تم بالمناصفہ حصہ
کر لین گے - بالفعل اقتضاے دوستی یہ ہے کہ تم ہماری ملاقات کے

واسطے آؤ یا ہمین اپنے لشکر مین آنے کی اجازت دو۔ بادشاہ نے بے تامل بتمائیف لے لیئے اور پیامبر آور سے کہا۔ او فلان۔ تمہارے گمان کے موافق ہمارے ساحر ہونے مین شبہ نہین مگر اس قدر فرق ہے کہ ہم سحر حلال کی مداولت کرتے ہین اور تم سحر حرام کی۔ روز فردا طبل زدہ میدان مین آؤ۔ بہ امتحان سحر حلال و حرام جو کہو گے جواب شافی پاؤ گے۔ منظلم و تیرہ بخت نے نفیط سے یہ جملہ سُن کر بجائے تنیز سمجھا کہ سحر حلال انواع سحر سے کوئی نوع زبردست ہوگی اور طبل زرمی بجوایا۔

صبح کو تینون لشکر صف آرا ہوئے۔ حریف کے خوف سے منظلم نوح اور تیرہ بخت نے سبقت ہیکل لی۔ جب معرکہ جنگ و جدال کی بخوبی ترتیب و آراستگی ہوگئی۔ تیرہ بخت ایک اژدہائے سحر پر سوار ہوئی اور بایں شکل مہیب و صورت خوفناک میدان حرب مین آئی کہ مسلمانون کی زبان پر الحفیظ والامان کے بغیر دوسرا لفظ جاری نہ ہوتا تھا۔ بادشاہ گلگون پوش آلات حرب سے مسلح توسن پریزاد پر سوار ہوا اور شیر نمران کی صورت آہستہ خرامی و سبک قدمی عرصہ کارزار مین پہونچا۔ جس وقت مرکب نے اُس اژدہائے آتش فشان شرربار کی صورت دیکھی۔ بے اختیار رم کی۔ بادشاہ گلگون پوش کے نیکا بند مین ایک ابریق آب ِ متبرک ہوئی تھی۔ اُس نے ایک کف دست آب پر کوئی اسم جلیل پھونکا اور وہ پانی اژدہا کے موُنہہ پر مارا۔ بفور اس عمل کے

اژدہا کی صورت زائل ہو گئی - بجائے اژدہا ایک ریسمان طویل رہگیا تیرہ بخت نے اس عمل کے بطلان کے بعد اخگرہائے آتش برسائین اور کالے جانوران موذی پشہ مار و گزدم وغیرہ پیدا کئے - ہر بار بادشاہ گلگون پوش نے بہ ترکیب مذکورہ آفات سحر دفع کین - جب تیرہ بخت نے دیکھا کہ کوئی عمل ناپاک میرا اس جوان پر کارگر نہین ہوتا - یہ قصد ہوا کہ گریز کر جائے - بادشاہ بھی اُسکے خطرہ دل سے آگاہ ہو گیا - ایک ہم بزرگ کمند پھینکا اور وہ کمند تیرہ بخت کی گردن مین جا پڑی - حلقہ ہائے کمند ایسے چست ہوئے کہ ساحرہ کو جنبش و حرکت کی طاقت نہ رہی - اُس والا قدر نے ہفت ہیکل اُسکی گردن ناپاک سے اوتار لی اور اپنے عیار کو حکم دیا کہ صاحبقران گردون حشم کے پاس پہونچا دے

جس وقت صاحبقران اصغر نے وہ ہیکل متبرک گردن مین پہنی - خود بخود تمام بند سحر کُھل گئے - عیار نے وہ قفس وا کر دیا - صاحبقران حمد گویان قفس سے نکلا - منظلم جادو غضب آلود صاحبقران کے پاس آیا اور چند ضربات شمشیر بے درنگ اُس اشد سخت دو پیچے کے فرق مبارک پر لگائین - صاحبقران اصغر نے وہ ضربات شدید بہ آسانی دفع کین اور منظلم سے دست و بغل ہو کر باین ضرب سخت خاک معرکہ پر ڈالا کہ فرش زمین ہو گیا - صاحبقران نے لوح طلسم اُسکی گردن سے نکال لی اور دست گلدستہ مہر شمیم کے حوالہ کیا

بعد گرفتار ہونے تیرہ بخت اور منظلم کے لشکر ساحران نے مثل سیل دریا

چار طرف سے لشکر اسلام پر یورش کردی - بادشاہ گلگون پوش نے بھی اپنے لشکر کو جنگ مغلوبہ کا حکم دیا اور خود شاہزادہ کو ہمراہ لے کر اُس مقام میں آیا جہان ملکہ رضیہ سلطان شاہ بانو قفس مین بند تھی - شاہزادہ نقابدار نے ملکہ کو اور بادشاہ نے دیگر سرداران وپہلوانان اسلام کو نجات دی - ملکہ آفاق نے نقاب افگندہ شاہزادہ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرزند ارجمند خطاب دیا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ہم اپنی خواہر کو چک روشن سلطان پری سے ہنوز چار سالہ ہے تیری نسبت کرینگے - بادشاہ گلگون پوش کے اشارہ سے شاہزادہ نقابدار اِس عطیہ سلطانی کے شکر مین تسلیم ومجرا بجا لایا - بادشاہ گلگون پوش نے بزبان خود بھی مرحمت خسروانی کا شکریہ ادا کیا اور کہا - بندہ اب رخصت ہوتا ہے - صاحبقران فلک حشم کی خدمت مین بعد گذارش تسلیم وآداب عرض کرنا کہ غلام وہ خدمتگار ہے جو بہرچہا ئیب مین ملازمت والا سے شرف اندوز ہوا تھا - نیز شہر غلاقیہ مین خدمت غلامانہ بجا لایا تھا - ملکہ نے فرمایا - اے برادر تمہارے طرز بیان سے تراوش کرتا ہے کہ بالفعل صاحبقران گیتی ستان سے نہ ملوگے - بادشاہ نقابدار نے کہا - ہنوز میری ملازمت کا وقت نہیں آیا ہے کہ رضیہ سلطان ہرچند مستفسر حالات ہوئی - نقابدار نے بجز خاموشی کچھہ جواب نہ دیا - اور تیرہ بخت کو غنیم کے سپرد کر کے مع فوج ولشکر روانہ ہوگیا

ملکہ رضیہ سلطان اپنے پدر ومادر کی خدمت مین حاضر ہوئی - سلطان

شہر فنوس و ملکہ شمسہ سلطان بار بار اپنی دختر کو سینہ سے لگاتے اور درگاہ باری مین سجدہ ہائے شکر ادا کرتے تھے

اُدہر صاحبقران اصغر بعد قلع وقمع ساحران بے ایمان نقارہ نوازان اُس بارگاہ رفعت پناہ مین تشریف لایا جو طلسم بین الشرق والغرب مین گوہر گنج بخش پری کے مقام سے دستیاب ہوئی تھی اور شاہزادہ مہر وملک الشرق وغیرہ سے کہا - تم جاؤ اور بادشاہ نقابدار کو باعزاز تمام بارگاہ مین لاؤ - ہم تا دم مرگ اُس بادشاہ عیسیٰ نفس کے بندہ احسان رہین گے - اِس گفتگو مین سلطان شہر فنوس تشریف لایا اور کہا - بادشاہ گلگون پوش اُسی وقت روانہ ہوگیا - رفیعہ نے بہت چاہا کہ نہ جائے مگر اُسنے نہین مانا وہ والا شان اپنا مختصر حال کہہ گیا ہے - رفیعہ تمام روبرو بیان کر گئی

دوسرے دن سلطان شہر فنوس نے صاحبقران اصغر کی پیش رفیعہ دعوت کی اور صاحبقران و ملکہ طلسمہ کی نجات کی خوشی مین جشن عشرت آراستہ کیا - جو احبہ بوقت فقدان لوح چلے گئے تھے وہ بھی سب حاضر ہوکر جشن مین شریک ہوئے - اِس جشن مین سلطان شہر فنوس نے صاحبقران اصغر کو انگشتری دامادی پہنائی - ملکہ شمسہ سلطان نے صاحبقران اصغر کو محلسرا مین بلایا اور مجلس عیش وطرب برپا کی - ملکہ رفیعہ سلطان سے بھی صاحبقران اصغر ملا اور تحائف پیش کئے باہم گذشتہ کا ذکر کرکے دونو عجیب وغریب احوال خوب روئے بعد ازان کھانا کھایا

کارساز کا شکر بجا لائے۔ صاحبقران اصغر نے ملکہ رضیہ سلطان سے
بادشاہ نقابدار کا حال سنکر کہا۔ واقعی وہ سعید ازلی ہیر الحسن قدیم
ہے۔ مگر معلوم نہین۔ اُسکی ملاقات کا وقت کب ہوگا۔ اِن ایام فرخندہ
مین ملک اشرق شر فنوس کی دختر اشرقہ گل مہر شاہزادہ مہران سے
اور ملک اغرب کی دختر گل نوش لب ارقم نوجوان سے منسوب ہوئی

جب ایام جشن ختم ہوئے۔ صاحبقران سے دربار عام کیا۔ شمیم نے
تیرہ بخت و منظلم کو مع ساحران دیگر کہ قریب چار سو نفر کے تہے حاضر کیا۔
ہرگاہ اُنکا پیمانہ عمر لبریز ہوچکا تہا قبول اسلام سے صاف انکار کیا الا ظلام
بن منظلم کہ چند رفقا کی جمعیت سے مسلمان ہوا۔ صاحبقران اصغر نے انکاریون
کو قتل کیا اور ظلام کو انور شاہ خطاب دیکر بہ عطائے میوس خاص لپشتہ
تاریک کی حکومت بخشی۔ انور شاہ لپشتہ تاریک مین گیا اور اشاعت
دین اسلام کی بعد ازان زکیہ سلطان و خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا
و سہیلہ بانو و مخیرہ کو مع عزتمی صاحبقران اصغر کی خدمت مین بہیجا سلطان
بشر فنوس سے اِن عزیزادون کی رہائی کی خوشی مین بار دگر جشن کیا

جانا صاحبقران اصغر کا بار دگر پایتخت گاہ حکیم اشراق مین اور پہونچنا ظفر ان زاہد حبشی کا صاحبقران اصغر کی خدمت مین اور تعمیر کرنا مرات القلاع کی فتح کا

ریاضت گاہ کا گنبد بلور شفاف بے جرم کا بنا ہوا ہے اور اِس قدر مجلی ہے کہ آفتاب مین روشنی اُسکی چند فرسخ جاتی ہے مگر اثر طلسم سے تا وقت اشراق یہ روشنی ضیا افگن رہتی ہے بعد از ان کم ہو جاتی ہے۔ گنبد کا فقط ایک دروازہ ہے اور دروازہ مین تختہ ہائے الماسی نصب ہین اور گنبد کے اندر ایک محراب وسیع و رفیع بیت المقدس کی جانب بنی ہوئی ہے۔ ہر چند کہ وقت بنائے طلسم بیت المقدس کا وجود نہ تہا۔ لیکن حکیم اشراق روشنضمیر نے بزور علم نجوم زمانہ طلسم اور ملت و مذہب طلسم کشا دریافت کیا اور گنبد کی محراب بیت المقدس کی طرف بنائی جو عیسائیون کا قبلہ تہا

جب صاحبقران اصغر ساحرون کے فتنہ سے امین ہوا ہفت ہیکل گردن مین پہنی اور لوح کاشف اسرار بازو پر باندہی۔ حیا لزمن جنی نے ہدایت کی تہی کہ چودہ عدد ثمر اُس درخت کے لینا جو گنبد کے گوشہ جنوبی مین واقع ہے۔ اُن اثمار متبرک کی یہ خاصیت ہے کہ بول و براز کے خدشہ سے امین رہینگے۔ صاحبقران اصغر نے موافق وصیت اول اُس درخت کے ثمر لیئے بعد ازان صلوٰۃ خوانان گنبد مین داخل ہوا اور دوگانہ نفل ادا کر کے محراب کے روبرو دو زانو بیٹہا اور چشم بند اسم جلیل کا ورد شروع کیا۔ اوقات مقررہ پہ نوافل بہی پڑہتا رہا دو ہفتہ کامل شب و روز عبادت مین گذر گئے۔ روز پانزدہم صبح کے وقت ہمین اور اداسم ...

غنودگی کامل طاری ہوئی کہ سجادہ عبادت پر دراز ہو گیا۔ عالم رویا
مین دو شخص بایک صورت ریش سپید بلباس فاخرہ باہم دست
گرفتہ صاحبقران کے پاس آئے اُن مین ایک شخص کی صورت نظر مین
آشنا معلوم ہوئی۔ جب بدیدہ غور وامتیاز دیکھا۔ صاف پہچان لیا کہ
یہ بزرگ حکیم اشراق ہے جو اپنے روضہ مین اسی عالم مین ملا تھا۔
صاحبقران اعظم نے کمال ادب سے سلام کیا۔ حکیم صاحب نے بکشادہ
پیشانی ولب تبسم ریز سلام کا جواب دیا، ور فرمایا۔ اے فرزند بخت
بلند حضرت اسحاق۔ تم نے کائنات طلسم مین محض اپنی غفلت وسہل
انگاری کے سبب تکالیف شاقہ اُٹھائین۔ خیر۔ گذشت آنچہ گذشت
۔ اب ایک طلسم حقیقت خاص برات القلاع کا باقی رہا ہے۔ سو وہ بر
خلاصہ دودمان ایلی الجان یعنے ظفران زاہد بن جان سلطان کی توجہ
باطنی وہدایت ظاہری سے فتح ہو جائیگا

ظفران زاہد نے صاحبقران سے معانقہ کیا اور کہا۔ یا سلطان
با عز و شان مین ایک مرد ضعیف العمر شخص [illegible] ہون۔ ہر وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] پاس رکھو اور موافق مضمون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کو چلی جائے - مگر مرات القلاع کا قصد نہ کرے کہ ایام فتح مین اُس قلعہ کے اندر ملکہ کا جانا ممنوع ہے - تم شب یکشنبہ کو صبح کاذب سے قبل لشکر سے نکل کر پیادہ و تنہا سمت جنوب روانہ ہونا ایک توسن سرخ رنگ خودبخود حاضر ہوگا - اُسپر سوار ہونا وہ مرکب طلسم زیر قلعہ طلسم تمکو پہونچا دیگا جب پشت پرسے اترو - اِس کاغذ کو دیکھو صاحبقران اصغر نے وہ کاغذ ظفران زاہد سے لیا اور کچھ زیادہ حال پوچھا چاہتا تھا کہ یکایک عالم غنودگی سے آنکھہ کھل گئی - وقت صبح طالع تھا - دیکھا کہ ظفران جنی کا کاغذ سچ مچ وہ جبا دست پر رکھا ہوا ہے - نماز صبح ادا کرکے گنبد ریاضت سے باہر نکلا اور سلطان شہ رنفوس دمر چیا - شاہان طلسم و مہران وغیرہ رفقا سے خواب شب کی حقیقت بیان کی - سلطان اور اکثر احبہ ممتاز نے رخصت وطن حاصل کی - بعد ازان محلسرا مین تشریف لایا اور ملکہ رضیہ سلطان کا ارادہ دریافت کیا - ملکہ نے کہا - مین تا وقت معاودت تمہارے مرات القلاع مین رہونگی

صاحبقران اصغر مسکرایا اور فرمایا

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

اب وہ وقت نہین ہے کہ تم مرات القلاع کے تخت شاہی پر جلوہ فرماؤ - آخر اپنے خواب کا حال مفصل بیان کیا - ملکہ رضیہ سلطان کو گذشتہ ایام عیش و کامرانی و سلطنت و فرمانروائی کا خیال آیا - بے ساختہ آہ حسرتناک سینہ سے کھینچی اور ایک پریزاد معتمد فطانت پیہ کو مرات القلاع کی جانب جانے کا حکم دیا - راوی کہتا ہے کہ جب ملکہ شاہ بانو کسی معتمد الخدمت

کو عالم طلسم مین بہیجتی تہی - ایک نقش طلسم اُسکی گردن مین باندہ دیتی تہی آج بوقت روانگی فطانت پری ملکہ کو وہ نقش ہرگز یاد نہ آیا - مجبوراس دفعہ اُسکو بے مدد نقش روانہ کیا - فطانت پری نے واپس آکر کہا - وہی قطعہ ابر شفقی رنگ جو روز جشن بزرگ حضور کے سرپر سایہ افگن ہوتا تہا گرد و پیش قلعہ کے ایسا محیط ہو رہا ہے کہ قلعہ طلسم اصلا نظر نہین آتا - جب مین ابر کے نزدیک گئی آنکہین میری خود بخود بند ہو گئین اور یہ آواز خوفناک ابر مین سے آئی - او فطانت جلد یہان سے روانہ ہو اور اپنی ناتوان سے کہہ کہ فتح طلسم کا زمانہ قریب تر پہونچا ہے - تمہاری تخت نشینی کا زمانہ گذر گیا - اس خبر موحشہ سے رضیہ سلطان آبدیدہ ہوئی اور صاحبقران سے کہا - اب مین پردہ قاف مین اپنے والدین کے پاس جاتی ہون

صاحبقران اصغر اُسی شب کہ شب یکشنبہ تہی لشکر سے وقت مقررہ پر روانہ ہوا - ہنوز ایک فرسخ راہ طے کی تہی - کیا دیکھتا ہے کہ قبل از طلوع آفتاب حقیقی ایک توسن عفریت پیکر سُرخ رنگ برق جولان بازین و لجام یاقوت نگار عجیب شان سے اس طرف چلا آتا ہے - جس وقت وہ مرکب زمین پر قدم مارتا تہا خرمن خرمن خاک اوج آسمان پر جاتی تہی اور اُس گرد کا شفق بندہ جاتا تہا - وہ توسن طلسم بہون رفتار تندو تیز صاحبقران کے قریب آیا - صاحبقران اصغر نے اُس مرکب دیونژاد سے فرمایا - اے اشہب تیز گام - مین بندہ ضعیف صاحبقران سوز گار

وطلسم کشا سے یاد تھا صاحب لوح زنہار سفت ہیکل ہیں ۔ غرض
زادہ نے اس دعا سے جیسے پیر مطیع ہیں ۔ اشہب تیز گام نے جو شیشا
گردن اشہب پر ایستادہ ہو گیا ۔ صاحبقران جست زدہ اشہب کی پشت
پر سوار ہو گیا ۔ وہ توسن برق دم چند ساعت میں ورنہار ایک میں پہونچا
صاحبقران نے خوف زدہ آنکھیں بند کر لیں اور بمشکل تمام پشت مرکب
پر قایم رہا ۔ ایک ساعت گذری ہوگی کہ اشہب تیز گام برق خرام
درہ ظلمت سے نکل کر مثل باد صبح دم قلعہ مراۃ الفلاع کے زیر فصیل پہونچا
اور ایک پل مرتفع پر کہ اسکے اطراف سبزہ تا بہ سبزہ نوخیز و شگوفہ
ہائے رنگ آمیز سے بہتر از گلزار ہو رہے تھے ساکت ہو گیا ۔ صاحبقران کو اس
وقت کسل و تکان کے سبب اپنے حال کا کچھ ہوش نہ تھا ۔ بارے دو
لمحہ میں حواس بجا ہوئے ۔ اول اشہب کی گردن و یال پر ہاتھ پھیرا ۔
بعد ازاں ظفران جنی کا کاغذ دیکھا

اس میں لکھا تھا ۔ یا صاحبقران گردون حشم ۔ جس وقت اشہب
تیز گام بالائے پل مرتفع پہونچکر ساکت ہو جائے ۔ اس مرکب طلسم کو
رخصت کر دینا ۔ بر وقت ضرورت حاضر ہوگا ۔ بعد جانے اشہب کے اس
چشمہ میں کہ زیر پل جاری ہے وضو کرو اور سورۂ فاتحہ جلیل ایک عدد
پڑھو ۔ جب اعداد اسم تمام ہو نگے ۔ اوج ہوا سے ایک تخت زر دار
سطح زمین پر آئے گا ۔ اس تخت پر ایک زن پری نژاد ملبس بلباس فاخرہ
از سر تا پا زیور مروارید و یاقوت نگار سے آراستہ سوار ہوگی ۔ اسکو

پریزاد سے کہنا - ہم تجہ سے کچہ سروکار نہین رکہتے - جلد جا اور اپنی
خاتون کو ہمارے پاس بہیجدے - وہ زن تخت نشین کہیگی - میری خاتون
کا کیا نام ہے - تم کہنا - اُسکا نام بازغہ مہرافزا ہے - وہ کہیگی - میری خاتون
عالی منزلت کا تمہارے پاس آنا کسرشان مین داخل ہے - تم جو مطلب
ومدعا مد نظر رکہتے ہو - مجہسے کہدو - مین اپنی خاتون سے لفظ بلفظ کہدونگی
اِس دفعہ کہنا - کیسی کسرشان - جس وقت بازغہ ہمارا نام سُنیگی - سر
از پا باختہ فوراً یہان چلی آئیگی - یہ سُنکر نازنین تخت نشین بطریق
دستک ہاتہہ پر ہاتہہ ماریگی - بقور طلب ایک دیو دراز قد سہمناک صورت
گرشنہ بیابان سے پیدا ہوگا اور دیوانہ وار تم پر حملہ کریگا - اُس عفریت بدبخت
کو شمشیر برق دشمن سوز سے قتل کرنا - وہ پریزاد تمہارے قوت بازو
وضرب دست پر تحسین وآفرین کریگی اور ایک جام شراب ارغوانی
بطریق تواضع روبرو لائیگی - فرمانا ہم تیرے ہاتہہ سے جام شراب کا
پینا اپنے قدر و شان کے برخلاف سمجہتے ہین - بہتر یہ ہے کہ جلد جا اور بازغہ
مہرافزا سے کہہ - سلطان باعز و شان صاحبقران آفاق فاتح طلسم حکیم
اشراق زوج ملکہ شاہ بانو مالک شعشعہ جہان افروز تجہے بلاتا ہے - ہرگاہ
وہ پریزاد شعشعہ جہان افروز کا نام سنیگی - بزبان غضب آلود کہیگی - او
انسان ہرزہ بیان - اپنی زبان کو لگام دے - تیرا یہ مرتبہ نہیں کہ باین
بے ادبی وصفائے قلب ملکہ شعشعہ جہان افروز کا نام لے - تا وقتیکہ اپنی لوح
سینہ کو کثافت بوالہوسی وہرزہ درائی سے پاک نہ کریگا ملکہ سے ملنا قصہ کل

ہے - تم اپنے اُسی قول پر قایم رہنا اور بار دگر ادعاے خواہی شروع کرنا - وہ پریزاد شوخ و شنگ چلی جائے گی اور دوسری پریزاد اُس سے حسین و جمیل تر اُسی طرح تخت روان پر سوار تمہارے پاس آئے گی - اور بہ ترش روئی سوال مطلب کرے گی - تم وہی جواب سابق دینا کہ جب تک بازغہ مہر افزا وزیر شعشعہ جہان افروز نہین آئے گی ہم اپنا اظہار مطلب نہین کرنے کے - قصہ کوتاہ - اسی طریق سے چار پریزادین یکے بعد دیگرے آئین گی اور ہر بار دستک زدہ ایک دیو خونخوار کو مقابلہ کے واسطے بلائین گی - تم ہی ہر دیو کو اُسی شمشیر طلسم سے قتل کرنا - آخر مرتبہ بنجمہ خود بازغہ مہر افزا بہ جلوس و تزک شاہی ایک تخت تکلف پر سوار خدمت مین حاضر ہو گی - اُس نازنین مہ جبین کے ہاتھ سے بے تامل بادہ نشاط افزا پینا - مگر خبردار ہرگز اُس سے بے تکلف نہ ہونا کہ اس حرکت سے شعشعہ جہان افروز آزردہ خاطر ہو گی - آگاہ ہو کہ مراد تہ انقلاع کے باطن طلسم میں دو نازنینین صاحب حسن و جمال ہمہ با قدر و جلال ہیں - ایک شعشعہ جہان افروز بادشاہ باطن طلسم و مالک طلسم آفتاب جہان و دار السلطنت روشن عصا - دویم بازغہ مہر افزا جو شعشعہ جہان افروز کی وزیر ہے اُسکا دار الریاست نیلی حصار ہے اور طلسم ماہ اُس سے متعلق ہے - تا وقتیکہ طلسم نیلی حصار باطل نہ کرو بازغہ مہر افزا سے محفوظ نہ ہو - بازغہ مہر افزا اول بطریق امتحان اپنے لشکر کے دیوان شریر النفس کو تم سے جنگ و مقابلہ کا حکم دیگی - وہ ساشتر

ہین - تم اُنکو نوبت بہ نوبت جہنم واصل کرنا - ہرگاہ اُنکا سردار انکا
سبز شاخ جہنم واصل ہوگا بازغہ مہرافزا باناز دلربائی تم سے پیش آئیگی
تم اُسکے فریب مین نہ آنا - یہی کہنا کہ اول ہمین اپنے شہر نیلی حصار مین
لے چل - بعدازان جو کچھ کہیگی بطیب خاطر منظور فرمائینگے - جب بازغہ
مایوس مطلق ہوجائیگی - تمکو تخت روان پر سوار کریگی اور اپنے مقام
مین لے جائیگی - بروقت پہونچنے نیلی حصار کے بار دگر کاغذ ہما کو دیکھنا

والسلام

چار پریزادون کے نوبت بہ نوبت آنے اور چار دیوون کے قتل

ہونے کے بعد بازغہ مہرافزا کی سواری آئی اور اُس نے کہا - او انسان
بلے دولت - یہ کیا حرکت ناشائستہ ہے کہ اِس مقام حیرت انجام مین افسون
سعد دیدہ رہا ہے اور بزور افسون پریزادان باقدر و منزلت کو بلا رہا ہے
آیا اپنے مآل و خرابی حال پر نظر ہے یا نہین صاحبقران اصغر نے فرمایا - او
زن بیہودہ گو فقط یہ افسون خوانی نہین ہے [illegible]
کرکے کلمہ شقاوت بیان اگر کرے تو ہم آتش کا عزم رکھتے ہین اس تقریر سے
بازغہ مہرافزا زیادہ تر برافروختہ ہوئی اور کہا یہ لفظ اُسوقت کہنا لائق تھا
کہ اول اپنے صفحہ سینہ کو جو نقوش باطلہ سے سیاہ ہو رہا ہے صاف کرتا -
صاحبقران نے پوچھا - نقوش باطلہ کس شے سے عبارت ہین - بازغہ نے
کہا - یہ حال بھی تجھ کو معلوم ہو جائیگا مگر اُسوقت کہ کلمہ اسلام زبان پر
لاوے - درصورت دیگر ہم اپنے لشکر کے دیوان بیابانی کو حکم دینگی

اپنے شہر مین لے چلو تاکہ طلسم ماہ باطل کرون - بانو نے صاحبقران کو تخت روان اپنے ساتھہ سوار کیا - حاملان پریزاد نے تخت کندہے پر رکہا اور یعقوب پر و بال اوج ہوا کی راہ لی - چند ساعت میں وہ تخت مرز اقلیم مین پہونچا - صاحبقران اصغر نے پریزادان سرحد دار خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو کے مقامات بدستور خراب و ویران دیکہے - فقط ملکہ طلسم کا مقام ہیئت اصلی پر تہا اور اُس دریاچہ و باغ و قصر مین کچہہ فتور نہ آیا تہا - مگر ماہتاب و آفتاب طلسمی کا نشان نہ پایا - ایک ابر غلیظ و سیاہ تمام قلعہ پر محیط ہو رہا تہا

بانو مہر افزا کے اشارہ سے تمام ملازمان ادنی و اعلی دریاچہ مین داخل ہوئے اور غرق ہوگئے - دو لحظہ کے بعد ایک کشتی مختصر نہایت مکلف خوش قطع تہ دریا سے بالاے آب آئی - بانو مع صاحبقران کشتی مین سوار ہوئی - جب کشتی وسط دریا مین پہونچی - دفعتاً چرخ کہا کر غرق ہوگئی - جب افضل صاحبقران کی آنکہین بند ہوگئین - جس وقت آنکہہ کہولی دیکہا کہ ملکہ طلسم کے قصر مین حوض کے کنارہ پر ہون اور بانو مہر افزا بہی موجود ہے - بانو نے کہا - یا صاحبقران ایک مدت مین اِس حوض کے کنارہ پر توقف کرتی ہون - حضور اِس گلشن عالم کی سیر کرین - صاحبقران اصغر نے تشنہ بزرگ مین باہر سے اِس باغ کی کیفیت و بہار دیکہی تہی - یا اپنے کو بہ حالت بے اختیاری اُس قصر فلک پایہ کی منازل سے ایک منزل عالی مین پایا تہا - بانو کے کہنے سے سیر

الاقبال

باغ کی دل مین ہوس پیدا ہوئی۔ بارے ہمبنظر احتیاط کاغذ کو دیکھا اُس مین لکھا تہا کہ اِس مقام حیرت انجام مین بازنمہ مہرافزا جو کہے باور کرنا ہ زیدبران جملہ پریزادان باغ سے اختلاط کے باب مین مجاز مطلق ہو

اِس مضمون سے صاحبقران فلک قدر بہت خوش ہوا اور قصد گلگشت کیا۔ ناگاہ ایک پریزاد حسینہ وجمیلہ خوش اندام نازنین میان صاحبقران کے پاس آئی اور بزبان سخت کہا۔ او انسان بے ادب۔ تو کون ہے کہ ملکہ طلسم کے مقام خاص مین بے خوف چلا آیا۔ صاحبقران اصغر نے اُس پریزاد زبان دراز کے رخسار پر نرم تپانچہ مارا اور فرمایا۔ او پلشت۔ شاید تجھے اِس حال کی خبر نہین کہ مین طلسم کشا وہم ملکہ طلسم کا زوج نامدار ہون۔ اُس نازنین نے جو یہ جملہ عتاب آمیز صاحبقران کی زبان سے سنا تیر خدنگ کی مانند وہان سے روانہ ہوئی اور اُس باغ رشک جہان کی تمام پریزادان کو طلسم کشا کی رونق افروزی کی خبر دی۔ گروہ گروہ نازنینان گل رخسار پریزادان قمر دیدار صاحبقران سپہر قدر کی خدمت مین حاضر ہوئین اور مثل کنیز و خادمہ آداب و تسلیمات بجا لائین صاحبقران خوش طبع و مذاق دوست نے اُن پریزادان جوان وجمیلہ سے گفتگوے مذاقانہ شروع کی اور اختلاط کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکہا

احوال صاحبقران اکبر والاگوہر شاہزادہ معزالدین

ابو تمیم بن سلطان اسمٰعیل المنصور بقوة الله

جب حکیم نشیمان اسنے صاحبقران اصغر کی داستان عجائب بیان
یہان تک پہنچی سپیدہ صبح صادق افق خاوران سے طالع ہوا۔ یکایک
صاحبقران فلک قدر کے دل مین ملکہ صبح روشن گہر کا خیال گذرا مجلس
کتاب خوانی موقوف کی اور توسن طلسمی مشکفام پہ سوار ہو کر طلسم بیضا
مین اُسی باغ نشاط افزا کے اندر پہونچا۔ ملکہ صبح روشنگہر بہت افسردہ
ہو بدستور گوشہ اندوہ وملال مین منزوی تہی۔ صاحبقران اکبر نے سریر
دولت وکامرانی پہ جلوس فرمایا اور دردانہ بلند نظرت بنت یاقوت
حبشی سے کہا۔ اے خواہر عزیز القدر ہم تجہسے اس امر کے مستدعی ہین
کہ کسی طرح ملکہ کے دل کا خیال و ملال رفع کر دے۔ دردانہ ملکہ کے پاس
آئی۔ اور کہا۔ اے ملکۂ آفاق۔ حیف کی بات ہے کہ تمہاری مانند
دانشمند آل اندیش ایک خیال بے معنے و رنج بے حصول مین شب و روز مستغرق
رہے۔ صاحبقران خلق مجسم کو تمہارے اس کار مین کچہہ مقدور انکار
نہین۔ وہ والا نباد ایسا ہی مجبور ہے کہ تمہارے فرد مطلب پہ دستخط
نہین کر سکتا۔ تم صاحبقران گردون حشم کے پاس تشریف لیجاؤ
مین بار دیگر لیجیے بدریہ انکے پاس بیٹہتی ہون۔ وہ عالم کتاب طلسم
ہے۔ عجب نہین۔ کہ کوئی تدبیر معقول بتاسکے

ملکہ صبح روشنگہر دردانہ کی فہمایش سے بادل اندوہ دیدہ پُر آب

صاحبقران کے پاس آئی۔ صاحبقران اکبر نے کہ دہر روح بخش کی صورت دیکھی نخل شپ مردہ کو گویا آب حیات ملا۔ دست گرفتہ پاس بٹھالیا۔ اور اپنے عدم اختیار کا بطرز معقول عذر کیا۔ ہر چند کہ صبح روشنگہر صحبت ہائے گزشتہ کا ذکر زبان پہ نہ لائی الا یہ خیال کہ میرا پیوند صاحبقران سے تمام پیستا ہو اور صبح دلکشا کی جائے مجھ کو ملے ایسا جی گیر ہوا تھا کہ کسی طرح شگفتہ نہوتی تھی

دردانہ اپنے پدر بزرگوار یاقوت جنی کے پاس پہونچی اور بار دگر صاحبقران کی رونق افروزی اور ملکہ کے حزن و ملال کی حقیقت بالتصریح بیان کی۔ یاقوت نے بہ توجہ دل کتاب طلسم کو دیکھا۔ بعد مطالعہ دراز کتاب کے حاشیہ پر ایک اسم بزرگ نظر سے گذرا۔ یہ لکھا تھا کہ جو شخص حالت اضطرار مین باین انداز اس اسم الہی کو پڑھے۔ حکیم اسقینوس الہی اُسکے خواب مین تشریف لاتے ہین۔ وقت شب یاقوت جنی نے وہ اسم پڑھا اور ہنوز وہ عبادت پر مصروف تھا۔ عالم واقعہ مین حکیم اسقینوس الہی تشریف لائے اور فرمایا اے یاقوت تم بقیہ قسم اس امر سے اُس دختر محزون دل شکستہ کی خاطر جمع کر دو کہ تیرا انکا حنامہ مثل نکاحنامہ ہائے کنیزان نہین لکھا جائے گا بلکہ لفظ نکاح صفر و درج ہوگا۔ یاقوت کی آنکھ کھل گئی اور حقیقت خواب اپنی دختر کے روبرو بیان کی

دردانہ اُسی وقت شب مین ملکہ صبح روشنگہر کے پاس آئی اور کہا۔ میرے پدر بزرگوار نے یہ خواب عجائب دیکھا ہے۔ یاقوت کے

خواب سے صبح روشنگہر کی فی الجملہ دل جمعی ہوئی۔ مگر حیران تہی کہ نکاح صغرا کے کیا معنے

صاحبقران اکبر نے جو ملکہ صبح روشنگہر کو کم وبیش مسرور پایا۔ دردانہ سے حمام زنان کی حقیقت بیان کی اور کہا۔ اُن پریزادون نے اپنے بلانے کے باب مین ہم سے وعدہ واثق کرالیا ہے۔ اُنکو طلب کرنا چاہئیے۔ دردانہ نے اپنے باپ کو صاحبقران کے حکم سے مطلع کیا۔ دوسرے دن بجز گرمابہ خاتون تمام پریزادیں باغ نشاط افزا مین حاضر ہوئین۔ صاحبقران اکبر نے ان تمام نازنینون کو مجلس خاص مین بلایا اور جو پریزادیں ایام قیام حمام مین محروم رہی تہین انکو اب اپنی دولت وصل سے بہرہ اندوز فرمایا

نکلنا جنگم جادو کا طلسم مضیا سے اور لیجانا اپنے ساتہہ لوح طلسم کا

اس داستان کی جلد دہم مین یہ قصہ یہان تک تحریر ہوا تہا کہ جب قوت لاقوت غاصب کو بہی صاحبقران اکبر نے نیزہ دوسر کی برکت سے شکست فاش دی اُس نے میدان جنگ سے گریز کی اور براہ راست محشر کدہ جنگم کے دروازہ پر پہونچا۔ جنگم جادو نے کہا ہرگاہ میری طبیعت عیش وعشرت سے سیر ہوگی تمام احوال کتاب طلسم مین دیکہونگا جو

خاص حکیم استقلینوس الہی کی زبان کا ترجمہ ہے

راوی کہتا ہے کہ جب جنگم نے کتاب مذکور دیکھی۔ اُس سے معلوم ہوا کہ طلسم کشا مراحل باطن طلسم کی طرف متوجہ ہوئے گو شیاطین طلسم طلسم کشا سے بہ مکر و دغا پیش آئینگے اور اُسکی آزار رسانی و ایذا دہی مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکہینگے مگر اُنکو طلسم کشا پر غلبہ میسر نہین ہونے کا۔ بلکہ طلسم فتح ہوگا اور جملہ شیاطین و کفار اُس مومن من اللہ کے دست حق پرست سے مستاصل ہونگے۔ اُس زمانہ پُرآشوب مین ایک مرد کہن سال ہندی الاصل ساحری بہ نیت استمرار طلسم کا حامی و مددگار ہوگا۔ وہ انسان راندہ درگاہ حق بہی بہ ذلت و خواری طلسم کشا کے ہاتہہ سے جہنم واصل ہوگا

اس عبارت ہوش ربا کے دیکہنے سے جنگم جادو کے منہہ ہوش و عقل نے پرواز کی اور اس فکر مین مبتلا ہوا کہ بہر کیف طلسم کشا کے ہاتہہ سے اپنی جان بچانی واجب ہے۔ نماشیہ نے جو جنگم کو مشوش دیکہا۔ بعد دریافت حال کہا۔ اے شاہ جادوان مصلحت وقت یہ ہے کہ مع لوح طلسم ہمیشہ فرزند ہر جنہ نصرون رہبجی کے پاس چل وہ ایک لاکہہ سوار و پیادہ کی جمعیت سے تیری زبان برداری کے واسطے حاضر ہے۔ جنگم کو اسی بہشت کا یہ مشورہ بدل پسند آیا۔ اُسی وقت لاقوت کو بلایا اور کہا۔ تم کو مبارک ہو کہ طلسم کشا بوجہ نہ ہونے لوح کے اہل باطن طلسم کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا۔ اب مین دو کام کے لئے جبر دن ملا ... جاتا ہون۔ لوح

کو کسی مقام قلب مین مخفی کر دون اور غماشیہ و شمرانہ کو اُنکے لشکرون مین پہونچا دون - لاقوت نے کہا - تمکو اختیار ہے

جبنگم مع غماشیہ و شمرانہ تخت پر سوار ہوا اور اُسکو ہوائی کر دیا بلکہ بہت زر و جواہر گرانبہا بھی ساتھہ لیا - جس وقت عالم طلسم سے نکلا اول گذر اُسکا لشکر اسلام مین ہوا - اِس زینت و آرائش کی بارگاہ اور اِس شجاعت و جلادت کے بہادر دیکھے کہ ساحر مردود کے ہوش جاتے رہے - بے اختیار اُسکے مونہہ سے نکلا - بر روے عالم پر ایسا کوئی بادشاہ نہ ہوگا کہ اِس بارگاہ فلک رفعت کے مالک پر غالب آسکے - ناگاہ جنگم جادو کی نظر حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان پر گئی - خود بخود اُسکا جسم پلید لرزنے لگا - ہر لشکر و فوج کی سیر کرتا ہوا ایک مقام مین پہونچا دیکھا کہ چند لشکر صف آرا ہین اور دو شخص باہم کشتی زور آزمائی کر رہے ہین اور ایک مرد پیر مضحک صورت لب جنبانی کرتا ہے اور ایک پہلوان کی طرف بار بار پھونکتا ہے - جنگم جادو نے "قیاہر و اخفا" کے تخت کے واسطے افسون پڑھا اور غماشیہ سے پوچھا - یہ کون لوگ ہین - غماشیہ نے کہا ایک طرف کران شاہ خارجی و شمرانہ کا لشکر ہے - فوج دوئمی تمہارے فرزند نفر دون کی ہے اور تیسری جانب جمشید کی سپاہ صف بستہ ہے وہ پہلوان جو حق زور آزمائی ادا کر رہے ہین اُن مین سے ایک جمشید اور دوسرا اخند ہے - مرد پیر عیار منکوس استاد جمشید ہے جمشید سے جنگم نے کہا - جمشید و اخند کی باہم جنگ کی کیا وجہ ہے - ...

نے کہا۔ مجھ کو کیا معلوم۔ میں تمہارے ساتھ اسی قدر زمانہ دراز کے بعد طلسم سے نکلی ہوں

چند کلمے نگران شاہ و نصرون کے حال میں لکھنے مناسب ہیں کہ بعد گم ہونے غاشیہ و شہزادے کے اُن پر کیا گذری

جس شب جنگمہ جادو ان دونوں زنہائے ناپاک کو طلسم مخفیہ میں لے آیا۔ اسکی صبح کو نگران شاہ محلسرا میں آیا اور اپنی اہلیہ دردانہ خاتون کے ہاتھ سے چند جام شراب پیے۔ اسی اثنا میں کنیزان حبامہ داران آئیں اور چشم اشکبار کہا۔ شہزادہ بازغیث شب بستر خواب پر موجود تھی۔ اب بجز بالش و بستر خوابگاہ میں شہزادہ کا نشان نہیں ملتا۔ نگران شاہ نے بعد تامل دسا کنیزون سے کہا تم جادو دربار دیگر شہزادہ کی تلاش کرو۔ جب وہ اس ڈھونڈھ سے بے حصول مقصد واپس آئیں نگران شاہ نے بذات خود محلسرا کے تمام مقامات گاہ و بیگاہ بحالت دید اگلی ناظر محل کو نہ دیکھ کی ... دلان ذکر زن محلسرا سے

باہر نکالا

بارگاہ مین ملک نصرون بکران شاہ کے آنے کا منتظر تھا - زبان حسرت و افسوس ہمرانہ کے گم ہونے کی کیفیت اُسکے رو برو بیان کی - ملک نصرون نے کہا اے بادشاہ زیار بکر ایسا گمان ہوتا ہے کہ تقریباً کسی مرد عیر نے ہمرانہ کی صورت دیکھی - وہی چالاک دست عیار ہمراہ ملکہ سے لے گیا ابو حاکم فردوسی بہی اُسوقت خیمہ مین آیا اُس نے کہا - یہ کام بجز اہل اسلام کسی کا نہین ہے - بکران شاہ اپنے عیار مردانی سے کہا تم مع عیاران لشکر تمام عساکر مقیم فردوسیہ خصوص لشکر اسلام مین ہمرانہ کی تلاش کرو - انجد بن نجدون نے جو ہمرانہ کے گم ہونے کی خبر سنی باحال خراب بارگاہ مین آیا اور زار و قطار رویا - بکران شاہ انجد کے ساتھ شریک فریاد و زاری ہوا

اس اثنا مین ملک نصرون کا ایک خواجہ سرا بد حواس بارگاہ مین آیا اور نصرون ربیعی سے کہا - اے بادشاہ - خاتون کلان غماشیہ خاتون گم ہو گئین - نصرون اپنے حرمسرا مین آیا اور غماشیہ کی تلاش مین تمام خیمون کو درہم برہم کر دیا - جب کوئی سراغ نہ چلا - اُس نے بھی اپنے لشکر کے عیارون کو مادر گم گشتہ کی تلاش کا حکم دیا

روز سیوم نصرون و بکران شاہ کے عیار بے نیل و مرام بارگاہ مین آئے - اُسوقت نصرون نے کہا - میرے نزدیک حکیم ابو المحاسن و حکیم اخشیجان کے پاس چلنا مناسب ہے - ابو حاکم نے کہا - بدعیون کے پاس التجا لیجانا دل گوارا نہین کرتا - بہتر ہے کہ غدار منکوس سے یہ

حال دریافت کرو - بکران شاہ نے ایک رقعہ ضار منکوس کو لکھا - جس وقت ضار منکوس جمشید خود پرست کے پاس سے اپنے خیمہ مین آیا - مردانی نے بکران شاہ کا رقعہ ضار منکوس کے ہاتھ مین دیا - اُس بدعمل کو یہ سوجھی کہ اِس حیلہ سے بکران شاہ کے محلسرا مین چلو اور کوئی زن حسینہ وجمیلہ حاصل کرو - یس کہا - او عیار تا وقتیکہ بکران شاہ کے محلسرا مین نہ جاؤنگا یہ عقدہ حل نہین ہونے کا بشرطیکہ کوئی عورت جوان و پیر مجھہ سے روپوش نہ ہو - بکران خود ضار منکوس کی جانب سے مطمئن نہ تھا - مگر اپنی اہلیہ دمرانہ خاتون کے تقاضا سے ضار منکوس کی شرط کو قبول کیا - نعرون نے کہا - جس وقت تمہاری دختر کا سُراغ ملجائے گا - مین بھی حکیم قبعی کو اپنے محلسرا مین لیجاؤنگا دوسرے دن ضار منکوس نے خوک وحشی دو غلامون کو ساتھہ لیا اور شتر اعرابی پر سوار ہوکر بکران شاہ کے لشکر کی راہ لی بکران شاہ مع نعرون و ابو حاکم و انجد بن نجدون تا دربارگاہ استقبال کے لیے آیا - ضار منکوس اِن سے بغلگیر ہوا اور بکران شاہ کے پہلو مین تخت پر بیٹھا خدام نے سامان مے کشی موجود کیا - جب یاران جلسہ سیاہ مست ولایعقل ہوئے - ضار منکوس بکران شاہ کے ہمراہ محلسرا مین گیا - کوئی کنیز و خاتون اُس سے پوشیدہ نہ ہوئی - حرمسراے بکران شاہ مین ایک عورت بست سالہ دلچسپ خاتون نامی نہایت خوش شکل خوش اندام ہے اور بکران شاہ اُس سے کمال خوش ہے

ضمارمنکوس نے جو دلچسپ خاتون کی صورت نرم گرم دیکھی اُسکو اپنے
لیے پسند کیا۔ ضمارمنکوس اپنے خیال مین مبتلا شہرانہ کی خوابگاہ مین پہونچا
اور ایک افسون واہی تباہی مکان کے چارون گوشون مین پہونکا
بعدازان ہرایک عورت جوان وضعیف کا نام پوچھا۔ جس سے مقصود
یہ تہا کہ دلچسپ خاتون کا نام معلوم کرے

اپنا مطلب پورا کرکے ضمارمنکوس باہر چلا آیا اور ایک خیمہ خلوت
مین بکران شاہ سے کہا۔ مقتضیٔ اعمال سحر تسخیر اجنہ سے متعلق ہین۔ روز
فردا ایک لوح برنجی تمہارے پاس بہیجون گا جب سب عورتین سوجائین
بعد نصف شب ہرایک عورت کے سینہ پر وہ لوح رکھ دینا۔ جو عورت
لوح کے رکھنے سے جاگے اور تین بار یا سامری زبان سے کہے اُسکو
بغیر کسی مزاحمت کے ساتھ میرے پاس اُسی وقت بہیج دینا۔ بے مقابل ہوئے
اُس عورت کے عمل مطلوبہ نہ ہوگا

ضمارمنکوس بکران شاہ سے رخصت ہو کر لشکر جمشیدی مین آیا
اور خلوت مین ایک لوح برنجی مختصر اعمال سحر و نیرنجات سے بنا کر بعلم ہند
دلچسپ خاتون کا نام لوح مین کندہ کیا۔ بوقت شام ضمار طبعی نے لشکر
سے جدا ایک چرنی شدہ پر خیمہ استادہ کرایا اور خلقت کی غلط گمانی کے لیے
قدرے اسباب دعوت سحر و نیرنجات مہیا [illegible] سامان سے کشتی کے بہیجا
سلیم مصری جو خیمہ ملک مصری کی جانب سے بطور جاسوسی جمشید کی حد
مین پہرا [illegible] تاڑ گیا کہ یہ دشمن خدا کچھ سامان [illegible] تازہ لایا چاہتا ہے۔ لہذا

اُسکی کمین مین رہا

اُدھر کہربان شاہ نے ہر ایک زن خفتہ کے سینہ پر لوح سحر رکہی کسی کی آنکہہ نہ کہلی الا دلچسپ خاتون کہ بغور رکہے جانے لوح کے بیدار ہوئی اور بے اختیار مین بار بار زہ دشت دریا ساحری کہا - کہربان شاہ نے اُسی وقت دلچسپ کو خوانک کے حوالہ کردیا - دلچسپ خاتون نے برقع پہنا اور ایک شتر تیز رفتار پر سوار ہوئی - خوانک اُسکو براہ راست طبعی کے خیمہ تک لایا - دلچسپ خاتون نے دیکہا کہ وہ پیر مکار عریان مطلق بیٹہا ہے اور گرد و پیش پنبہ دانہ اور ماش سیاہ وغیرہ سامان رکہا ہے - دلچسپ کمال مشوش ہوئی - غدار منکوس نے اُسکو متامل دیکہہ کر ایک افسون اُسپر پہونکا اور بے تکلف پہلو مین بٹہا کر بادہ خواری و بداعمالی شروع کی

مہتر سلیم نے ایک طرف سے خیمہ کی قنات مین سوراخ کیا اور تماشائے مذکورہ دیکہہ کر وہان سے بہاگا - راہ مین جمشید کا ایک ملازم ملا - وہ غدار منکوس کے واسطے پہول لایا تہا - قاعدہ تہا کہ جب جمشید بارگاہ سے محلسرا مین جاتا تہا - جس قدر گلہائے خوشبو اُسکے تخت خواب پر بچہائے جاتے تہے ہر شب ایک سردار معزز کو بطریق تحفہ ملتے تہے آج طبعی کی نوبت تہی - اتفاقاً اُس ملازم کا اُس وقت پیشاب کی شدت سے حال غیر ہو رہا تہا اُس نے وہ ملہ کے لئے پہول سلیم کے سپرد کئے ہم سلیم کو بے دردسر عیاری کا موقع مل گیا - اُس نے پہولون پر بیہوشی دیر اثر چہڑکی اور ملازم کے حوالے کئے - اُس ملازم نے خوانک کے ہاتہہ

پھول اندر بھیجے - ضمار منکوس اُس وقت عیش و عشرت میں پھول دیکھ کر باغ باغ ہو گیا

اب مہتر سلیم نے ضمار منکوس کے غلام ودیم نہیں کی صورت سے اپنی شکل مشابہ کی اور بسرعت قدمی بکران شاہ کی بارگاہ مین پہونچا اور کہا - اے بادشاہ دیار بکر - حکیم ضمار منکوس طبعی نے تمکو مع ملک نصر دون دا ابو حاکم دانشمند کے بلایا ہے - تاکہ تم بچشم خود حکیم صاحب کی کارستانی کی کیفیت دیکھو جو طبعی نے شمرانہ کی سراغ رسانی کے واسطے کی ہے - وہ سب بے درنگ سوار ہوئے - مہتر سلیم اِن بادشاہون کو وہان لایا جہان اُس نے ضمار منکوس کے خیمہ کی قنات مین سوراخ کیا تھا اور کہا - اِس سوراخ سے خیمہ مین دیکھو - مین ایک اور کام کے واسطے جاتا ہون

بکران شاہ وغیرہ نے جو اندر نظر کی کیا دیکھتے ہین کہ ضمار منکوس برہنہ تن دلچسپ خاتون سے سینہ بسینہ ہو رہا ہے - بکران شاہ غضب آلود خیمہ مین آیا اور دونو کو زار واقعی کفش کاری کی - اگر دس ضربات کفش ضمار منکوس کے سر پر لگاتا تھا دو کفش دلچسپ کے سر پر بھی مارتا تھا - ضمار منکوس اور دلچسپ خاتون کو بیہوشی کے نشے سے جو سلیم نے بیہوش بنا رکھی تھی دنیا و ما فیہا کی خبر نہ تھی

مہتر سلیم بکران شاہ کو پس خیمہ استادہ کر کے جمشید کی خوابگاہ میں پہنچا اور بیدار کر کے کہا - یا صاحبقران خود پرستان - آج کی شب حکیم کو ... خبر نہ تھی مہتر و عمیر عیاشت کا شغل کر رہے ہین تھیسکے تماشہ کے لئے

بکران شاہ و ملک نفردون داو حاکم داسجد کو بلایا ہے - جمشید جنید ملازمان
خاص کی جمعیت سے فضار منکوس کے خیمہ سیاہ کاری کی طرف روانہ ہوا
وسط راہ مین خولک غلام ملا - اُس نے عرض کی - بکران شاہ خیمہ مین
داخل ہو گیا ہے جہان حکیم صاحب نے اُسکی منظور نظر سے صحبت
بے تکلفانہ برپا کر رکھی ہے - اندیشہ ہے کہ بکران شاہ اُستاد طبعی کی ہلاکت
کے درپے ہو

جس وقت جمشید استاد نابکار کے خیمہ مین داخل ہوا - اول
ہنسا - بعدازان بہ آواز بلند کہا - او بکران شاہ دا سے فلان و بہمان اس
قدر جرات و جسارت تمہاری نہین کہ خاص میرے لشکر مین آؤ اور میرے
اُستاد سے یہ سلوک با جیانہ کرو - بکران شاہ نے کہا - تمہین انصاف فرماؤ
کہ تمہارے اُستاد بد نہاد نے کیا سلوک با جیانہ کیا ہے - ہیز ایسے
نالایق کو بجز پاپوش کاری کیا سزا دیجائے - بعدازان حقیقت گذشتہ
از اول تا آخر بیان کی - جمشید نے دل مین کہا - الحق یہ بدافعال تمام عمر
سے ایسا ہی بدذات شیطان صفت ہے - ورنہ لایق یہ تہا کہ اول اس
عورت کو میری نذر گذرانتا یا آخر اپنے کام مین لاتا - مگر بکران شاہ کے
رفع ملال کے واسطے کہا - اے بادشاہ خوارج - شاید یہ فعل ہی شرائط
اعمال سحر سے مشروط ہو

اِس گفتگو مین فضار منکوس اور دلچسپ خاتون بہی ہوش مین آئی -
عرصہ تک جذبات کشش سے کچہ دم نہ مارا - جب فی الجملہ حواس بجا ہوئے

طبیبچہ نے بکران شاہ سے کہا - اے بادشاہ دیار بکر - مین نے یہ عمل زہر دست خاص اس واسطے کیا تہا کہ تیری دختر مفقود الخبر پیدا ہوجائے مگر دشمنان عناد پیشہ نے خلل اندازی کی کہ بے طلب تجکو میرے پاس لے آئے - بس بہتر یہی ہے کہ محفوظ و سلامت اپنے لشکر مین چلے جاؤ - ورنہ صاحبقران خود پرستان ایک ایک کفش کے عوض سو سو کفش تمہارے سر پر مارے گا - انجد بن نجدون نے کہا - او خرنا شخص رذیل جہان اپنی زبان کو لگام دے - اگر جمشید تیرے جیسے فتنۂ عالم کی حمایت کرکے بادشاہان ذیجاہ سے بگاڑ کریگا تو خود اُسکا سر پا پوش کاری کا تختۂ مشق ہوجائیگا - انجد کی گفتگوئے تلخ سے جمشید کو بہت غصہ آیا اور ایک ایسی دہول انجد کے سر پر لگائی کہ دستار سر زمین پر گری - انجد نے بھی بے مردی و مردانگی جمشید کے سر پر سے کلاہ شاہی اوتار لی - ابو حاکم و نصردون درمیان آئے مگر وہ دو نوجوان پیلتن پرخاش سے باز نہ آئے اور باہم دست و گریبان ہوگئے - تا اینکہ ہشت ہشت کنان خیمہ سے باہر نکل آئے - سلاح حرب دونو کے پاس نہ تہے فقط گاؤزوری کر رہے تہے

اس اثنا مین صبح طالع ہوئی اور جمشید و انجد کی زور آزمائی کی خبر منتشر ہوئی - بکران شاہ و نصردون و جمشید تینون بادشاہون کے لشکر جنگ و حرب کے برسر موقع پہونچے - ضرار منکوس شریر النفس نے وجیہ خاتون کو سرداران لشکر جمشید کے حوالہ کیا - اُنہون نے دست بدست اپنے لشکر مین پہونچا دیا - بکران شاہ نے وجیہ کی واپسی کے واسطے

بہت ہاتھ پانو مارے مگر پیش رفت نہ گئی

یہ وہی وقت ہے کہ جنگم جادو طلسم سے نکل کر یہاں پہونچا اور شہزادہ
دغماشیہ سے سب احوال جمشید دیگران شاہ وغیرہ کا سنا - جنگم نے
شمرانہ سے کہا یہ جوان سیاہ رو حبشی الاصل تیرے مطلوب امجد نوذبون
کیا جاتا ہے اور ہرچند کہ جمشید دراصل ہی قوی تر معلوم ہوتا ہے مگر یہ
بیک اُسکے غالب ہونے کی بنا یہ ہے کہ وہ پیر ریش دراز یک چشم
جمشید کو دمبدم افسون سحر سے مدد دے رہا ہے - شمرانہ زار زار روئی
اور کہا - اے مرشد ساحران عالم - اس طرف سے تم بھی امجد جہان پہلوان
کو ایسی مدد و قوت دو کہ معرکہ جنگ مین خفیف نہ ہو - جنگم نے ایک افسون
زبردست ایسی عالم پوشیدگی مین امجد پر پھونکا - ہر وقت اس عمل کے
امجد کے زور مین ترقی اور جمشید کی طاقت مین کمی شروع ہوئی - فسار متفکر
متفکر ہوا اور متواتر افسون خوانی کی - اس پر بھی جو جمشید کی قوت مین زیادتی
نہ دیکھی حیران ہو ادھر ادھر نظر کی - قضارا امجد کے خیال مین جنگم اُس اسم
ناپاک کے پڑھنے کی فرصت نہ ملی جسکے زور سے خلایق کی نظر مین مرئی نہ
ہوتا تھا - یکایک آسمانی تخت سواری پردہ اخفا سے ظاہر ہوا - اور فسار مکار
کی نظر جنگم پر پڑگئی - قریب تھا کہ خوف و دہشت سے جان ناپاک
اسکی نکل جائے

وہان جنگم جادو تخت پر سے اُتر کر بخط مستقیم معرکہ جنگ
مین آیا - اور جمشید و امجد سے کہا - اے دلاوران جنگ آزما عفاک اللہ

تمہارے زور دست و بازو پر - اب ہماری خوشی ہے کہ مقابلہ سے دست بردار ہو جاؤ - اُن دونوں کی قوت دست و پا بھی جواب دے چکی تھی - تباہی حواس جدا ہو گئے

جس وقت حاضرین معرکہ نے جنگم جادو کو دیکھا - بہ نظر تماشا تخت کے گرد و پیش جمع ہو گئے - از انجملہ بکران شاہ و نصرون تخت کے قریب پہونچے - اُنہوں نے دیکھا کہ غاشیہ و شمرانہ بھی اُسی مرد روسیاہ تخت سوار کے پہلو میں بیٹھی ہیں - بکران شاہ نے اُس مجمع عام میں محبت فرزندی کے جوش سے ہائے کا نعرہ مارا اور مثل جان عزیز شمرانہ کو سینہ سے لگایا - ملک نصرون نے مادر ضعیفہ کے پاؤں پر سر رکھ دیا - اور زار زار رو دیا - غاشیہ نے کہا - مقام مسرت ہے نہ محل گریہ - میں تیری امداد کے واسطے ایک ایسے مرد بزرگ ثانی سامری کو لائی ہوں جو مسیلمہ و سجاح سے ہزار درجہ بہتر و کامل ہے - اسی طرح شمرانہ نے بکران شاہ سے کہا سمجھہ کر شمر و مردان کی بجائے جنگم جادو کا فرمان بہ دار بننا چاہئے تاکہ سر دست شاہان عالم میں ملبشاعم ہو - بکران شاہ و نصرون جنگم مردود کو نہایت جلوس و تجمل سے لشکر میں لائے - جمشید وہم بجود تھا اور دل میں کہتا تھا - اس انجد طفل مکتب کا فرجہ ہم پلہ رہنا تعجب کا مقام ہے - اس خیال و ملال میں بارگاہ میں آیا اور فضار منکوس سکر سخت لعنت ملامت کی - اس نے دلچسپ خاتون کو نذر گذرانا اور جمشید کی رضامندی حاصل کی

جنگم جادو بکران شاہ کے خیمہ میں آیا - بکران شاہ و ملک نصرون

مثل غلامان جسے نے فرزندی میں مہمانی و مدارات میں مصروف ہوئے - ابو
حاکم کو جب یہ معلوم ہوا کہ لوح طلسم عقدیا جنگم کے پاس موجود ہے - تو قریب
تھا کہ شادی مرگ ہو جائے - آخر بزبان عجز و نیاز کہا - اگر عزالدین زندہ
ہوتا لوح طلسم تمہارے ہاتھ نہ آتی - ہمارے سامری و زردشت یہ مژدہ
جانفزا ہمکو سنا کہ تو نے عزالدین کو کس طرح خاک مرگ میں ملایا - جنگم
نے بہ نظر غور ابوحاکم کی صورت دیکھی اور پوچھا - یہ شخص زبان دراز بیدیا
کون ہے - ملک منصور نے کہا - یہ بادشاہ ملکہ شمسہ تاجدار بنت ابو
عامر کا حقیقی چچا ہے - ابوحاکم سیاہ پوش اسکو خطاب کرتے ہیں - جنگم
نے کہا - ابوحاکم کا لاولد ہونا بھی لازم ہے - کبران شاہ نے کہا - ابوحاکم
لاولد ہے - لیکن تم نے کس دلیل سے ابوحاکم کا لاولد ہونا بیان کیا ہے -
جنگم جادو نے کہا - میں نے یہ ذکر خاص حکیما ستقینوس الہی کی زبانی
سے سنا ہے اور ابوحاکم کی لاولدی سلطنت فردوسیہ کے اختتام کی
علامت ہے - ابوحاکم نے کہا - ہاں میں وہ بادشاہ سیاہ بخت بد طالع
ہیں ہی ہوں - لیکن تمہارے جیسے کامل دانا کا تشریف لانا اس بات
کی دلیل واضح ہے کہ میرے ایام ادبار خوشی و فرحت سے بدل جائینگے -
عزالدین برگشتہ بخت ہلاک ہو - جنگم جادو نے [illegible] کہا [illegible]
کو مردہ و گشتہ تصور کرو

اس عرصہ میں نقشہ ضیافت [illegible] جنگم نے پوچھا - میری [illegible]
لاؤ کہاں ہے [illegible]

دلبستگی ہے۔ بکران شاہ سے کہا۔ جلد اپنی دختر شہرانہ بانو کو طلب فرماؤ
بکران شاہ دل مین پیچ و تاب کہا کر چپ ہو رہا۔ جنگم جادو نے کہا۔
شہرانہ سے نہین بلکہ غماشیہ خاتون سے ہمارا دل مالوف ہے۔ اسی
طرح وہ عورت بہی ہم سے مانوس ہے۔ ملک نصردون کی نظر مین فرط
غضب سے عالم تیرہ ہوگیا۔ جادوگر نابکار نے ملک نصردون کے سراپا پر
ایک افسون پہونکا۔ ملک نصردون نے بر وقت اس محل کے ملازمون
کو حکم دیا۔ بہت جلد جاؤ اور خاتون کلان کو یہان بُلا لاؤ۔ غماشیہ گویا منتظر
ہی بیٹہی تہی بہ آرایش تمام و غمزہ لا کلام بے عذر بارگاہ مین چلی آئی اور
جنگم جادو کے پہلو مین بیٹہ گئی۔ جنگم نے اُسکو مثل جان عزیز سینہ
سے لگایا۔ بعد ازان غماشیہ کو دست گرفتہ بارگاہ کے ایک گوشہ مین لے
گیا۔ ازانپس آکر بہ فراغت غماشیہ میخواری شروع کی نصردون مسحور کو
اعلانا گوارا نہ گذرتا تہا بلکہ جس قدر اپنی مادر فاحشہ سے جنگم جادو کو مختلط
دیکہتا تہا مثل گل شگفتہ ہوتا تہا۔ ابو حاکم و بکران شاہ انگشت بدندان تہے
مگر کسی کو مجال دم زدن نہ تہی

القصہ اسی صحبت و ملاقات و رسوائی مین گذری۔ جس وقت
ملک نصردون دوسرے دن بیدار ہوا۔ شب گذشتہ کی صحبت و فضیحت کا
اُسے خیال آیا۔ بقصد خودکشی پنہان خلوت مین گیا۔ ابو حاکم کو اُسکی ترکیب
و قصد سے آگہی ہوگئی۔ وہ بہی جنگم کو ساتہ لیکر نصردون کے عقب مین پہونچا
اور فہمایش کی۔ نصردون نے بعد نالہ و زاری کہا۔ مین اس فضیحت و رسوائی

سکا متحمل نہیں ہوسکتا - الا یہ کہ بکران شاہ کو تنبیہ کرو اور معز الدین
وجمشید ہلاک ہون - جنگم جادو نے کہا - یہ آہستگی تمہارے تمام
مطالب دلی بر آئین گے اور بکران شاہ کی زبان درازی کا تو اسی
وقت انتظام کئے دیتا ہون

جب شب ہوئی - جنگم جادو نے بکران شاہ و نصرون و ابو
حاکم و انجد بن نجدون کو بلایا - شخص نجم کو بار نہ دیا اور حالت سیاہ
مستی مین کہا - اے بادشاہ دیار بکر اپنی دختر شہرانہ اور اُسکی والدہ
دمرانہ خاتون کو بلاؤ - جس وقت بکران شاہ نے یہ جملہ سنا - غضب آلود
خنجر آبدار غلاف سے نکالکر جنگم کے سینہ مین مارا اور کہا - او بادہ گرد
شاید تو نے مجھے بھی نصرون کی مانند بے غیرت اور دیوث سمجھا ہے
کہ یہ فرمایش نامعقول کرتا ہے - جنگم جادو نے بہ آسانی بکران شاہ
کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور ایک افسون چہرہ پر پھونکا - بعد ازان
کہا - شہرانہ و دمرانہ کو جلد بلا - اب بکران شاہ نے بہ خوشی خاطر اپنی
خاتون خانہ و شہرانہ کو طلب کیا - جب وہ دونو مادر و دختر مجلس
مین آئین - جنگم جادو نے کہا - ہرگاہ شہرانہ انجد بن نجدون کی طالب
و ہم مطلوب ہے - ہم اُس سے کچھہ غرض نہیں رکھتے - بکران شاہ نے
اُس عالم بیخودی مین انجد سے شہرانہ کا نکاح کر دیا - جنگم دمرانہ کو مشق
ناشستہ کے اپنے کام مین لایا - بکران شاہ ایک نصرون کی طرح بسبب
اثر افسون دمساز جنگم کی طرح دستانئی کرتا تھا - مگر ان جب وقت تم

سحر نزاین ہو جاتا ہما دونو ایک دوسرے سے اپنی فضیحت وذلت
کی شکایت کرتے ہیے

شدہ شدہ یہ خبر لشکر اسلام مین پہونچی - ابوالحسن جوہر نے دونو
حکمائے عالیمنزلت و پادری آیڈورڈس وجملہ سرداران اسلام وسلاطین
موافق کو خیام مرنو نمات مین جمع کیا اور کہا - صاحبو - یہ کیا خبر وحشت اثر
ہے جو جنگم جادو اور شمرانہ دغاشبہ کے باب مین پہیل رہی ہے - کیا
اس خبر کو صحیح سمجھنا چاہیئے کہ لوح ہفیا جنگم جادو کے قبضہ نین آگئی ہے -
اندرین صورت صاحبقران اکبر کی زندگی مین شبہ واقع ہوتا ہے -
پادری ایڈورڈس نے کہا - اسے دولت خواہان صاحبقران اکبر مین
نے اپنے پدر مغفور کی زبانی بارہا یہ مضمون سُنا ہے کہ طلسم ہفیا کے
مرحلہ اول مین طلسم کشا پر لشکر اکثت جن وانسان دغاسے کامل واقع
ہوگی اور وہ دغا لوح طلسم کے جلنے سے عبارت ہے - لیکن فضل الٰہی
سے بہرکیف انجام بخیر ہوگا - حکیم اخشیان وحکیم ابوالمحاسن نے
متفق البیان فرمایا - ہمکو از روئے علم معلوم ہوا ہے کہ جنگم جادو کے
پاس جو شبہ لوح طلسم ہے - گو یہ ساحر باوجود حاصل ہونے لوح
کے خود کو صاحبقران کا مرد مقابل نہین سمجھتا دہ اس سبب سے معمورہ
ظاہر ہے گرنیگی - یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ صاحبقران اکبر کے اوقات
شریف [illegible] وشب عیش وعشرت مین گذرتی ہے - البتہ لوح
طلسم کے جانے سے فی الجملہ مزاج اقدس مکدر رہتا ہے - انشاء اللہ العزیز

قریب ترلوح دستیاب ہو جاتی ہے۔ بہ مدد اُس کے جملہ مراحل طلسم فتح ہونگے اور تمامیم دشمنان دین معرض قتل مین آئین گے۔ اِس گفتگو کے بعد ایک ظرف کلان پانی سے لبریز منگایا۔ حکیم ابوالمحاسن نے اُس پر چند بار ایک اسم جلیل پڑھکا اور یعقوب حرانی سے فرمایا اے مہتر شکر فیروزی اثر کے گرد بطور دایرہ آب پاشی کرو تاکہ اہل اسلام جنگم جادو کی آفات سحر سے محفوظ وامین رہین

اُدہر بارگاہ نحوست مین بکران شاہ نے ایک دن عالم بدمستی مین جنگم جادو سے بعد دعا وثنا عرض کیا۔ اے شاہ جادوان عالم دمرانہ خاتون کو تم اپنے تصرف مین لائے جو میری منکوحہ اصلی ہے اور دلجیب خاتون کو بھی لے گئے جس سے مین کمال مالوف تہا۔ اب میری تفریح وعیش وعشرت کس پہلو سے قایم ہو۔ جنگم جادو نے کہا۔ تم جمشید کو ایک رقعہ لکھو۔ امید ہے کہ میرے خوف سے بلاتوقف دلجیب خاتون کو جمشید تمہارے پاس بہیجے گا۔ بکران شاہ نے اُسی وقت رقعہ لکہا اور ایک معتبر کو نامہ داری پر مقرر کیا جمشید نے مضمون رقعہ سے بہت پیچ وتاب کہایا۔ مگر ضرار منکوس کی فہمایش سے دلجیب خاتون کو نامہ بر کے حوالہ کیا۔ جس وقت دلجیب خاتون بارگاہ مین آئی۔ جنگم جادو کو دلجیب خاتون کی صورت زیبا بہت پسند آئی اور اُسی وقت مکان خلوت مین لے گیا۔ بکران شاہ نے واہ وبیدادکی۔ جنگم جادو نے کہا۔ رنجیدہ ہونے کی بات نہین۔ آج

سے دمرانہ ودلچسپ لشکر اکٹ تمہارے اور ہمارے کام مین آئے گئے
نگمران شاہ نے اسی قدر غنیمت سمجھا

بعد رخصت کرنے دلچسپ خاتون کے فغار منکوس خونک وتہین دونو غلامون کو ساتھہ لیکر سرزدہ لشکر سے نکل گیا اور مغارات کوہ سے ایک غار عمیق مین داخل ہوا - وہان اُس نے اسماے سحر کی مشق شروع کی - یہان لشکر مین اُسکے غلام دغا نے مشہور کیا کہ حکیم طبعی بابل کی طرف گیا ہے تاکہ اکثر اعمال سحر کا نقصان رفع کرے

تیسرے روز پھر دونو حکماے والا منزلت اور یادری ایدی ور طلسم [illegible] سحر سازون کے صلاح ومشورہ کے واسطے خیام مرفوعات مین جمع ہوئے - تاکہ صاحبقران اکبر توسن شکواھم طلسمی پر سوار تشریف لایا - جبکہ مناظرین نے شادان وفرحان تعظیم دی اور جنگم جادو کے آنے اور اسکے فسادیت کی حقیقت بیان کی - صاحبقران اکبر کیفیت طلسمی کے سبب ان باتون کی طرف متوجہ نہ ہوا - اور حکیم ابو المحاسن وحکیم اخشیجان سے فرمایا - اگر تم صاحبون کی خوشی ہو [illegible] تاریخ اعظم کے پڑھنے [illegible] تمہیں [illegible] [illegible] کے پاس [illegible] صاحبقران اکبر [illegible] ابوالحسن [illegible] اخشیجان سے کہ ابوالحسن کو منتہی الخواص [illegible] فرمایا [illegible]

سلطان - یہ نصیحت ہماری یاد رکھو کہ جب تک اہالی طلسم خود صاحبقران اکبر کو لوح طلسم کے حال سے آگاہ نہ کریں - خبردار ہرگز ہرگز تم مستفسر حال نہ ہونا - دیکھتے ہو صاحبقران کی حالت کس قدر متغیر ہو رہی ہے گویا جزو انسانیت سے خارج ہو گیا ہے

فی الجملہ اس دفعہ حکیم اخشیجان نے تاریخ الاعظم کی قرات کی

داستان شاہزادہ اکلیل الملک فلک قوت رفیق شاہزادہ خورشید تاج بخش صاحبقران اعظم

ہم نے اس جلد میں بیان کیا تھا کہ شبطون بد نفس جو بصورت آرزو شعیر بسر کرتا ہے دریا کی راہ سے پیر دریائی کے پاس پہونچا اور کہا - میں خداوند اقلیا نوس کا منظور نظر ہوا ہوں اور خداوند [illegible] نکہ تو شاہسپیدن سے میری دامن بندی کر دی ہے - راوی کہتا ہے کہ پیر دریائی مجہول نے جو آرزو شعیر نقش کو بچشم خود مطیع آب [illegible] روان دیکہا اور باوجود اسکے لباس کو تر نہ پایا - یقین کیا کہ وہ خداوند کے پاس سے آیا ہے [illegible] قدرت خدا [illegible] کی اسکے [illegible] آنکہ [illegible] علی الصباح [illegible] مجلس [illegible] نمکحرام [illegible] کی غرض [illegible] شاہ [illegible]

کے واسطے آیا اور بارگاہ مین لیجاکر ایک تخت پر بٹھایا جو تخت شاہی سے بہ مراتب بہتر تہا۔ اِس سے قبل کبھی پیر دریائی دربار مین نہ آیا تہا۔ جب صحبت حرف و حکایات گرم ہوئی۔ پیر دریائی نے کہا شب گزشتہ مین نے واسطے اندفاع دشمن کے خداوند کی بارگاہ مین بصد زاری والحاح مناجات کی۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ آردشیر قعر دریا سے نکلا اور بہ لباس خشک میرے پاس بالائے قصر آیا۔ یہ امر بجز قدرت خداوندی کیا تصور کیا جاوے۔ لازم یہ ہے کہ بے عذر اُس سے ملکہ نوشابہ کا عقد کر دو۔ ارجاس نے پیر دریائی کے کلام کی تائید کی بادشاہ نے بعد تامل دراز کاؤس وزیر کے اشارہ سے آردشیر کو طلب کیا۔ وہ شیطان راندہ درگاہ یزدانی نہایت غرور و تحمل سے بارگاہ مین آیا۔ پیر دریائی نے بہت قد تعظیم دی بلکہ بادشاہ سے بھی بہ جبر تعظیم دلوائی۔ شبطون شیطان کمال نخوت سے ایک کرسی طلائی پر بیٹھ گیا۔ ملک لہراسب شاہ نے پوچھا۔ سچ کہو تم کس قدر خداوند کی عبادت و بندگی کی کہ درجہ بلند نظر یا فتگی سے معزز ہوئے۔ شبطون نے حسب مراد ایک قصہ بیان کیا۔ بادشاہ نے بدین مضمون ایک نوشتہ مہری لکھدیا کہ آردشیر عالم خدیو شاہزادہ اکلیل الملک کو قتل کرے۔ اُس وقت ہم اپنی دختر کا اس سے عقد کرینگے۔ اکثر اعیان سلطنت و اکابر لشکر نے اِس تحریر سے بیچ و تاب کہایا مگر پیر دریائی کے لحاظ سے دم نہ مار سکے۔ ارجاس نے پیر دریائی سے

سرداروں کی بدگمانی کا ذکر کیا - پیر دریائی آردشیر عملی کو گوشہ خلوت مین لے گیا اور کہا - اے نظر کردہ خداوند - بعض سرداران دربار تیرے حق مین بدگمانی کرتے ہین - اُنکی زبان کا کچھ علاج کرنا چاہیے - آردشیر نے کہا - روز فردا تمام اہل دربار کا اعتقاد درست ہوجائیگا

دوسرے دن آردشیر بے طلب دربار مین آیا - پیر دریائی بہی اُسکے ہمراہ تہا - آردشیر عملی نے اہل دربار سے کہا - مین خیال کرتا ہون کہ بعض سردارون کو میری نظر یافتگی مین شبہہ ہے اس واسطے مین اذن عام دیتا ہون کہ جن اشخاص کو شک ہو وہ میرے مقابل ہون - تمام اہل دربار سرنگون ہوگئے البتہ ایک پہلوان قوی ہیکل زور آور جسکا فرطول خوک دندان نام تہا کرسی پہ سے اُٹھا اور کہا - اے خواجہ آردشیر واقعی یہ ہے کہ مجھے تیرے بیان کا ہرگز یقین نہین آتا - آردشیر عملی نے کہا - مقابل ہو اور مین اجازت دیتا ہون کہ اول تو دس ضربت شمشیر پے در پے لگا - پہر مین ایک ضرب شمشیر تیرے سر پر لگاؤنگا - فرطول نے بقوت تمام شمشیر دودستی اُس شیطان کے سر پر لگائی - حاضرین نے دیکہا کہ فرطول کی شمشیر آردشیر کے سر کو مثل قرص ماہ چاک کرتی ہوئی گردن تک پہونچی اور گردن سے سینہ مین اور سینہ سے تا بہ کمر اور کمر سے تا بہ سرین اُتر گئی - [illegible]

بدن اس طرح باہم وصل ہوگئے کہ خط تک ظاہر نہ ہوتا تھا۔ خرطول نے دوسری ضرب ضرب اول سے قوی تر نشطون کے کمر مین لگائی وہ بھی اسی طرح کمر سے گذر گئی جس طرح نظر چشمہ ہائے عینک سے گذر جاتی ہے۔ اسی طرح دس ضربات کے عوض چالیس ضربین لگائین مگر چونکہ جسم اسکا مشعر آتش سے تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ شمشیر سطح آب مین لگتی ہے۔ جب خرطول کے ہاتھ مین شمشیر زنی کی اصلا قوت نہ رہی۔ نشطون نے ایک ضرب تیغ بے دریغ خرطول کے سر پر لگائی۔ وہ شمشیر بے پناہ برق لامع کی مانند تا بگاہ بند خوبی صاف دو لخت کر دیا۔ اس وار نے نشطون کو سجدے کیے اور اجلاس ساخت مرتبہ نشطون کی بلا گردان ہوا

حضرت ضیا مر سلطان شاہزادہ انجیل الملک ایک روز قبل ازین مسجد مین پہونچا تھا اور اس وقت وہان مین بصورت مجدل موجود تھا اس نے جو اس شمشیر کو یہان دیکھا۔ مبہوت ہوگیا۔ اور اس مشاہدہ سے تو واقعی جنون کی نوبت پہونچی کہ اس شمشیر کے جسم سے تلوار برق کی طرح گذر جاتی تھی اور کچھ اثر نہ کرتی تھی

ملاقات حضرت ضیا کی ملکہ نوشابہ پیکران سے اور حاضر ہونا بمعیت خواجہ سرایان کی شاہزادہ انجیل الملک کی خدمت مین

مہتر ضیا تیز رو آرزو شخص کے حالات مشاہدہ کرکے حیران و متعجب بازار
سے نکلا اور اس فکر مین کہ ملکہ نوشابہ کا حال و مقال دریافت کرے شہر
اور اُسکے حوالی مین سرگردانی اختیار کی - مگر تین دن تک کوئی تدبیر
مفید کارگر نہ پڑی - بوقت چہارم دریا کے کنارہ پہ پہونچا - دیکھا کہ ایک
عورت برہنہ پوش بیٹھی ہوئی زار زار روتی ہے اور دوسری عورت
ضعیفہ اسکو سمجھاتی ہے - مہتر ضیا نے ضعیفہ سے زن برہنہ پوش کی حقیقت
پوچھی - اُس نے کہا اس عورت کا نام حمیدہ شامی ہے اور مین اسکی خادمہ
ہون - تین سال ہوئے کہ اُسکے شوہر خواجہ حمید مصری نے قضا کی - ایک
فرزند ششن سالہ اور قلیل سرمایہ چھوڑا - حمیدہ نے ایک سوداگر خواجہ
جنید مصری کی ہمراہ کر اُس مرد پاک طینت کی طرف سے بہر صورت خاطر
جمع تھی واسطے تجارت کے سفر کیا - تخمینا ایک دو ماہ مین گئی اور
اجناس تجارت کا ردو بدل کیا - جب ہم اس دریا مین پہونچے اس
زن بیوہ کی کشتی نے ایک سنگ کوہ کی ایسی ضرب کھائی کہ پاش پاش
ہو گئی اور سب مال و جنس دریا مین غرق ہو گیا - الحمد للہ کہ جانین
بچ گئین - مہتر ضیا اُن عورتون کو اپنے ہمراہ شہر مین لایا اور کرایہ
کے مکان مین اوتارا کر چند توامان زر سرخ دیئے

مہتر ضیا اُن عورتون سے رخصت ہو کر شہر سے باہر نکلا اور ایک
گوشہ ویران مین بہ روغن عیاری صورت اپنی ایک نازنین چار دہ
سالہ کی شکل سے آراستہ کی اور بوقت شب حمیدہ کے پاس آیا - حمیدہ

کی خادمہ نے جسکا نام فضلانہ تہا - پوچہا - اے نازنین مہ جبین تو کون ہے
اُسنے کہا - میرا نام محوبہ ہے - اُس شخص کی کنیز ہون جو تمکو اِس مکان
مین لایا تہا - خود کسی کار ضرور کے واسطے تشریف لے گیا ہے اور محبہ کو تمہارے
حوالہ کیا ہے - چاہو - اپنی خدمت مین رکہو - چاہو - بازار مین بیچ لو لیکن
بحالت فروخت محبہ کو دختر بادشاہ کے پاس فروخت کرنا - کیونکہ تجویز
اُسکے کری اور شخص مشکل سے میری قیمت ادا کریگا جو ایک ہزار تومان
سُرخ ہے

فضلانہ نے چند عورتون سے کنیز کے فروخت کرنے کا ذکر کیا -
ایک عورت نے کہا - ریحانہ کے توسل کے بغیر یہ کام نہ ہوگا - وہ
فلان پارچہ فروش کی عورت ہے - فضلانہ ریحانہ کے مکان پر گئی
تیسرے روز ریحانہ سے ملاقات ہوئی - ریحانہ نے محوبہ کو بہمہ وجوہ پسند
کیا اور اُسی وقت زر قیمت فضلانہ کو دیدیا - دوسرے دن محوبہ کو ساتھ
لیکر محل سلطانی مین گئی اور ملکہ نوشابہ سیمتن کی نظر سے گذرانا - ملکہ
نوشابہ نے قطع نظر حسن وجمال کے اُس کنیز کو اِس قدر خوش زبان
خوش بیان پایا کہ اُسی وقت کنیزان مقرب ومخصوص مین داخل کردیا
راوی کہتا ہے - جس وقت سے لشہون شیطان نے ملک لہراسب
غضب سے اقرار نامہ مہری لکہوا لیا - ملکہ نوشابہ نے ایک تخت باغ مین
بتانا موقوف کر دیا اور اضطراب دل سے ہر وقت زہر غلط خدا سے پاک
کی درگاہ مین اور دشمن سے [illegible] کی دعا و مناجات کرتی ہے - محوبہ

نخلی نے اکثر ترکیب و قرائن سے یہ حال دریافت کرلیا کہ ملکہ نوشابہ
بہی شاہزادہ ارد شیر سے تعلق خاطر و دلبستگی کامل رکہتی ہے اور
بہرالسعبہ مین کوئی شیطان بشکل ارد شیر وارد ہوا ہے - ایکدن
ملکہ نوشابہ نے ایک آہ سرد کہینچی اور ریحانہ خاتون سے بادل
پر درد کہا - دیکہین - فلک دوار کب ہمارے حسب مراد گردش
کر دیتا ہے - محویہ نے کہا - جب مجہہ کو آزاد کرو گی - ملکہ نے متامل
ہوکر فرمایا - ہم عہد کرتے ہین کہ بفور بر آنے کام دل کے تجہہ کو آزاد
کر دین گے - محویہ نے کہا - مجہہ کو آزاد کر دو اور کامیابی کی منتظر
رہو - ملکہ نے کہا - تو خود کو اسی وقت سے آزاد سمجہہ - لیکن اسقدر
سمجہا دے کہ ہماری مراد کیا ہے - محویہ نے کہا - تم اپنے
مطلوب سے ملنا چاہتی ہو - ملکہ نے پوچہا - وہ کہان ہے - محویہ نے
کہا - تمہارا مطلوب اپنے مطلوب کے پاس ہے - ملکہ نے کہا اُسکا
مطلوب کون ہے - محویہ نے کہا اُسکا مطلوب وہ شخص ہے - کہ
تم اپنے مطلوب سے اول اُسکے دیدار فیض آثار سے مشرف ہولی تہی
ہو - ملکہ نے گہبرا کر کہا - او کنیز تو دیوانہ ہوئی ہے صاف صاف بیان
کر - کون ہے اور کیا کہتی ہے - اُسوقت مختصر حال ہنسا اور ارد شیر
کی خیر و عافیت کی خبر دی - ملکہ نوشابہ نے جو یہ سُنا کہ شاہزادہ ارد
شیر نے ایک دیو خونخوار کے پنجہ مین پڑ کر مخلصی پائی [illegible]
[illegible] ہر روز فرد بہرالسعبہ مین داخل ہونے والا ہے [illegible]

گل شگفتہ ہوئی اور اپنی کل حقیقت مہتر ضیا کو سُنائی - مہتر ضیا
دو روز اور تو شتلبہ بیمتن کے پاس ٹہرا - ملکہ نے اس طرح مہمانی کی
کہ گویا برادر حقیقی ہے اور وقت رخصت چند جواہر گرانبہا دیئے
محل شاہی سے نکلکر مہتر نے مطرب کی وضع بنائی اور ارجاس
وکیں کی مجلس مین آیا - ارجاس آردشیر عالم خدیو کی مدح وستائیش
کرتا تھا اور حاضرین مجلس تصدیق کرتے تھے - مہتر ضیا نے بعد حمد و
ثنا کہا - مجہکو عالم خدیو نے بھیجا ہے تاکہ ساقی گری کرون اور نغمہ سناؤن - ارجاس
نے اس امر کو منجملہ موہبات غیبی سمجھا - مہتر ضیا نے ہنگام گرمی مجلس
شراب مین داروئے بیہوشی ملائی - جب اہل مجلس بیہوش ہوگئے -
مہتر ضیا نے ارجاس کی ریش و بروت کی اصلاح کی اور ایک رقعہ اُس
کی گردن مین باندہ کر اسباب قیمتی چادر عیاری مین باندہا -

ارجاس کی گوشمالی کے بعد مہتر ضیا جمیلہ شامی کے مکان مین آیا اور کہا
اے خواہر عزیز - میری قیمت کا روپیہ اپنے صرف مین لاؤ - علاوہ اُس
کے ارجاس کے مال مین سے معقول رقم دی - بعد ازان براسبیہ کی
راہ لی - دو منزل راہ طے کی تہی کہ قلعہ کوہ پر سے یہ آواز آئی - اسے
مہتر ضیا تند خرام سلام علیک - مہتر نے نظر بلند کی - دیکہا کہ ایک
درخت عظیم الشان کے سایہ مین ایک شخص ہفتاد سالہ ملائک صورت
بیٹہا ہے - مہتر نے کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ اور بالائے کوہ پہونچا
وہ مرد خدا مہتر کو ایک غار عمیق مین لایا - وہان ایک گنبد رفیع الشان

سنگ رخام کا نہایت مجلی و شفاف بنا ہوا تہا - اُس مین ایک قبر تہی - پیر مرد نے فرمایا - یہ قبر صدوق عابد کی ہے جو شمعون الصفا وصی عیسی علیہ السلام کا شاگرد عالی منزلت تہا - بعد درود و فاتحہ خدا کی درگاہ مین اپنے انجاح مطالب ورواے مقاصد کے دعا مانگو

مہتر نے فاتحہ و دعا سے فارغ ہوکر اُس بزرگ سے پوچہا - حضرت کا اسم مبارک کیا ہے اور اِس تنہائی مین کس طرح بسر ہوتی ہے - اُس پیر مرد نے کہا - میرا نام نوشابہ ہے تم نے سنا ہوگا - مین حکیم افلیمون کی اولاد سے ہون - تمام عمر میری تجرد مین گذری ہے - ریحانہ کا شوہر میرا شاگرد ہے - اِس سبب سے گاہے ماہے ہر ہفتہ مین اُسکے ہان جایا کرتا تہا - جب بشارت تمہی نوشابہ سیتن کو بوقت افطار نقوش جلیلہ دیئے اور شاہزادہ اکلیل الملک کی خدمت مین جانے کو تیار تہا کہ عالم واقعہ مین تمہارے آنے سے مطلع ہوا

اِس گفتگو مین ایک کرہ اسپ دیو پیکر بری تمثال دوان وجست کنان دم برداشتہ آیا - خواجہ روشن زکی نے آواز دی - وہ حیوان مرغ دست آموز کی مانند بے تکلف خواجہ کے پاس چلا آیا - خواجہ اُسپر سوار ہوا - مہتر ضیا پیادہ با ساتہہ ہو لیا - چند روز کے بعد گہر بار مین پہونچے - شاہزادہ اکلیل الملک بارگاہ مین صندلی جہان بہلانی پر جلوس فرما تہا - مہتر ضیا قدم برداشتہ پیشتر شاہزادہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور خواجہ روشن زکی کے مقدم کی اطلاع دی - شاہزادہ

شہزادہ [illegible] تا دربارگاہ استقبال کے واسطے گیا اور خواجہ کو
کمال اعزاز و احترام سے بارگاہ میں لایا - خواجہ نے وہ کرہ کہ لب یک
ساتھی [illegible] قدر شتر بغدادی کے برابر تھا شاہزادہ کی نذر گذرانا اور کہا
یا صاحبقران جزائر اس مرکب کو بھی اپنے اقبال لازوال کی ایک علامت
تصور کیجو - ایک [illegible] اسپ کسی طرف سے اُس کوہ ویران مین آئی
جہان میرا قیام تھا اور اُس نے یہ بچہ دیا - مین نے بحکم مشیران
نجیب [illegible] کے واسطے بہزار مشکل و مشقت رام کیا

شاہزادہ [illegible] الملک نے بجز چند اشخاص مخصوص مثل ملک [illegible]
گوہر [illegible] و شاہزادہ آزاد شیر و رئیس الملک تمام اہل دربار کو رخصت
دی اور اپنی تمام حقیقت بالتصریح بیان کر کے کہا - اے حضرت بالفعل
دو الم جانگزا لاحق حال ہین یعنی صاحبقران اعظم اور ملکہ [illegible] کا درد
جدائی - خواجہ روشن زکی نے کہا - اے شاہزادہ کامگار مین نے تمہارا
احوال مستقبلہ بعلم مکاشفہ و ہم از روے علم نجوم معلوم کیا ہے کہ تم
بخیر و عافیت صاحبقران اعظم سے ملو گے بلکہ ہر ایک رفیق گمشدہ شاہزادہ
خورشید تاج بخش کی دولت قدمبوس سے بہرہ اندوز ہوگا - اسی طرح
معشوقہ سے ملنا ایک امر یقینی ہے - فی الحال یہی مصلحت ہے کہ بدولت
کامرانی مع فوج و لشکر شہر [illegible] کی طرف نہضت فرمائے - اور
[illegible] کو [illegible] شمشیر [illegible] البحر جہنم واصل کرو - بعد ازان خواجہ
[illegible] کے [illegible] کی حقیقت شاہزادہ [illegible] سے

لہراسبیہ تسلیم کوہ بیکر حاکم رُوبند تسلیم نے صف آراستہ کی۔ ملک رستم گوہر پوش اُسکو بہ مردی و مردانگی کُندسے باندھ کر لشکر اسلام مین لے آیا۔ بروقت ہدایت تسلیم کوہ بیکر اسلام سے مشرف ہوا

جس وقت صاحبقران ملک خبر اُسکے خیام لشکر قریب لہراسبیہ برپا ہوئے۔ ملک لہراسب شاہ بہ جمعیت سلاطین نامدار و ہفتمنان جنگ گذار۔ چار لاکھ و چہل ہزار سوار و پیادہ بیرون شہر خیمہ زن ہوا شاہزادہ اکلیل الملک نے ایک نامہ طویل مشعر بر ہدایت اسلام رقم کیا۔ خواجہ روشن زکی نے خدمت سفارت اپنے ذمے لی اور چار سو سوار خوش اسپ و خوش یراق کی جمعیت سے لہراسب شاہ کے در بارگاہ پر پہونچا۔ کاؤس دانشمند وزیر دروازہ پر آیا اور کمال اعزاز و احترام سے خواجہ کو بارگاہ مین لے گیا اور اونچی کرسی پر بٹھایا۔ ملک لہراسب شاہ نے فرمایا۔ اے مرد دانا تمھارا نژاد و وطن کیا ہے اور اِس جوان غریب الوطن کی رفاقت کس وجہ سے اختیار کی۔ خواجہ زکی نے کہا۔ سبب اِسکا بجز اِس غرض کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اشاعت دین اسلام مین شاہزادہ کی تا بہ مقدور اپنے اعانت کرون۔ ملک لہراسب شاہ نے کہا۔ سُنا ہے کہ کوئی نامہ بھی لائے ہو۔ خواجہ نے کہا نامہ بے نثار و تعظیم پیش نہین کر سکتا۔ ملک لہراسب شاہ نے کاؤس وزیر کے کہنے سے چند خوان زر سُرخ نامہ پر نثار کرائے

اور بہ تعظیم و تکریم نامہ لیکر کاؤس وزیر کو دیا

جس وقت لہراسپ شاہ نے مضمون نامہ سنا بعد غور و فکر کہا -
ہماری طرف سے یہ جواب لکہہ دو - ہم فلان روز فلان جلسے کہ دریا کے
وسط حقیقی مین واقع ہے خداوند کی بندگی کے لئے جائین گے - اُس
طرف سے اکلیل الملک بہی اُس مقام مین تشریف لائے اور پیر دریائی
کے مسائل سنئے اور جواب دے - معلوم ہو جائیگا کہ صحیح طریق کیا ہے
رہا یہ کہ ہم اکلیل الملک کی اطاعت قبول کرین - اسکا خواجہ آزردشیر
عالم خدیو فیصلہ کریگا - خواجہ روشن زکی جواب نامہ لیکر اپنے لشکر
مین آیا اور مضمون نامہ سنایا - شاہزادہ اکلیل الملک نے منظور کیا

روز وعدہ ملک لہراسپ شاہ مع سرداران و خلائق شہر لب دریا
آیا - پیر دریائی بادشاہ کے ساتھ کشتی مین سوار ہوا - شبطون مع شیبان
دوسری کشتی مین تہے - تمام فوج و خلائق بہی کشتیون مین سوار ہوئی - آخر
روز موعود وقت سے تسبیح تا محدود مقررہ گذشت ماہی پہ کفایت کیا - وسط
دریا مین جو مقام پرستش گاہ معین تہا وہان لہراسپ شاہ نے اپنی
کشتیون کی لنگر اندازی کرا دی - اِس طرف سے شاہزادہ اکلیل الملک
مع خواجہ روشن زکی و آزردشیر نقابدار و رستم گوہر پوش و رئیس الملک
وزیر و دیگر امرا کشتیون مین سوار ہوکر وعدہ گاہ پر پہونچا - ملک لہراسپ
شاہ بطور استقبال اپنی کشتی شاہزادہ کی کشتی تک قریب لے گیا اور دست
گرفتہ اپنی کشتی مین لایا

مردمان بحرپرست کی عبادت کا یہ قاعدہ تہا کہ چند کشتیاں مکلف و خوش قطع زنجیرہ بند کی جاتی تھین اور جس قدر ماہیان زندہ ساتہہ لاتے تھے اُنکو دریامین رہا کر دیتے تھے - پیر دریائی کی کشتی وسط مین ہوتی تھی اور چشم بند بار بار کہتا تہا - یا خداوندا وقیانوس - لبیک لبیک - جملہ خلایق کشتی نشین بہی اُسکے ساتہہ لبیک کہتے تہے یہی ہنگامہ از صبح تا شام برپا رہتا تہا - بعد ازان ہر ایک فرد بشر ایک ایک ظرف مسی مین آب دریا لے کر اپنے گہر چلا آتا تہا - اُس شب بادشاہ کے حکم سے روشنی چراغان ہوتی تہی اور ہر کوچہ و محلہ مین زنان خوانندہ ورقاصہ کے رقص و سرود کا ہنگامہ برپا رہتا تہا

جب اِس رسوم سے فارغ ہوئے - پیر دریائی نے چند خیام وسیع و رفیع نصب کرائے - اُن مین مجلس مناظرہ مقرر ہوئی - اپنے مذہب کے اصول بیان کرکے پیر دریائی نے خواجہ وسشن ذکی سے کہا - تم ہمارے اِس سوال کا کیا جواب دیتے ہو کہ ہر شے ذی روح و غیر ذی روح کی حیات و بالیدگی خاص مدد آب پر موقوف و منحصر ہے - خواجہ نے کہا - کچہہ آب باران کی خصوصیت ہے - ہر ایک عنصر کو خدا نے ممد حیات کیا ہے - مثلاً اگر پانی نباتات کو اُگاتا ہے تو مادہ روئیدگی خاک مین ہے اسی طرح باعث نشو و نما اور ذریعہ پختگی بار و ثمر آفتاب ہے - یہ کیا بیہودگی ہے کہ تم نے ایک عنصر کو خدا اور دوسرے کو پیغمبر و رسوم و چہارم کو فرشتہ جدے غضب و رحمت قرار دیا - اگر تمہاری یہ بیہودگی قبول کی

کر لی جائے تو یہ کہو کہ افلاک و کواکب کا کیا درجہ ہے آخر وہ رتبہ اعلے رکھتے ہین۔ بہیر دریائی نے کہا۔ افلاک و انجم کی بزرگی و عظمت مین خداوند نے ہمین کوئی حکم ناطق نہین بہیجا۔ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند اقیانوس کے خلاف فلک و اجرام کا کوئی اور خالق ہے۔ اس دلیل بے معنے پر خواجہ روشن ذکی نے بلند قہقہہ مارا۔ بیر دریائی نے پیچ و تاب کہا کہ کہا۔ اب زیادہ تر دلیل کرنی فعل عبث ہے۔ میدان جنگ و حرب مین حق و باطل کا حال منکشف ہو جائیگا

اس گفتگو کے بعد مجلس مناظرہ برخاست ہوئی۔ شاہزادہ فلک رفعت اپنے خیام فلک احتشام مین تشریف لے آیا حالانکہ ملک ہراسپ شاہ کی نظر مین بیر دریائی حقیر و ذلیل ہوگیا۔ لیکن خلایق شہر کے اجماع سے اس گمراہ کو سرزنش کرنا مصلحت نہ سمجھا اور بیر دریائی و نشتون بدنفس کے مشورہ سے طبل جنگ بجوایا۔ صبح کو بعد نشستہ شدی ملک ہراسپ شاہ کا ایک افسر لشکر سیفور رہین سینہ لاف زنان عرصہ کارزار مین آیا۔ لشکر اسلام سے شاریق قوی دست اسفندیار بن رستم کی اجازت سے حریف کے مقابل پہونچا۔ بعد سوال و جواب

ہر دو درابرو دان خم افگندند نیزہ در نیزہ ہم افگندند

ہر دو را آتش از سنان می جست ہر چہ آن می کشاد این می بست

جب نیزے شکل خلال اور شمشیر مثل ارہ ہوگئین باہم جنگ دست و بازو مین در آئے۔ تہیبہ شاد شاریق قوی دست نے بہ زور سینہ

و بازو و سیفور کو صدر زین سے جدا کر لیا اور دست و پا بستہ لشکر ظفر پیکر میں لے آیا - دونوں لشکروں میں طبل ہاے بازگشت بج گئے - ملک بہراسب شاہ نے کاؤس دانشمند سے کہا - اے دستور دانا - حریف کا پہلوان بہمہ جہت سیفور سے کم تہا - روز اول ہمارے ایک پہلوان نامی کا ذلیل و سلمان ہونا بدیمنی و بدشگونی میں داخل ہے

دوسرے دن شیقور ببر کلہ سیفور ہین سیفور کا برادر خورد میدان کین میں آیا اور اپنے برادر کلان سیفور سے جنگ کا خواہان ہوا - سیفور دلاور نے شیقور کے ہاتہ سے زخم کاری کہایا - مہران زرشت پنجہ نے شیقور کو قتل کیا - اسی طرح تیغور و سیطور دو پہلوانان زبردست مہران زرشت پنجہ کے ہاتہ سے جہنم واصل ہوئے چند روز کی مید اندازی میں اکثر پہلوانان بہراسبیہ قتل و گرفتار ہوئے

ارجاس سوختہ و برشتہ شبطون شیطان کے پاس پہونچا اور کہا اے عالم خدیو - اب تجہہ کو حرب و ضرب کے واسطے میدان جنگ میں جانا چاہیے - شبطون بدنفس نے کہا - او بے وقوف خداوند خداوند قیانوس نے مجہے حکم موکد دیا ہے کہ جب تک تمام سرداروں اکابر بہراسبیہ لشکر حریف سے زبون نہ ہولین - خبردار مید اندازی کا قصد نہ کرنا - ارجاس نے کہا - اے نظر کردہ خداوند اگر تجہے اس تامل و اغماض سے اپنی نام آوری و قدر افزائی منظور ہے - اس مضمون کا مہری نوشتہ تمام سرداران لشکر سے لکہوا دیتا ہون کہ ہم خواجہ آردشیر عالم خدیو سے زیادہ کسی کو

بہا دردہ دیا اور نہیں جانتے۔ شطورن نے کہا۔ جو امر تم اپنے نزدیک مصلحت سمجھو عمل میں لاؤ

ارجاس نے ایک نوشتہ لکھا اور ایک دن کہ صف آرائی موقوف تھی ملک مہراسپ شاہ کی بارگاہ میں آیا اور وہ نوشتہ پیش کیا۔ جس وقت اکابر لشکر کی نظر سے وہ نوشتہ گذرا۔ ہر ایک بحالت تغیظ و تغضب میں ایک ایک مشت سخت ارجاس نابکار کے سر پر مارا

دوسرے روز جمروق خیال کن کہ ایک پہلوان تنا ور و ہم سپہ سالار لشکر ہے اور ملک مہراسپ شاہ بعد ملک رستم و ملک مرجان شاہ وغیرہ بادشاہوں کے جمروق کی قدر و منزلت کرتا ہے نہایت شوکت و دبدبہ سے عرصہ مصاف میں آیا۔ ملک رستم گوہر پوش نے شاہزادہ سے باجازت اس کے مقابلہ کی رخصت لی۔ وہاں ان دونوں میں نیزہ وری ہوئی تا حدیکہ طرفین کے نیزے مثل خلال ہوگئے۔ ناچار شمشیر ہائے آبدار غلاف سے نکالیں اور ایک نے دوسرے کے سر و گردن پر ضربات مہلک لگائیں۔ جب جنگ شمشیر میں بھی ایک دوسرے پر غلبہ میسر نہ آیا۔ فیلان مست کی صورت باہم دست و بغل ہوگئے۔ تین روز و شب طرفین سے برابر کشش و کوشش ہوتی رہی غالب و مغلوب میں تمیز نہ ہوتی تھی۔ روز چہارم شاہزادہ الکمیں الملک معرکہ جنگ میں آیا اور بزبان شائستہ کہا۔ اے پہلوانان باغیرت و حمیت۔ صد ہزار آفرین تمہاری قوت دست و سینہ و جرأت مردانگی پر۔ بس اب

جدا ہو جاؤ - کبھی پھر اپنے فنون پہلوانی کا اظہار کرتا - یہ دونون پہلوان اس قدر سرگرم کشتی تھے کہ شاہزادہ فلک رفعت کی تمہایش خیال مین نہ لائے - تب شاہزادہ شیر بیر کی مانند قریب آیا اور دونو جوانان کشتی گیر کے کمربندون مین اپنے دونون ہاتھ بند کیے بعدازان ایک نعرہ اللہ اکبر مارا اور زور اول ہی مین طفلان بیجسالہ کی طرح ہاتھ پر علم کر لیا - بروقت اس مشاہدہ کے دونو لشکرون سے صدائے تحسین و آفرین بلند ہوئی - شاہزادہ نے دونو پہلوانون کو گرد سر ایک چرخ دیا اور آہستہ زمین پر رکھ دیا - جمروق بن کن نے بہ اخلاص و عقیدہ تمندی شاہزادہ فلک رفعت کے قدم ہمایون کو بوسہ دیا اور دست بستہ کہا - اب یہی آرزو و التجا ہے کہ اسی معرکہ سصافت مین اپنی زبان درافشان سے مجھے دین اسلام کی تلقین فرماؤ - صاحبقران ملک جزائر نے جمروق نامور کی پشت پر دست شفقت و رحمت رکھا اور کلمہ عیسائی تعلیم فرمایا

ملک لہراسب شاہ نے شاہزادہ کے زور دست و بازو کی تعریف کی اور دونون سپاہ سالار کے رنج مین صف آرائی نہ کی - روز سویم جمروق کا برادر حقیقی حمروق نیل نزد رحرگاہ مین آیا - نقابدار سرخپوش بیٹے شاہزادہ آردشیر اسکو باندھ لایا - وہ بھی دایرہ اسلام مین داخل ہوا - ابعماد شیرند نو فرشان شہنیستانی ملک رستم گبر پلیش کے ہاتھ سے مجروح ہوتے - غرضیکہ ایک ہفتہ کی صف آرائی

مین جملہ پہلوانان ہزاسپیہ مطیع اسلام ہوئے یا معرض ہلاکت مین آئے
اُس وقت ملک ہزاسپ شاہ نے مرجان شاہ و قلزم شاہ و عنبر شاہ
دکاؤس وزیر کو خلوت مین بلوایا اور فرمایا - صاحبو تم نے اِس معرکہ آرائی
ہرروزہ کا تماشا دیکھا - تمام صندلیان و کرسیان خالی ہوگئین - یہ
نظر کردہ خداوند آردشیر کس دن کام آئیگا - بادشاہان مذکورہ نے
متفق اللفظ کہا - خواجہ آردشیر کے معاملہ مین ہمارا کچھ دخل نہین
اُسکو خود میدان کا قصد کرنا مناسب تھا - وہ از خود نہین گیا تو بیر
دریائی اُسکو تحریک کرے یا حضور اشارہ فرمائین - البتہ ہم حاضر ہین
لیکن بجز اِسکے کہ قتل ہون یا اسیر ہون کچھ نتیجہ مترتب نہین ہونے کا
اِسی گفتگو مین شبطران بد لقب بارگاہ مین آیا - کاؤس وزیر نے بزبان
شائستہ شہنشاہ کے طبل جنگ کا ذکر کیا - اُسنے کہا - اگر شاہان ثلثہ وپہلوان
باقی ہمسے غالب ہونے کا اقرار کرین - مین حریف سے جنگ کرونگا -
بادشاہون نے کہا جسوقت تک تم اُسپر غالب آئیگا - تم ہمکو
تمام عالم پر غالب سمجھینگے - آردشیر جبلی نے کہا - بہت خوب -
آج کی شب میرے ہی نام طبل جنگ بجوائو

دوسرے دن بعد آراستگی صفوف شبطران شیطان میدان مین
آیا اور بآواز بلند کہا - اے لشکر اسلام جو مرد شمشیر بازی کا دعوٰی
رکھتا ہو مردانہ وار مقابلہ کے لئے آئے - لشکر اسلام سے سہیم بن
سہیم کا وقت ترنگاہ مین آیا اور اُس مردانہ نے حریف کے روکیہ کر

شام کے وقت ارجاسپ نے طبل بازگشت بجوایا۔ لشکر خندان و فرحان بارگاہ میں آیا۔ ملک لہراسپ شاہ نے چند خوان زر سپید اُس شیطان کے سر پر سے نثار کرائے اور اُسکے ضرب دست کی حد سے زیادہ صفت و ثنا کی۔ اِدہر شاہزادہ اکلیل الملک بارگاہ رخصت پناہ میں تشریف لایا اور خلوت میں روشن زنگی سے فرمایا۔ یا خواجہ بزرگ سہم کاوت کے دس فرزندوں کا ایک دن میں قتل ہونا دل پر کمال شاق گذرا۔ کل ہم خود میدان میں جائینگے۔ خواجہ نے کہا۔ میں از روئے بشارت غیب عرض کرتا ہوں کہ جب تک چالیس جوان اس شیطان انسان صورت کے ہاتھ سے قتل نہ ہوں۔ زنہار آپ میدان داری کا قصد نہ فرمائیں۔ اِس سہم کاوت کے چالیس فرزند ہیں میں کہتا ہوں کہ سہم کاوت مع اپنے انتالیس بیٹوں کے شہید ہوگا۔ اِن شہیدوں کے مزاروں پر ایک مقبرہ رفیع الشان بنایا جائیگا۔ خلائق میں اُس مقبرہ کا نام گنبد آل سہم مشہور ہوگا۔ وہ مقبرہ مردمان جزائر کا مطاف ہوگا۔ اکثر مردمان مراد مند دور دراز سے زیارت کے واسطے آئینگے اور اپنے مقاصد دلی سے فیض اندوز ہونگے

چار روز کی میدان داری میں سہم مومن کے سی و نہ فرزند کامگار بخت بلند مدارج عملیائے شہادت سے سرافراز ہوئے۔ روز پنجم نقارہ بردار سرخروش و ملک رستم گہر باری و جمہور قیس کین اکثر جوانان رستم تزان نے معرکہ میں جانے کا عزم کیا۔ اِدہر سہم کاوت دلاور نے

کسی جوان نامدار کو حریف کے مقابل جانے نہ دیا۔ اور کہا تا دقیقہ مجھ پیر ضعیف کے قالب مین جان باقی ہے کسی پہلوان یاسر دار کے جانے کا روادار نہین ہونے کا۔ کاوت کے فرزند جہلم سلیم نوجوان نے کہا اول مجھے برادران شہید کی خدمت مین پہونچا دو۔ پہر اپنی ذات کا اختیار رکہتے ہو۔ سہیم نے کہا۔ اگر تو بہی برادران شہید کا شریک حال ہوگا۔ میری قطع نسل ہو جائیگی۔ فی الجملہ سہیم کاوت نے بہ ہزار منت و اصرار شاہزادہ فلک رفعت سے رخصت میدان حاصل کی۔ اور باوجود سن ہشتاد سالگی شیر غران کی مانند حریف کے مقابل پہونچا اور بعد رجز خوانی بنطون بدنفس کے مرکب خرس ہیکر کو اپنے مرکب کی ایسی لگا دری کہ بس پامال کر دیا۔ آر دشیر جبلی نے سہم سے بہی حسب قاعدہ بیشدستی پر اصرار کیا۔ سہم دلاور نے ایک ایسی ضرب شدید بنطون کے سر پر لگائی کہ وہ شیطان مع مرکب بالمناصفہ چار حصے ہوگیا۔ راکب و مرکب دونون زمین معرکہ پر آگرے مگر اُس شیطان رجیم کے دونو پارچہ ہائے جسد پہر باہم وصل ہوگئے اور دوسرے مرکب پر سوار ہوکر مقابل ہوا۔ سہیم نامدار دوسری ضرب لگایا چاہتا تہا۔ بنطون نے فرصت نہ دی اور بقوت تمامتر خود ضرب شمشیر سہیم کے سر پر لگائی۔ سہیم نے سپر فولادی شمشیر حریف کی پناہ کی اور بہ چالاک دستی ضرب دوئم بنطون کی کمر مین لگائی۔ تیغ کمر سے گذر گئی لیکن فوراً تنہ بہ تنہ باہم وصل ہوگئے۔ قصہ کوتاہ بنطون

اپنی اصلیت کے سبب سے نہ مرا اور سہم کمال فن کے باعث اُسکی ہر ضرب سے محفوظ رہا - جس وقت آفتاب قریب غروب ہو پہنچا - حوران فردوس خیل خیل سہم موحد کی نظر مین جلوہ گر ہوئین اور کہا ہم تیری پیشوائی کے لئے آئی ہین - سہم کا وت حوران بہشت سے کچھہ پوچھا جاتا تھا کہ شبطون نے بہ چالاک دستی سہم کے سر پر تلوار ایسی کرجستہ ک زدن مین گردن تلک پہونچ گئی - سہم پاک دین نے اُسی عالم مین بآواز بلند کلمہ طیبہ پڑہا اور اُسکے مرغ روح نے بہ بال شہادت باغ جنان کو پرواز کی ۔

بعد شہید ہونے سہم کاوت کے ارجاس لعین نے حالت خوشی و انبساط مین ایک چرخ مارا - بعد ازان لشکر ہراسپیہ مین طبل بازگشت بجوادیا - ملک ہراسپ شاہ خاموش و متحیر جنگ گاہ سے بارگاہ مین آیا - جب باہم گرم صحبت ہوئے - ارجاس رئیس نے ملک ہراسپ شاہ سے عرض کیا - اے شہنشاہ آفاق - میرے نزدیک آجکی شب حضور انگشتری دامادی خواجہ آردشیر عالم خدیو کی انگشت مین پہنا دین ملک ہراسپ شاہ نے بہ نگاہ قہر و غضب ارجاس کر دیکہا اور فرمایا او نالائق کور چشم - یہ چالیس آدمی ملک رستم گوہر پوش کے سرداران ریزہ مین سے تہے - لشکر اسلام مین حد شمار سے زیادہ پہلوانان مبین و بہادران شمشیر زن موجود ہین اور تمام امور موقوف ہین شاہزادہ انکلیس الملک کی حیات و ممات پر - خبردار - پہر ایسا کلمہ نہ کہنا ورنہ سر دار

کفش‌کاری کرواؤنگا - بشلون نے کہا - جوہر وہیر آج میرے ہاتھہ سے قتل ہوا ہے - یقین کرتا ہون کہ ایسا بہادر شمشیرزن تمام لشکر اسلام مین کوئی جوان نہ ہوگا - مگر یہ امر واقع ہے - سر اکلیل الملک اصل کا ہے بس مین کل اُسی کو طلب کرونگا

جواسیس نے اِس صحبت کا حال شاہزادہ کی خدمت مین بیان کیا شاہزادہ فلک رفعت سہم کاوت اور اُسکے فرزندون کے غم مین بار بار چشم پرآب ہوتا تہا - خواجہ روشن رائی نے اول ساعت سعید دیکھی - بعد ازان کہا - یا صاحبقران ملک جزایر کل حضور اُس شیطان کی طلب پر بے تامل عرصہ مصاف مین تشریف لیجائین - مگر مصلحت وقت یہ ہے کہ اسی وقت شب مین نقابدار سرخیوش کو ملک لہراسب شاہ کی خدمت مین بھیجین

نقابدار سرخیوش ایک مرکب صبا وش پر سوار ہوا اور تن تنہا ملک لہراسب شاہ کے در بارگاہ پر پہونچا - شہنشاہ نے اندر بلوالیا اور سامان مے کشی طلب کیا - جب اہل صحبت کا دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا - ملک لہراسب شاہ نے نقابدار سے باعث تکلیف پوچہا نقابدار سرخیوش نے کہا - یا سلطان ذی شان - صاحبقران ملک جزایر نے میرے ہاتہہ حضور کو جب پیام بھیجے ہین مگر شرط یہ ہے کہ بجز ذات عالی و شاہان تلثہ و کاؤس دانشمند وزیر کوئی سردار واقف نہ ہو - ملک لہراسب شاہ نے اُسی وقت جملہ حاضرین کو

سوائے اشخاص مذکورہ کے رخصت کیا - شاہزادہ نقابدار نے کہا - اے بادشاہ جم جاہ - شاہزادہ فلک رفعت نے بعد سلام شوق فرمایا ہے - ہمنے سُنا ہے کہ کل وہ گمراہ کنندہ عالم جسکو تم اردشیر سمجھے ہوئے ہو ہمکو اپنے مقابلہ کے لئے بلائے گا - اگر ہم نے اُسکے جسم پر شمشیر کارگر نہ ہونے کا طلسم باطل کردیا تو پھر تمہارا کیا قصد ہے ظاہر ہے کہ مجلس مناظرہ مین پھر دریائی طریق بحر پرستی کا اثبات نہ کرسکا اور بند ہوکر کہا - عالم خدیو اس معاملہ کو یکسو کریگا - ملک لہراسب شاہ نے کہا - واقعی یہ ہے کہ ہمارا ارادہ یہی نظر کردہ خداوند کی ضرب وحرب پر ہے - بعد انفصال اِس ہنگامہ عظیم کے جو امر اپنے حق مین بہتر و مناسب سمجھین گے عمل مین لائین گے - شاہزادہ اردشیر نے کہا - مین اب رخصت ہوتا ہون - اُسی وقت شاہزادہ اردشیر نے اپنے چہرہ پر سے پردہ نقاب بلند کردیا اور ایک لمحہ کے بعد دستور نقاب انداختہ بارگاہ سے نکل آیا

ملک لہراسب شاہ نے کاؤس دانشمند سے کہا - یہ کیا امر تازہ نظر سے گذرا - اگر یہ جوان نقابدار اردشیر اصل ہے پھر پھر دریائی کا پیش کردہ اردشیر کوئی شعبدہ باز ہے - کاؤس نے کہا - یہ عقدہ بھی اکلیل الملک ہی حل کریگا - اِس خیال زہرہ حیرت مین تمام شب ملک لہراسب شاہ کی آنکھ نہ لگی کاؤس دانشمند اور مرجان شاہ و جمرہ شاہان ثلثہ کی رات بھی اِس خیال و ملال مین

آنکہون مین گئی

دوسرے دن ابد تو یہ صفوف شطون شیطان نہائیت شان و شوکت سے میدان کین مین آیا اور حلق دریدہ پکارا۔ او اکلیل الملک بیست ہمت بلند دعوی۔ اگر کچہہ حوصلہ مردانگی رکہتا ہے بذات خود میدان کین مین آ۔ تا کجا جان اپنی میرے ہاتہہ سے بچائے گا۔ بر وقت اِس فریاد کے شاہزادہ رستم توان پشت مرکب سے اتر آ اور مرکب دیو نژاد کا جو خواجہ روشن زکی نے نذر کیا تہا اور جسکو شاہزادہ نے فلک سیر خطاب دیا تہا ساز و سامان دیکہا اور بہ پابندی قاعدہ اسفندیار بن رستم سے اجازت میدان حاصل کی۔ بعد از ان اِس شوکت رستمانہ و صلابت تہمتنانہ مرکب برق جولان کرکا وہ دیتا ہوا عرصہ کارزار مین پہونچا کرگا و زمین کے دل پر صدمہ پہونچتا تہا۔ ملک رستم و شاہزادہ آردشیر و جمرد ق نیل کن وغیرہ نامداران لشکر تا سر میدان جلو مین آئے۔ شاہزادہ نے اُنکو رخصت دی اور یہ اشعار بطور رجز پڑہے

منم اکلیل ملک آن شہسوار عرصہ میدان ۔ کہ چون آرم سمند جرات و اقبال در جولان
ز شمشیرم بخوان آو شود میدان ہمہ رنگین ۔ عدو گردد فنا الملل باشد بہ بود رنگ جن شیطان

پس از رجز خوانی شطون بد نفس کے مرکب خرس صورت کو اپنے مرکب دیو پیکر کی ایسی لگاد دی۔ قریب تہا کہ راکب و مرکب دونو خاک معرکہ مین مل جائین۔ اِس لگاد کے صدمہ سے شطون ایسا پراگندہ حواس ہوا کہ جسم اُس نابکار کا مثل بید کانپنے لگا۔ اُسکی خواہر شیطلہ جنیہ

نے جو بشکل غملیو از برادہ بدگہر کے سر پر سایہ افگن تہی بزبان شیطانی کہا۔ باستقلال مزاج وقائمی حواس رو مقابل سے تیغ بازی کر۔ بشطون خواہر خبیثہ کی پشت گرمی سے شاہزادہ کے مقابل آیا اور کہا۔ مین تیری ضرب دست کا مشتاق ہون۔ شاہزادہ نے فرمایا۔ مردان خدا پرست باغیرت حریف پر پیش دستی نہین کرتے۔ بشطون نے کہا تو نے میری ضرب دست دبرش شمشیر کا بچشم خود جلوہ دیکھ لیا۔ پہرا اول مجہ سے حرب کا طالب ہوتا ہے۔ شاہزادہ نے فرمایا۔ اِس گفتگوے سمع خراش سے کیا حاصل۔ مگر "تاگبردید" بشطون نے شمشیر غلاف سے نکالی اور بقوت تمامتر شاہزادہ کے سر پر لگائی۔ الکلیس الملک نے اوس مبارزت اس چالاکی وترکیب سے وہ ضرب سخت دفع کی کہ خود سلامت رہا اور بشطون کے قاش زین پہ لگی۔ اُسی گرمی دست مین بشطون نے دوسری ضرب ضرب اول سے قوی تر لگائی۔ اِس دفعہ اُس نامدار نے سپر فولادی پہ دفع کر دی۔ بشطون نے کہا آفرین عجب مرد مردانہ ہے۔ خیر اب تو میرے جسم فولادی پہ اپنی شمشیر کی برش کا امتحان کر۔

راوی کہتا ہے کہ برق البحر شمشیر طلسمی کی خاصیت ہے کہ جس وقت بقصد ہلاکت کسی جن یا شیطان کے وہ شمشیر غلاف سے نکالی جاتی ہے اُسکی چمک مثل برق درخشان حریف کی آنکہین خیرہ کر دیتی ہے اور اُسکو تبدیل ہیئت یا گریز کی قدرت نہین رہتی۔ چنانچہ جس وقت شاہزادہ

فلک رفعت نے شمشیر مذکور نکالی - اُسکی شعاع نے مثل دایرہ تمام میدان حرب کا احاطہ کر لیا - حالانکہ شیطلہ جنیہ بصورت غلیواز اوج ہوا پر قایم تہی لیکن شمشیر طلسم کی شعاع اُسکے گرد بہی محیط ہو گئی - اس اسرار سے بشطون اور شیطلہ کے طایر ہوش نے قفس دماغ سے پرواز کی - ہر چند ارادہ کرتے تہے کہ اپنے نوع مین داخل ہو کر گریز کر جائین مگر ممکن نہ ہوا

جب بشطون نے کوئی صورت نجات نہ دیکہی - دوان دختران ملک بہراسپ شاہ کے پاس پہونچا - غلیواز بہی عالم پروازمین وہین پہونچی - وہ دایرہ درخشان بدستور ان لعینون کے گرد وپیش محیط ہو رہا تہا - شاہزادہ نامدار بہی شہباز بلند پرواز کی مانند وہان تشریف لایا اور بے تامل ایک ضرب شمشیر برق التہاب اُس شیطان رجیم کے سر پر لگائی - بشطون نے ایک حالت بدحواسی مین سپر کی پناہ کی - لیکن وہ شمشیر پارہ برق طرفۃ العین مین مرکب کہنہ لنگ کے زیر تنگ نمایان ہوئی - راکب ومرکب عدل بے تفاوت چار پرکالہ ہو گئے - اُس وقت ایسا طوفان سیاہ برپا ہوا کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تہا

جس وقت ظلمت طوفان رفع ہوئی - حاضرین معرکہ نے دیکہا کہ ایک مرد خرس صورت دراز دندان از سر تا پا بہ پشم سیاہ مطلق نیم سوختہ افتادہ ہے - ریش نیگون اُسکی بہ قدرت الہی سے آتش غیب مین نہ جلی تہی - ناگاہ اوج ہوا سے یہ آواز آئی - اے جوان والا شان

مین بہت خوش ہون کہ میرا یہ ادر شریر النفس شیطون قتل ہوا۔ کہ مجھے
اپنا سر تصدق و آزاد کردے۔ شاہزادہ نے ایک اسم بزرگ شمشیر
پہ پہونکا جو خواجہ روشن زکی نے تسلیم کیا تہا اور شمشیر غلیواز کو دکہائی۔
غلیواز ہر وقت دیکہنے آب شمشیر کے پارچہ سنگ کی صورت غلطک
زنان زمین پہ گری شاہزادہ نے غلیواز کو رشتہ کمند سے باندہا اور
دوسرا اسم دم کرکے اُسکو شاہزادہ اردشیر کے سپرد کیا۔ بعد ازان
شمشیر غلاف کرلی۔ بروقت غلاف ہونے شمشیر طلسم۔ کے تمام وخاص
نے یہ تماشا دیکہا کہ وہ غلیواز ایک زن سیاہ رو زرد ہو کر بد منظر کی
صورت ہوگئی۔ ملک ہراسپ شاہ اب سمجہا کہ کسی شیطان رجین نے
اُسکے دربار مین دام تذویر پہیلا تہا۔ پس بہ جمعیت مرجان شاہ و عنبر شاہ
و قلزم شاہ و کاؤس دانشمند و دیگر ارکان سلطنت اس قصد سے پیش
آیا کہ شاہزادہ فلک رفعت کی رکاب کو بوسہ دے۔ اگرچہ ملک ہراسپ
شاہ ایک بادشاہ والا جاہ ہے۔ شاہزادہ کلیس الملک تعظیماً پشت
مرکب سے اُترا اور بہ فروتنی تمام بغلگیر ہوا۔ مرجان شاہ وغیرہ بادشاہ
و امرا نوبت بہ نوبت ملازمت سے مشرف ہوئے۔ شاہزادہ نے
اُسی میدان مصاف مین بادشاہ زنگبار کو کلمہ عیسوی پڑہایا۔ ملک
ہراسپ شاہ بحشم و جلوس لاکلام نوبت نواز ان صاحبقران ملک
جبزایر کو شہر ہراسپیہ مین لایا۔ اب ہم ہیر صاحبقران اصغر کا
احوال بیان کرتے ہین

مرات القلاع کی سیر سے فارغ ہو کر پہونچنا صاحبقران اصغر کا شہر نیلی حصار مین اور فتح کرنا بہیر القمر کا

اول یہ داستان اِس مقام تک گذارش ہوئی ہے کہ صاحبقران
بازغہ کے اشارہ سے مرات القلاع کی سیر مین مشغول ہوا۔ راوی
کہتا ہے کہ قلعہ مرات القلاع کے باتین دلکشا وسیع الفضا مین منعقد
وجہل مقامات عالی ہین اور ہر مقام مین منتصدوجہل پریزادان شعلہ رو
و شمع رخسار بنا بے طلسم کے وقت سے مقرر و مامور ہوتی آئی ہین۔
ہر گروہ کی ایک نازنین ناہید طلعت سردار ہے۔ سردارون کے
نام زہرہ طلعت و ماہ طلعت و خورشید طلعت و مشتری طلعت و
ناہید طلعت وغیرہ ہین۔ ان سب نے متفق اللفظ عرض کیا کہ حضور
ہر ایک مقام مین ایک ایک شب رونق افزا ہون تاکہ جملہ مشتاقان
وصال اپنی اپنی مراد کو پہونچین۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا۔ مجبور
ہون کہ اِس وقت اکثر کارہاے سخت و دشوار لاحق حال ہین۔
کبھی بوقت فرصت تمہاری آرزو پوری کی جائیگی۔ زہرہ طلعت وغیرہ
نے کہا۔ خدا جانے تا وقت معاودت حضور یہ مقامات دلکشا فرحت افزا

اسی رونق و زینت سے رہین یا نہ رہین - ظاہر ہے کہ قبل از فتح طلسم ارببہ ہر گوشہ باغ مین نازنینان خورشید لقا و پریزادان گلعذار کا کس قدر جوش و خروش تہا - اب وہان ایک پریزاد کی صورت نظر نہین آتی - گویا محلہ خموشان کا حکم رکہتا ہے - جب اُن پریزادون کی منت و سماجت کا درجہ حد سے بڑہ گذرا - صاحبقران اصغر نے خفران زاہد کے کاغذ کو دیکہا اور ایک ایک شب ہر ایک مقام مین صحبت ناز و نیاز گرم کی

جس وقت عیش و عشرت سے فارغ ہوا اُس حوض کے کنارہ پر آیا جہان بازغہ مہرافزا مقیم تہی - بازغہ نے صاحبقران فلک قدر کی سر و قد تعظیم دی اور بہ سبب تبسم ریز کہا - اے جوان مرد عزیز آفرین - ان مقامات مین بہی اپنے افعال بیہودہ سے باز نہ آیا صاحبقران اصغر نے فرمایا - ایک دن اسی طرح تمہارا بہی مہمان ہوونگا اور تمہاری خاطر بہی ہمارے لطف صحبت سے محروم نہ رہے گی - بازغہ مہرافزا خندہ زنان ایک کشتی مین سوار ہوئی اور صاحبقران اصغر کو بہی اپنے ساتہہ سوار کیا - جس وقت کشتی وسط حوض مین پہونچی - بدستور گذشتہ غرق ہوگئی

چند لمحہ صاحبقران اصغر کے ہوش بجا نہ رہے - جب آنکہہ کہلی - اپنے کو ایک شہر وسیع کے دروازہ پر دیکہا اور بازغہ مہرافزا کو موجود نہ پایا - بیشتر زن و مرد خوش صورت خوش پوشاک

بشکل انسانی شہر کے گرد و پیش ہر ایک کار و تردد مین معروف و سرگرم تہے - صاحبقران اصغر نے ایک گوشہ مین کاغذ رہنمائے طریق دیکہا - اُس مین فقط یہ عبارت لکہی تہی کہ جس حیلہ و بہانہ ممکن ہو اپنی حیرانی و پریشان حالی کی حکائیت اِس شہر کے بادشاہ کے کان تک پہونچاؤ

اِس عبارت مختصر کے دیکہنے سے صاحبقران اصغر کو زیادہ تر فکر و تشویش لاحق ہوئی - مگر چار و ناچار شہر مین تشریف لایا - شہر کو آباد و نامور اور بازار و کوچہ مصفا و پاکیزہ دیکہا - اہل شہر حسین و وضع دار ہونے کے علاوہ ہر ایک کے بشرہ و قیافہ سے تمکین و وقار پیدا تہا - صاحبقران اصغر بنظر اجمالی شہر کا سیر و تماشا دیکہتا ہوا ایک تاجر عمدہ کی دوکان کے مقابل پہونچا - صاحبقران اصغر نے دل مین کہا - حسب صورت و وضع یہ سوداگر مرد آدمی معلوم ہوتا ہے - بہرحال اِس سے ملکہ بازغہ کے پاس پہونچنے کا طریق دریافت کرنا چاہئیے - آخر قدم برداشتہ دوکان پر گیا اور بطریق اہل اسلام سلام کیا - سوداگر نے سلام کا جواب دیا - مگر یہ نہ پوچہا کہ کون ہو اور کہان سے آئے ہو ناچار بطور خود ایک کُرسی خالی پر بیٹہہ گیا اور پوچہا - اے خواجہ محتشم - تمہارا اسم گرامی کیا ہے - اُس نے بہ کم توجہی کہا - عبد اللہ - پہر پوچہا - خواجہ صاحب تمہارے پدر بزرگوار کا نام کیا ہے - سوداگر نے کہا - اے عزیز - تجہے ہمارے نام و نسب کو دریافت کرنے اور تفحص اوقات

ہونے سے کیا حاصل - اِس دفعہ صاحبقران اصغر کو نہایت غصہ آیا اور فرمایا - او شخص - بدمزہ ہونے کے کیا معنے - ہرگاہ تجھے بشکل اہل اسلام دیکھا - استفسار حال کیا - تو عجب نا معقول شخص ہے کہ احوال دریافت کرنے سے ناراض ہوتا ہے - سوداگر کے ایک غلام نے کہا - او جوان بیہودہ گو اپنی زبان کو لگام دے - ہمارے آقا کی شان کو دیکھ اور اپنی گفتگوئے نامعقول دیکھ - صاحبقران اصغر نے اُس غلام کے کلہ پہ اِس زور سے تپانچہ مارا کہ جوئے خون مونہہ سے جاری ہوگیا

اِس حیص بیص میں ایک مرد پیر سپید ریش ردا بر دوش عصا در دست ایک طرف سے وہان آیا اور اُس نے صاحبقران سے کہا - اے جوان - عجب صورت وقیافہ ایک انسان شائستہ وقدردان معلوم ہوتا ہے - پر حیف کی بات ہے کہ اِس غلام بیچارہ کو تپانچہ مارا - محض بطریق قدرناشناسی کے سبب تجھ سے کسی نے اِس حرکت بیہودہ کا انتقام نہ لیا - صاحبقران اصغر نے فرمایا - تمہارے اہل شہر کیسے مقلد اسلام ہیں کہ مسافر سے بجائے تواضع بدکج اخلاقی وبدخوئی پیش آتے ہیں - میں ایک امر خاص کے استفسار کے واسطے اِس تاجر کی دوکان پر آیا - اُس نے یہ بھی نہ پوچھا کہ کون بلا ہے - ناچار میں نے کلام وکلام میں سبقت کی - اُس نے بہ ترش زبانی وخم روئی جواب دیا - خیر یہ بات یہ غلام ہر مقام کا خل در معقولات

ترکیب ہوا- پیر مرد نے کہا- اے جوانمرد- آفریدگار عالم نے ہر انسان کو وضع جداگانہ و طبع مختلف عطا فرمائی ہے- اِس شہر کی مخلوق کمتر ہر ایک سے آشنا ہوتی ہے- خیر گذشتہ را صلوۃ- اِس غلام تیا نجیہ خوردہ سے اپنی خطا کا عذر کرو اور میرے ہمراہ چلو- مین تمہارے استفسار کا جواب دونگا- صاحبقران اصغر نے ایک یاقوت گرانبہا جیب سے نکالکر اُس غلام کو دیا- غلام نے نہ لیا اور کہا ایسے کم قیمت سنگریزے اپنے آقا کی بدولت بیشتر میرے پاس موجود ہین- ہر چند صاحبقران نے سماجت کی- غلام نے یاقوت نہ لیا

صاحبقران حیران و پریشان اُس پیر مرد کے ہمراہ ہو لیا- پیر مرد صاحبقران کو ایک مکان مکلف مین لایا- اور مطلب دریافت کیا صاحبقران نے فرمایا- بفضل الہی سے مین نے تمام مرحلات طلسم فتح کئے- فقط مرحلہ آخر باقی رہا ہے- مجھکو ملکہ بازغہ مہرافزا اپنے ساتھہ لائی تھی- خدا جانے وہ نازنین کہان گم ہوگئی- اب اُس سے ملاقات کیا چاہتا ہون- پیر مرد نے بعد استماع حال آسمان کی طرف دیکھا اور خوب ہنسا- بعد ازان کہا- یہ نقل ہم سنتے تھے کہ بیشتر آدمی صاحب زور قوت عقل و فہم سے بہرہ نہین رکھتے- الحق کہ آج بچشم خود دیکھا تمہاری مردانگی و زورآوری کا حال اُس غلام بے گناہ کی کلہ شکنی سے دریافت ہوا اور جسمز و عقل و فہم اِس تقریر لایعنی سے ظاہر ہوتی ہے- تم نے طلسمات فتح کئے ہونگے- گر جو شئے نہ دیکھی ہو اُسکا کسطرح

باور کیا جائے - اسی طرح بادشاہ کو کیا ضرورت لاحق حال ہو ئی تہی کہ تمکو ہمراہ لایا اور عجب تر یہ ہے کہ بادشاہ گم ہوگیا - صاحبقران اصغر نے فرمایا - او کج فہم - ہمارے روبرو سے دفع ہو - ورنہ اُس غلام سے بدتر حال کرونگا - پیرمرد نے ایک حالت غضب مین اپنے کلہ پہ تپانچہ مارا اور دست بہ دامن زدہ چلا گیا

صاحبقران اصغر اُس مکان سے باہر نکلا - اور شہر مین ہر طرف سرگردان و آوارہ پہرتا رہا - جب گرسنگی سے ہلاکت کی نوبت پہونچی - ایک نان پز کی دوکان پر گیا اور ایک دینار دیکر کہا - نان و یخنی ہمین دیدے - نان پز نے وہ دینار بہ تحور تمام دیکہکر پہر صاحبقران کو دیدیا - اور کہا - اس دینار کا ہمارے شہر مین رواج نہین ہے اور بدتر از خرمہرہ جانتے ہین - ہان ایسے دینار کا چلن ہے جو مین دکہاتا ہون - صاحبقران اصغر نے نان پز کے ہاتہ سے دینار لے لیا اور دیکہا اُس پہ سکہ شعشعہ جہان افروز کے نام کا سکہ تہا - اور ہر ایک مین لال بدخشانی کو خجل کرتا تہا - فی الحقیقت اُس دینار صیقل کے روبرو صاحبقران اصغر کا دینار بدتر از سفال معلوم ہوتا تہا - ناچار نان پز سے فرمایا - اے عزیز مین مسافر تازہ وارد ہون - میرے پاس ایسے ہی چند دینار ہین - البتہ جواہر گران قیمت کثرت سے ہین - اگر کہے کوئی جواہر دون - نان پز نے کہا - جواہر ہی گرہ مین باندہ رکہو - اس شہر مین سنگ خارے سے زیادہ تر ارزان و کم قدر ہے - ہان اگر اسی سکہ کا

دینار موجود ہو - کہا - ورنہ اپنی راہ لو میری اوقات ضایع نہ کرو صاحبقران
اصغر نے فرمایا ہمارا جواہر بطریق امانت اپنے پاس رکھ لے - اور کوئی چیز
کہانے کی دے - جس وقت ہم بادشاہ شہر سے ملین گے - تیرا زر قیمت
بھیج کر اپنا جواہر منگالین گے - اِس دفعہ نان پز ہنسا اور کہا - فی الواقع

شتر در خواب بیند پنبہ دانہ

آپ باین بے برگی و بے نوائی بادشاہ شہر سے ضرور ملین گے اور میری
قیمت عطا فرمائین گے - صاحبقران اصغر کو اب غصہ نے مجنون کر دیا -
اور ایک تپانچہ قوی نان پز کے کلہ پر گذرانا - نان پز نے بے تحاشا شور و
غل مچایا - تمام نان پز جمع ہو گئے - اور اُنہون نے بآواز بلند داد و
بیداد شروع کی - ہمین اشتداد ہنگامہ مین وہی پیر مرد دراز ریش رد ا
پوش وہان آیا اور کہا - اے جوان - باوجود دعوی خدا پرستی ظلم شعار مردم
آزار ہونا کمال افسوس کی بات ہے - صاحبقران اصغر نے اپنے اور
نان پز کے باہم سوال و جواب اور رد و قدح کی حقیقت بیان کی - پیر مرد
نے کہا ان حرکات بیہودہ اور افعال مجنونانہ سے ایک پارچہ نان بہی میسر
نہین آنے کا اگر سکہ رایج الوقت موجود نہین مزدوری کرو - شفقت و
ہمیشہ معیوب نہین ہے - صاحبقران اصغر نے فرمایا خیر اجا سنے
مزدوری کس شے سے عبارت ہے - پیر مرد نے کہا - بندہ نوازا چالی کیجئے
صاحبقران نے فرمایا - ہمارے خاندان میں کسی نے حمالی نہین کی - ہان
کوئی کام زور و قوت کا بتاؤ - پیر مرد نے کہا - رحمت خدا آگاہ ہو -

کہ ایک درخت چنار کا خشک و بے برگ مین نے مالک درخت سے خریدا ہے۔ اگر تم سے ممکن ہو اُس درخت کو مع بیخ زمین سے نکالو اور بزور پنجہ و دست اُسکی شاخہائے خورد و کلان جدا کر دو۔ اِس اجرت مین گوسپند کے گوشت کی ایک قاب تمکو دونگا۔ صاحبقران اعظم نے کہا۔ بسم اللہ

پس مرد صاحبقران اعظم کو درخت چنار کے پاس لایا صاحبقران نے دامن کمر سے باندھا اور بزور بازو اِسی مین شل برگ کاہ درخت کو مع بیخ زمین سے نکالکر ایک طرف پھینک دیا۔ بعد ازان تمام شاخین قطع کین اُس وقت بیشتر خلقت شہر وہان جمع ہوگئی تھی۔ قضا کردگار قیصور وزیر کی سواری بھی اُس طرف سے گذری۔ جس وقت اُس نے صاحبقران اعظم کا جمال خورشید مثال دیکھا۔ مرکب پر سے اُترا اور صاحبقران کے دست حق پرست کو بوسہ دیکر کہا۔ بادشاہ شہر حضور کی ملاقات کا نہایت مشتاق ہے۔ صاحبقران اعظم نے فرمایا۔ مین صبح سے اِس شہر مین حیران و سرگردان پھر رہا ہون۔ قیمت پر بھی کوئی شخص آب و نان کا ذمہ دار نہ ہوا۔ معلوم نہین تم کیونکر پایہ شناس جہبہ ... ملے۔ قیصور دانا نے کہا ہر شے کا ظہور ایک وقت پر موقوف ہوتا ہے۔ اب وہ وقت آیا کہ اہل شہر شہریار کی قدر و منزلت سے واقف ہون

قیصور دانا وزیر صاحبقران کو با عزت و احترام بے ساختہ گردونہ ...

شاہی کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ مین عبد اللہ سوداگر نے بددست
ادب نذر پیشکش گذرانا۔ اسی طرح نان پزنے چار خوان پُر از نان وکباب
بہ ہزار منت والتجا نذر گذرانے۔ قیصور نے صاحبقران کے حکم سے سوداگر
ونان پز کو حسب قدر خلعت و نقد دیا۔ بازنمہ نے نصف راہ استقبال کیا
ایک تخت روان مع چتر سلطانی بیشبہا پیش تہا۔ جس وقت ملکہ بازنمہ
نے صاحبقران اصغر کو دیکہا پشت مرکب سے اُتری اور صاحبقران کو تخت پر
سوار کیا اور چند قدم پیادہ پا چلنے کے بعد صاحبقران کے امرا سے آپ
پری پیکر پر سوار ہوئی

جس وقت صاحبقران دیوان خاص مین داخل ہوا۔ ملکہ بازنمہ مہر
افزانے بزم عیش و نشاط آراستہ کی اور دست نگارین سے جام
بادہ سے افزا پر کرکے باندازدلربائی صاحبقران کو دیا۔ صاحبقران اصغر
نے فرمایا۔ اول یہ امر بیان کرو کہ اس شہر مین پہونچ کر تونے مجہے تنہا کیون
چہوڑا۔ اور مجہہ سے تمکو کیا خصومت تہی کہ از اول شہر سے دربدر کرایا۔
بازنمہ ہنسی اور کہا۔ اے شہریار باعز و وقار۔ جس طرح قتل دیو
خونخوار کے بغیر مین آپکو اپنے ہمراہ نہ لا سکتی تہی۔ اُسی طرح قبل از کندہ کرنے
درخت جبار کے آپ میرے پاس نہ پہونچ سکتے تہے۔ پیرمرد صاحب
عصا پیو پیک سے کہ بہ حیلہ وبہانہ حضور کو درخت جبار کے پاس لے گیا
ہرگاہ اس ملامت صاحبقرانی سے جملہ اہل شہر واقف دیا ہر تہے۔ بروقت
کندہ ہونے درخت مذکور کے بہ اطاعت وانقیاد پیش آئے۔ یا صاحبقران

فلک مکان - قیصور دانا کے پاس ایک لوح سیمین پشت در پشت امانت چلی آتی ہے - اُس مین یہ سب حال کندہ ہے - صاحبقران اصغر نے قیصور دانا کو مع لوح طلب کیا - صاحبقران نے دیکھا کہ اُس لوح مین تمام معاملہ بے کم و زیاد درج ہے جو اُس شہر مین پیش آیا تھا

قصہ کوتاہ تین روز و شب ملکہ بازنہ مہر افزا سے صحبت یکرنگانہ گرم رہی - روز چہارم صاحبقران اصغر مجلس تخلیہ سے باہر تشریف لایا اور قیصور دانا سے بیر القمر کا احوال پوچھا - قیصور نے کہا - ایک صحرائے پُر بہار مین ایک چاہ واقع ہے جسکا دور لااقل ستر گز ہوگا - اُس چاہ سے جشن بزرگ کے روز جب ملکہ شاہ بانو تخت مرات الشقاع پر جلوس فرماتی تھی - تین شب متواتر ماہ طلسمی برآمد ہو کر اوج فلک پر طالع رہتا تھا - غلام حضور کو وہان پہونچا دیگا

صاحبقران اصغر قیصور کے ہمراہ ہو لیا - قیصور صاحبقران اصغر کو ایک ایسی مرغزار فردوس آئین مین لایا کہ چار طرف انہار آب مصفا و خوشگوار جاری تھین اور کوئی جائے سبزہ مطرا و گلہائے خوشرنگ و خوشبو سے خالی نہ تھی - مرغزار کے وسط حقیقی مین بیر القمر واقع تھا - مگر چار طرف چاہ کے اِس قدر آب محیط ہو رہا تھا کہ اگر دریائے مواج کہین شایان ہے اور اُس مین ہزار ہا نہنگ و قوی دہن کشادہ ہر طرف پھر رہے تھے - چاہ کا کنارہ پانی مین ہزار گز بلند تھا صاحبقران نے لب آب پہنچکر سر ان تنی کا سا نمونہ دیکھا - یہ کیفیت

لکھی تھی - اے فاتح طلسم - جس وقت بیرالقہر کے کنارہ پر پہونچو گے - چاہ کی چار طرف آب عمیق شش دریا نظر آئیگا - فلان اسم بزرگ باین عدد اُس آب عمیق پر دم کرنا - ایک خرچنگ سبز رنگ کہ جسامت و درازی مین گاؤمیش صحرائی سے زیادہ ہوگا دہن کشادہ تمہاری طرف آئیگا - اُسکے مونہہ مین بجائے زبان ایک مار سیاہ خوفناک دیکھوگے اور مار سیاہ بدیدہ قہر آلود تم کو دیکھیگا - جس وقت نہنگ اخضر ایک کی زد پر پہونچے بیکان جان ستان اُس مار سیاہ رنگ کو مارو ہرگاہ تیر زبان دوز مار سیہ کے کفچہ پر لگیگا جست زدہ نہنگ کے مونہہ سے باہر نکل آئیگا اور خرچنگ تمہاری خدمت مین حاضر ہوکر بزبان انسانی سلام کریگا - بعد سلام جواب کہنا - اے سرطان جنی الحمد للہ کہ تونے زمانہ دراز کے بعد ایک کافر سیاہ دل کی قید سے نجات پائی - ہمین اپنی پشت پر سوار کرتا کہ بیرالقہر مین داخل ہون - خرچنگ تمکو پشت پر سوار کریگا اور چاہ کے کنارہ پر پہونچائیگا - جب لب چاہ پہونچو یہ اسم دوئم اُس خرچنگ پر پہونکنا - وہ شکل انسانی دعا گویان غائب ہوجائیگا ہر وقت غائب ہونے خرچنگ سبز کے تمام خرچنگ خورد و بزرگ بہی غائب ہوجائینگے جو بیرالقہر کے گرد و اطراف جمع تہے - اُس وقت تم چاہ مین چشم بند داخل ہونا اور بعد بجا ہونے ہوش و حواس کے ہدایت کاغذ کے موافق عمل مین لانا اگر تم نے ہمت نہ کی اور خائف ہوکر چاہ مین داخل ہوتے ہوئے تامل کیا تو جان کی خیر نہین والسلام

جس وقت صاحبقران اصغر نے بعد رخصت کرنے سرطان جنی کے

چاہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک اژدہائے آتش فشان بوالعجب صورت مہیب و خوفناک چاہ کی تہ مین موجود ہے - صاحبقران اصغر کے دل پہ اُس اژدہا کے دیکھنے سے اِس قدر وحشت و دہشت غالب آئی کہ چاہ مین داخل ہونے کی ہرگز جراءت نہ ہوئی - وہ اژدہا طرفۃ العین مین چاہ کی تہ سے کمر چاہ تک آیا اور ایسی شررافشانی کی کہ چند شرارہائے آتش صاحبقران کے پانوتک پہونچے - قریب تہا کہ صاحبقران اصغر اُس اژدہائے طلسمی شرربار کے خوف سے بے محابا بہاگے - ناگاہ ایک سمت سے نظر ان زاہد دوان دخیزان وہان پہونچا اور آواز دیکر کہا - او جوان فراموش کار کیون چاہ مین نظر کی ترغیب ہے کہ آتش طلسم تمکو نعاف و پاک جلا دے - جلد تر آنکھین بند کر اور اِسی اژدہائے آتش فشان کے موہنہ مین داخل ہو

صاحبقران اصغر نے اُس بزرگ بنی الجان کی تقدیر سے چشم بستہ ایسی جست کی کہ بے تکلف اژدہا کے موہنہ مین داخل ہوگیا - جب آنکھین کہولین اپنے کو ایک درہ کوہستان مین پایا مگر سوزش پا سے ایسی تکلیف تہی کہ کسی پہلو قرار نہ آتا تہا - لاچار کاغذ کو دیکہا یہ عبارت نظر سے گذری - اِس درہ مین دست چپ روانہ ہو چند قدم کے بعد ایک درخت سبز صمغ دار کے پاس پہونچو گے - اُس درخت کی شاخون سے قدرے گوند نوہ اور اپنے پانو کے داغ ہائے

سیاہ پر ملو - سوزش و تکلیف برطرف ہوجائیگی - البتہ داغون کانشان باقی رہیگا - ران بعد دست راست روانہ ہونا - جہان پہونچو پہلے کا تعذر رہنمائے کار کو دیکھہ لینا والسلام

صاحبقران اصغر درخت صمغ دار کے پاس آیا اور قدرے صمغ اُسکا بازو کے داغون پر ملا - فی الفور سوزش برطرف ہو گئی - مگر داغون کی سیاہی نہ گئی - بہرحال شکر الہی بجالایا اور دست راست روانہ ہوا - ایک فرسنح راہ طے کی تہی کہ صداے چرخ کان مین آئی - مگر اِس قدر گوش شگاف تہی کہ حواس پراگندہ ہوئے جاتے تہے - چند قدم کے بعد آواز گریہ آئی - ایک لمحہ کے بعد صداے خندہ بلند گوشزد ہوئی - جب بہ نظر غور دیکھا - یہ تماشاے حیرت افزا ملاحظہ فرمایا کہ ایک چرخ عظیم شل چرخ فلک دوار وسط غار مین واقع ہے مگر مطلق حرکت نہین کرتا اور چالیس نفر دیو سیاہ رنگ بلند قامت قوی الجثہ دراز دست چرخ مذکور کی ایک طرف زنجیرہاے آہنی ہاتھون مین تہامے ہوئے استادہ ہین اور طرف ثانی مین اسی قدر دیوان سپید رنگ کے ہاتھون مین زنجیرہاے نقرئی ہین - اُس چرخ کے وسط مین ایک گوئے سیماب بقدر سبوئے بزرگ نصب تہی - تمام دیوان سیاہ رنگ اُس وقت گریہ وزاری مین مبتلا تہے - اور دیوان سپید لبند ہنس رہے تہے

صاحبقران اصغر نے مہرہ خفا کف دست کی طرف پہیرا اور اُنکی

گفتگو بہ گوش ہوش سُنی- دیوان سیاہ باہم کہہ رہے تہے کہ چرخ کا ایک ہبک گردش سے باز رہنا دلیل قوی اِس امر کی ہے کہ طلسم کشا نے اِس سرزمین مین قدم رکہا- اور دیوان سپید رنگ شکست طلسم پر فرحان و خندان ہین- اُنکو اِس امر کا یقین واثق ہے کہ طلسم کشا کا دین و ملّت خداپرستی ہے- البتہ ہم دیوان ابلیس پرست کو روز سیہ پیش آنے والا ہے لاجرم اصلاح وقت یہ ہے کہ طلسم کش کے پہونچنے سے اول اِن دیوان خداپرست کا قرار واقعی استیصال کرین

صاحبقران اصغر نے اُسی عالم اختفا مین کاغذ کو دیکہا- یہ ہدایت ہوئی- اے جوان والاشان روبرو ایک درخت خرما کا نہایت بلند ہے- اُس درخت پر ایک جانور سیاہ رنگ بیٹہا ہوگا- جانور سیاہ کے سینے مین تیر مارو اور درخت خرما کو مع بیخ زمین سے نکالو- وہ درخت میکال سیاہ شاخ کے مقابلہ مین بطور حربہ کام آئیگا اور اُسی حربہ کی ضربات محکم سے جسم نحس کے اجزا جُدا ہونگے- والسلام-
صاحبقران اصغر نے جانور سیاہ رنگ کو تیر سے مارا اور تنہ درخت کا اُسکا حربہ بنایا- اِس عرصہ مین یہ ہنگامہ آرائی دیکہی کہ دیوان سیاہ و سپید باہم جنگ و جدال مین مشغول ہین- قریب تہا کہ دیوان سپید رنگ دیوان سیاہ رنگ پر غالب آدین- ناگاہ میکال سیاہ شاخ اُسی غار سے باہر نکلا جس پر جسم نحس نصب تہا قد اُس نابکار کا مینار سے بلند تہا- ایک سنگ سیاہ دستہ دار بجائے حربہ ہاتہہ مین لئے ہوئے

اُس ہنگامہ مین پہونچا اور دیوان سیاہ رنگ کی طرف سے دیوان سپید کے ساتھہ حرب وضرب مین درآیا۔ اکثر دیوان خداپرست اُس دیو نابکار کے ہاتھہ سے ہلاک ہوئے

جس وقت صاحبقران اعظم نے تنہا ضربات متواتر سے تمام اجزائے چرخ جدا کئے۔ گوئے سیماب نے کہ بصورت ماہ درخشان تہی شرارہ آتش کی مانند آسمان کی راہ لی اور چشمک زدن مین نظر سے غائب ہوگئے۔ بروقت شکست ہونے چرخ کے میکال صاحبقران کی طرف متوجہ ہوا اور اسی سنگ دستہ دار کی چند ضربات سخت صاحبقران کے سر و گردن پر لگائین۔ صاحبقران تمام ضربات مذکور کو بمبارزت دفع کیئے۔ بآخر قمقمہ درخشندہ خنجر با ہیبت قوت دیو سیاہ شانہ کے سر پر مار کر مغز نابکار مثل خربزہ پاش پاش ہوگیا۔ ہلاک ہونے میکال کے صدمے دیوان سیاہ رنگ تمام سے باہر نکلے اور بہ ہیئت اجتماع صاحبقران اعظم پر حملہ آور ہوئے۔ حالانکہ دیوان سپید صاحبقران کی مدد کرتے تھے۔ مگر دیوان سیاہ کے انبوہ کثیر نے غلبہ بہم پہنچایا تھا۔ ناگاہ سلطان جنیہ با فوج قاہرہ اور ملکہ بازمہ مہر افروز ایک لاکہہ دیو و پری کی جمعیت سے ابر و برق معرکہ جنگ مین داخل ہوئے اور دیوان باطل پرست کا قرار واقعی کشت و خون کیا

بازمہ و قیصورہ نے طلسم کے فتح ہونے کی مبارکباد دی اور بہ حشمت و احترام شہر نیلی تعمار مین لائے اور ارکان سلطنت نے بزم عیش و

و عشرت آراستہ کی - اب جو صاحبقران اصغر نے ملکہ بازغہ کی شکل بیا
دیکھی - عنان صبر و تحمل ہاتھہ سے رہا ہوئی اور بر وقت تخلیہ دست درازی
شروع کی - بازغہ نے کہا - حضور تا فتح طلسم آفتاب و مواصلت ملکہ
شعشعہ جہان افروز کنیز کو اس شرف سے معاف رکھین جیسا حضرت
اصغر نے فرمایا - جب ہم بموجب کاغذ ہادی طریق تم سے مختلط ہونے
کے مجاز نہ تھے - اُس وقت تم متواتر ناز رفروشی کرتی رہین - اب جو مجاز
مطلق ہین یہ عذر و انکار ہے - بازغہ نے کہا اول میرے مختلط دبے
تکلف ہونے کی یہ وجہ تہی کہ مجہے تمہارے منصب طلسم کشائی کا امتحان
کرنا مدنظر تہا - صاحبقران اصغر نے فرمایا - ہرچہ بادا باد - اب مین تم
سے دستکش نہ ہونگا - بازغہ نے کنیزون کو اشارہ کیا - کنیزین سوار و
کا تخت لے آئین - بازغہ تخت پر سوار ہوئی اور کہا - شہریار - انشاءاللہ
تعالی - اب یہ کنیز روشن حصار مین حضور سے ملیگی - صاحبقران کچہ کہنے نہ پایا
تہا کہ تخت طرفۃ العین مین اوج کہکشان پر پہونچا - بازغہ کے اس طرح چلے
جانے سے صاحبقران کے دل پر ایسا سخت صدمہ گذرا کہ ہوش سے بیتاب ہوا
جب ہوش مین آیا - خوابگاہ مین تشریف لایا - وہان کسی
ذی روح کو موجود نہ پایا - قلیل شب باقی تہی - کسی طرح آنکہہ نہ لگی - تکرو
تشویش مین صبح ہوگئی - بعد نماز و وظایف دیوان عام مین تشریف
لایا - وہ بہی بجنسہ محلہ خاموشان کا حکم رکہتا تہا - یہی حال شہر و قلعہ کا
دیکہا - خانہ و دوکان مین سامان خور و نوش و اسباب نفیسہ ترتیب دیے

رکہا تہا الا مالک موجود نہ تہا- ایک شبانہ روز کی کوچہ گردی کے بعد ظفران زاہد کا کاغذ دیکہا- اُس مین لکہا تہا- یا صاحبقران- جس وقت طلسم ماہ باطل کر وگے- بانو مہر افزا حاکم شہر نیلی حصار کی طرف طبیعت عالی کمال متوجہ ہوگی- مگر وہ اپنے بادشاہ شعشہ جہان افروز کے خوف سے مختلط نہین ہونے کی اور مع خدم و حشم چلی جائیگی متوحش نہ ہونا- بعد فتح مرحلہ دویم طلسم جو طلسم آفتاب سے عبارت ہے بازنہ دشعشہ دونو نازنینین باحسن وجوہ ملینگی- بالفعل اِس شہر نیلی حصار سے نکلنا اور سمت مغرب روانہ ہونا مصلحت ہے- چار روز کے بعد شہر روشن حصار مین جا پہونچوگے اثناے راہ مین جو معاملات رونما ہون اُنکا تدارک کچہہ کاغذ کے دیکہنے پر منحصر نہین ہے- جس مقام مین کاغذ دیکہنے کی حاجت ہوگی خود بخود اِس امر سے آگاہ ہوجاوگے!

روانہ ہونا صاحبقران اصغر کا نیلی حصار سے روشن حصار کی طرف اور دیکھنا شعشہ کی تصویر کا اور غزال ... بطرف ہونا [illegible]

بعد مطالعہ کاغذ ظفر زاہد کے صاحبقران اصغر نے وہ شب شہر
نیسان حصار میں نہایت رنج و تعب سے گذاری - وقت صباح سمت
مغرب روانہ ہوا - شام کے وقت روبرو ایک گنبد رفیع مطلا محلی
نظر آیا - صاحبقران گیتی ستان قدم بقدم آہستہ گنبد کے قریب گیا
خلائق کثیر در گنبد پر جمع تھی - اور ہر شخص اپنے کام میں سرگرم تھا
گنبد کا فقط ایک دروازہ تھا اور ایک طرف گنبد کی دیوار میں بہت سے
شبکے تھے - خلائق اُن شبکوں سے گنبد کے اندر نظر کرتی تھی اور بعد تسلیم
و مجرا دروازہ پر چلے آتے تھے - دروازہ پر ایک مرد پیر ریش سفید
مرتاض صورت کرسی بلند پر بیٹھا تھا اور ایک لعبت سنگ وسط دروازہ
میں رکھی ہوئی تھی - خلائق منت والتجا پیر مرد سے گنبد کے اندر جانے
کی اجازت چاہتی تھی - پیر مرد جواب دیتا تھا اگر تم سے ممکن ہو چلے جاؤ -
اُن میں سے ایک شخص نے گنبد کے دروازہ میں قدم رکھا - جب
بت سنگ کے قریب پہونچا اُس نے اسکے سینہ پر ایسی ضرب سخت
پشت دست مارا کہ چرخ کھا کر زمین پر گرا اور حال و مال کا کچھ ہوش
نہ رہا - پیر مرد کرسی نشین نے اُسکو گنبد سے باہر پھکوا دیا - باوجود دیکھنے
اس معاملہ کے دوسرے شخص نے پیر نگہبان سے گنبد میں جانے کی اجازت
چاہی اور [illegible] دلیرانہ دروازہ میں قدم رکھا - وہ بھی [illegible]
پشت دست کھا کر اسی درجہ کو پہونچا - غرضکہ سو شخص [illegible] آئے
گئے اور مرتبہ بمرتبہ سے غافل و لایعقل ہو گئے - صاحبقران نے ایسے

شخص سے پوچھا۔ اِس گنبد مین ایسا کیا تماشاے دلفریب ہے جسکی دیکھنے کی آرزو مین تماشائی حالت مرگ کو پہونچے ہین۔ اُس شخص نے بنظر غور صاحبقران کی صورت دیکھی اور کہا۔ اے جوان مرد تیرے استفسار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہان تازہ وارد ہے۔ صاحبقران نے فرمایا۔ البتہ مسافر ہون اُس نے کہا۔ فلان طرف گنبد کی دیوار مین بیشتر روشندان ہین۔ ایک روشندان سے گنبد کی طرف دیکھ کہ کیا جلوہ خدائی نظر آتا ہے صاحبقران نے شبکہ سے نظر کی۔ دیکھا کہ ایک پیکر سنگ بادلہ پوش از سر تا پا زیور یاقوت نگار سے آراستہ تخت یاقوت نگار پر نصب ہے اور چند مینائے شراب و جام مرصع کار اسکے روبرو رکھے ہین۔ چار پری زاد حسینہ و جمیلہ دست بستہ لعبت کے پس پشت استادہ ہین اُس پیکر سنگ نے جام شراب بھر کر کف دست پر رکھا اور اُن نازنینون کی طرف دیکھا۔ ایک نازنین نے کہا۔ اے ملکہ دوران اِس قدر و مرتبہ کا کوئی جن و انسان بر روے دنیا پیدا نہین ہوا کہ تمہارے دست نگارین سے جام شراب پیئے۔ اُس لعبت تخت نشین نے جام پھینک دیا اور دوسرا جام بھرا۔ نازنین دویم نے وہ جملہ کہا اور پیکر نے جام شراب زمین پر پھینکا۔ غرضیکہ یہی صحبت ہوش ربا برپا تھی صاحبقران اصغر نے اُس پیکر کی صورت عالم فریب دیکھی۔ بہ ہزار جان و دل فریفتہ ہو گیا۔ حتی کہ بعالم بیخودی مین ہاے کا نعرہ مارا۔ طرفہ تریہ نقل ہے کہ صاحبقران نے اُس پیکر کو اصلی سمجھا۔ جب کچھ حواس

سجا ہوئے۔ منجملہ حاضرین سحر کہ ایک شخص سے پوچھا۔ یہ ماہ پیکر تخت نشین کون ہے اور وہ کون شخص عالی مرتبہ ہوگا جسکو یہ خورشید مثال جام شراب پلائےگی اور مردمان ضرب خوردہ کا مآل کیا ہوگا اُس نے کہا اے جوانمرد۔ یہ پیکر ہمارے بادشاہ کی ہے۔ سجائے خود ہر ایک واحد کے دماغ مین یہی بادہ جنون پک رہا ہے کہ مین بادشاہ کے ہاتھہ سے جام پیونگا۔ اشخاص ضرب خوردہ تین دن کے بعد ہیئت اصلی پر ہوجاتے ہین۔ مگر جو برگشتہ بخت بار دگر گنبد مین جانے کا ارادہ کرتا ہے اور پیکر دروازہ نشین کی پشت دست کی ضرب کہاتا ہے۔ تا قیامت ایک صورت پر رہتا ہے

صاحبقران اصغر پیر گنبد بان کے پاس آیا۔ اور کہا۔ اجازت دو کہ ہم بہی گنبد مین جائین۔ عجب نہین کہ تمہارے بادشاہ کی پیکر ہمارے حال پر مہربان ہو اور اپنے دست رنگین سے بنظر سرفرازی جام شراب دے۔ پیر مرد نے کہا۔ ما فر مہمان عزیز کا حکم رکہتا ہے اور مہمان کو کسی بلائے سخت مین مبتلا کر دینا خلاف طریق و آئین ہے۔ تمنے بچشمہ خود اِن مردمان ضرب خوردہ ہوش رفتہ کا حال دیکھہ لیا۔ پہر کیا دانائی ہے کہ گنبد مین جانے کا قصد کرو۔ صاحبقران نے کہا مین اول اِس پیکر دروازہ نشین کو قلم کرونگا۔ پیر مرد نے کہا۔ اے جوان مرد جو شخص خلاف شمشیر طلسم شمشیر یا خنجر کی ضرب نسبت دروازہ پر لگاتا ہے آتش غیب اُسکو جلا دیتی ہے۔ صاحبقران اصغر نے فرمایا یہ بات عقل

نہیں نہیں آتی۔ پیرمرد نے ایک مجرم واجب القتل کو بُلایا اور اُس سے کہا ایک ضرب شمشیر لعبت دروازہ نشین پر لگا۔ اگر زندہ رہیگا۔ قید دائمی سے آزاد کیا جاویگا۔ اُس مرد نے بقوت تمام لعبت کے سر پر شمشیر لگائی۔ بمجرد اس حرکت کے ایک شعلہ آتش لعبت کے سر سے نکلا اور بہ چشمک زدن مین مرد شمشیر زن کو از سرتا پا جلا دیا۔ لعبت اپنی ہیئت اصلی پر رہی۔ اُسے ضرب شمشیر یا شعلہ آتش سے کچھ آسیب نہ پہونچا

اب صاحبقران اصغر کو پیرمرد کے بیان کا یقین آیا اور ایک گوشہ مین ظفران جنی کا کاغذ دیکھا۔ کوئی مضمون تازہ نظر نہ آیا۔ ناچار پھر پیرمرد کے پاس تشریف لایا اور پوچھا۔ اے بزرگ آیا یہ بھی تم نے سنا ہے کہ جو شمشیر اس لعبت مانع الفعل کے جسم پر کارگر ہوگی کہان ہے اور کس کے پاس ہے۔ پیرمرد نے کہا۔ اُس شمشیر کو دشمن سوز کہتے ہین۔ زیادہ حال معلوم نہین۔ صاحبقران اصغر نے شمشیر برق دشمن سوز غلاف سے نکالکر مرد دربان کو دکھائی۔ پیرمرد نے کہا۔ اے باقبال۔ بسم اللہ تشریف لیجاؤ اور اس شمشیر کی برش لعبت دروازہ پر آزماؤ۔ مگر اول لعبت کی صورت بدیدہ امتیاز دیکھ لینا۔ مین سنتا ہون کہ یہ پیکر دروازہ نشین بے اصل نہین ہے اور اُسکے قلم ہونے سے لعبت کی صاحب صورت مرجاتی ہے

صاحبقران اصغر لعبت در کے نزدیک آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ لعبت لبینہ محفوظہ پری کی صورت ہے جو مرحلہ اول طلسم مین خورشید

سکاڈ گذر رہی تہی۔ ناگاہ چند خمیازے لیئے اور برد اطراف پیدا ہوا حتی کہ بیہوش مطلق ہوگئی۔ کنیزون نے جو اپنی خاتون کی حالت سقیم دیکہی ادویہ حارہ پلائین اور اکثر روغن ہائے نافع کی بدن پر مالش کی۔ جب کچہہ بن نہ آیا اطبائے حاذق کو مع ملک اشرق و اغرب وغیرہ کے بلایا۔ اطبا ہر چند علاج کرتے تہے مگر کچہہ فایدہ نہ ہوتا تہا تا اینکہ نبضین ساقط ہوگئین۔ گلرنگ پری و گوہر گنج بخش و گوہر آرا و شرف افزا وغیرہ حرمہائے صاحبقرانی نے محفوظہ کے ماتم مین تا بہ دامن گریبان چاک کیئے۔ ملک اشرق و اغرب وغیرہ محفوظہ کے سامان تجہیز و تکفین مین معروف ہوئے۔ اُس عالم رنج وحزن مین اُن سلاطین چارگانہ کی آنکہین بند ہوگئین اور عالت ربودگی مین حکیم اشراق روشنضمیر ہر ایک بادشاہ کی خواب مین تشریف لائے اور فرمایا تم اسی صورت سے محفوظہ پری کو گنبد ریافتگاہ مین لے آؤ اور گنبد کا دروازہ بند کرادو پہر اُس زن پریزاد کے حال کے نگران نہ ہونا۔ ہان جب لاش اِس کی تمہارے پاس پہونچے اُس وقت دفن کرنے کا اختیار رکہتے ہو۔ سلاطین نے ہوشس مین آکر اپنے اپنے خواب کی حقیقت ہر دو زن کے روبرو بیان کی اور محفوظہ پری کو گنبد ریافتگاہ مین بند کر دیا

القصہ جس وقت صاحبقران اعظم نے بعد تقسیم کرنے لعبت دروازہ کے گنبد کے دروازہ مین قدم رکہا۔ وہ چار زن پریزاد بن جو پیکر تخت نشین کے عقب مین استادہ تہین بالاتفاق استقبال کو آئین اور

باعزاز و وقار صاحبقران کو گنبد مین لے گئین۔ صاحب قران اصغر نے وہ
گنبد عالیشان اس رونق و ترکیب کا دیکھا کہ تمام تصویر دیوان خانۂ معظم
کی آرایش و زینت دل سے محو ہو گئی۔ مکانات گنبد کو بنظر اجمالی دیکھتا ہوا
تمثال تخت نشین کے روبرو دوزانو بیٹھ گیا اور ایک عالم شوق مین متواتر
نعرہ ہائے حسرتناک لگائے۔ پریزادان چارگانہ نے ہمزبان ہو کر تخت نشین سے
کہا اے تمثال ملکہ صاحب جمال اس جوان والا قدر نے تمہارے رقیب کی
پیکر مصنوعی شمشیر طلسمی سے قلم کی ہے اس کام کے صلہ مین تمہارے دست
نگارین سے ایک جام بادہ محبت کے پینے کا مستحق ہے۔ لعبت سنگ نے
حسب تاثیر طلسم بہزار عشوہ و ناز ایک جام لبریز صاحبقران کو دیا۔ صاحبقران
نے وہ جام لاجرعہ پی لیا اور تخت کے روبرو جا کر بے وسواس پیکر سنگ کے لب
و رخسار سے چند بوسے لئے۔ ان پریزادون نے اس حرکت پر بلند قہقہہ مارا
ایک پریزاد شوخ طبع نے جسکا نام لعبت افروز تھا صاحبقران سے کہا۔ اے
والا قدر۔ اگر تم کو محبوبہ راحت جان کی تمثال کا تبسم ریز ہونا مرکوز خاطر ہے
سرگذشت اپنی بالتفصیل بیان کرو۔ صاحبقران نے کہ فی الحقیقت اقلیم ہوش
سے خارج ہو رہا تھا اس پریزاد کے کہنے سے طلسم مین اپنے داخل ہونے کا قصہ
کہا۔ جب محفوظہ پری کے مکان پر پہونچا۔ اس محبہ صادقہ کا ذکر دردانگیز
کیا۔ اور گلرنگ پری کی حکایت شروع کی۔ صاحبقران سے تفصیل حقیقت سنتے
تخت نشین آواز بلند خوب ہنسی۔ ہنگام خندہ ایسی روشنی برق لامع کی مانند
پیدا ہوئی کہ تمام گنبد روشن ہو گیا۔ اور صاحبقران کو عالم غشی طاری ہوا۔

اُس بے خودی مین یہہ دیکہا کہ ایک صحراے لق و دق مین موجود ہون اور روبرو سے ملکہ شعشہ جہان افروز تخت نار رفتار پر سوار ہزار کرشمہ لوبا مٹی چلی آتی ہے اور صدہا پریزادان زرین کمر ہور پیکر جلو مین ہین۔ صاحبقران نے دیوانہ وار شور و غل مچایا اور کہا۔

تا خیال قامتت در دل دیوانہ شد
سینہ از نقش الف مانند لوح شانہ شد

ملکہ شعشہ جہان افروز نے بنگاہ جادو انگیز صاحبقران کی صورت دیکہی اور براہ سرسری گذر گئی۔ صاحبقران نے ایک نعرہ مستانہ لگایا اور چاہتا تہا کہ محبوبہ کے عقب مین روانہ ہو کہ یکایک ہوش مین آگیا۔ فی الواقع بعد بجا ہونے ہوش و حواس کے اپنے کو اوسی صحراے ویران مین دیکہا۔ قرین ہزاران ہزار حیرت و حسرت اوسیطرف روانہ ہوا جسطرف عالم بیہوشی مین ملکہ شعشہ جہان افروز کا تخت سواری جاتا دیکھا تھا۔ تمام دن گرسنہ و تشنہ پیادہ پا قدم فرسائی مین گذرا۔ ہنگام غروب آفتاب دور سے ایک قصر عالیشان فلک منظر نظر آیا جسکے قبہ ہاے یاقوتی کی ضیا دیدہ انسانی کو خیرہ کرتی تھی۔

ہرگاہ قصر کے نزدیک پہونچا دیکہا کہ خلایق کا اژدہام ہو رہا ہے اور مثل روز عید خوشی و شادمانی کر رہے ہین صاحبقران خلایق کا تماشہ دیکھتا ہوا قصر کے دروازہ پر تشریف لایا۔ دیکھا کہ ایک پیر مرد از ہر تا پا مرصع پوش کرسی زرنگار پر متمکن ہے۔ صاحبقران نے پیر کرسی نشین سے پوچھا یہہ

مقام ہے۔ اور اس قصر عالیشان کا مالک کون شخص ہے۔ پیر مرد نے بنظر غور صاحبقران کی صورت دیکھی اور کہا اِس قصر فردوس آئین کی مالک بادشاہ کی تمثال ہے جسے ملکہ شعشعہ جہان افروز خطاب کرتے ہین۔ صاحبقران نے گنبد کا ذکر کرکے پیر مرد سے کہا اگر تم مجھے اِس قصر مین جانے کی اجازت دو۔ ایک نظر معشوقہ کی تمثال دیکھون۔ پیر مرد نے کہا بسم اللہ۔ مگر جس طریق سے گنبد مین گئے تھے اوسیطرح اِس قصر مین جانا ہوگا۔ یعنے تمھارے پاس شمشیر برق دشمن سوز کا ہونا لازم اور اوس سے اِس لعبت سنگ کا جو دروازہ مین نصب ہے قلم کرنا ضروریات سے ہے۔ صاحبقران لعبت کے قریب آیا اور بدیدہ امتیاز دیکھا۔ یہہ تمثال گلرنگ پری کی تمثال سے مشابہ کامل تھی۔ بدستور روز گذشتہ چند پریزادین شعلہ رو دروازے پر آئین اور متفق زبان کہا اے جوان والاشان اِس تمثال کی محبت کا نقش دل سے دھو اور ایک ہی ضرب شمشیر سے دو حصے کردے۔ صاحبقران نے گلرنگ پری کی تمثال قلم کی گلرنگ کے ماتم مین پریزادون کے شیون اور نوحہ کی آواز کان مین آئی۔ صاحبقران بدستور روز گذشتہ اِن پریزادون کے شیون و نوحہ کی طرف متوجہ نہوا اور مردانہ دلیرانہ قصر کے دروازہ مین قدم رکھا۔

وہان اردوے معلے مین جو حالت محفوظہ پری کی ہوئی تھی وہی عالم گلرنگ پری پر طاری ہوا اور حسب بشارت خواب گنبد ریاضت گاہ مین یہہ پری گئی تھی یہان حسب قاعدہ چار دن پریزادین باعزاز و اکرام صاحبقران کو مین لے گئین۔ تمثال نے صاحبقران کو جام بادہ دیا اور صاحبقران نے لعبۂ

جام کے عالم بدمستی میں تمثال کے لب و رخسار سے بوسے لئے۔ ایک کنیز لعبت سیما نے
نامی کے کہنے سے اپنی سرگذشت طلسمی بیان کی اور اثنائے بیان میں محفوظہ پری
و گلرنگ پری کے نام نہ لیے۔ تمثال بے اختیار ہنسی اور ہنگام خندہ برق چمکی
صاحبقران کو اپنے حال و مآل کا ہوش نہ رہا۔ اوس عالم بیخودی میں بہوش
ترکی احتشام شعشعہ جہان افروز کی سواری نظر سے گذری۔ ایکدفعہ
نازنین سہ جبین ایک باغ میں گئی۔ صاحبقران بھی جایا چاہتا تھا کہ
ہوش میں آگیا۔ بموقت بجا ہونے ہوش کے موافق طریق مذکورہ بالا اپنے
کو صحرا میں دیکھا اور بعد سرگردانی کامل شام کے وقت باغ کے دروازہ پر پہنچا
باغ کے دروازہ پر ایک پیرمرد صندلی بلند پر بیٹھا تھا۔ صاحبقران
نے پیرمرد سے باغ میں جانے کی استدعا کی پیرمرد نے کہا اس باغ میں غیر
انسان کے جانے کا نہایت بندوبست ہے کیونکہ یہاں ملکہ شعشعہ جہان افروز
کی تمثال باجاہ و جلال موجود ہے۔ ہان اگر تمہارے پاس شمشیر برق دشمن
ہنوز موجود ہے تو مضائقہ نہیں۔ صاحبقران اصغر نے پیرمرد کو شمشیر طلسم
دکھائی اور اوس باغ میں داخل ہوا۔ ہر قطعہ چمن بہتر از نگین زمردین رضوان سے
سیر کنان خلوتگاہ خاص کے دروازہ پر تشریف لایا۔ یہان بھی بطور باغبانی
ایک مرد ضعیف دراز ریش بیٹھا ہوا تھا اور وسط دروازہ میں گوہر گنج بخش
پری کی تمثال رکھی تھی۔ صاحبقران اصغر نے بعد قیل و قال راز اوسی
مدہوشی میں گوہر گنج بخش پری کی تمثال بھی شمشیر طلسمی سے قلم کی اور ہر سو
[illegible] کی آواز کان میں آئی۔ وہان اژدہے مسلسل میں گوہر گنج بخش

پری کبند رہا ضت گاہ مین سوپہنچی گئی۔ یہان صاحبقران نے ملکہ شعشعہ جہان افروز کی تمنا اُس کے ہاتھ سے جذبہ شوق پیا۔ اس مقام مین صاحبقران کی اس قدر زیادہ تواضع ہوئی کہ چار دون پریزادان صاحبہ نے سامان مجلس عیش و طرب مہیا کیا اور صاحبقران تمام شب نظارہ جمال تمثال و سماع نغمہ دلکش مین مشغول رہا۔ آخر شب اُن کی سردار بعیت آئی نے سرگذشت طلسمی کے بیان کرنے کی تکلیف دی۔ صاحبقران از خود رفتہ نے بار سوم اپنی حکایت بیان کی اور محفوظہ دلگرنگ و گوہر گنج بخش پری کے نام نہ لئے۔ صاحبقران کی طرز بیان سے ظاہر ہوتا تھا کہ پریزادان مذکورہ سے اصلاً واقفیت نہین رکھتا۔ تمنا اپنے قاعدہ کے موافق بلند قہقہہ مارا۔ تمام در و دیوار سے متواتر برق چمکی اور آواز رعد آئی۔ آخر کار صاحبقران اصغر بیہوش ہوگیا۔ اِس لمحہ عالم بیخودی مین ملکہ شعشعہ جہان افروز کو ایک غرفہ عالی مذہب و مینا کار مین جلوہ فرما دیکھا۔ قدم بر داشتہ زیر غرفہ آیا اور بآواز بلند کہا۔

تا کے از صورت بیجان کنی تسکین من
جان من صورت پرستی نیست در آئین من
چشم آن اندم کہ از لطف تو اے خورشید حسن
آشنا گردد بمعنے چشم صورت بین من

ملکہ شعشعہ جہان افروز نے بلب تبسم ریز جواب دیا۔

در آمد نہ بیا مسیح ہستی شاد کام

شوی آخر الامر مقتضی المرام

اس سوال و جواب کے بعد صاحبقران اصغر کی آنکھ کھل گئی - فی الواقع اپنے کو طلسمی غرفہ مینا نگار کے زینہ دیوار پایا - کوئی زن و مرد وہان موجود نہ تھا - وحشت زدہ قصر جانان کا طواف کیا - تا اینکہ در قصر پر پہونچا اور پہرہ در دروازہ بان کی زبان سے سنا کہ اس قصر عالی مین ملکہ عالم کی مثال ہے - رفتہ رفتہ خلوت سرا کے دروازہ پر پہونچا اور ساحرہ کی پیکر تمثالی شمشیر طلسم سے قلم کی - بعد از آن ملکہ شعشعہ کی تمثال کے ہاتہ سے جام شراب پیا اور حالت بیخودی مین ایک مقام عجیب پر پہونچا

المختصر صاحبقران اصغر خورشید قدر ہر مقام نو دہ مین اپنی مطلوبہ کے پاس پہونچتا ہے اور ہر بار ایک پریزاد سابق کی پیکر مصنوعی کو شمشیر طلسمی سے قلم کرتا ہے تا اینکہ خورشید لقا و زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلہ بانو کی نوبت پہونچی ناظرین داستان نے فراموش نکیا ہو گا کہ یہہ چارون پریزادان سرحدار پردہ قاف مین ملکہ شاہ بانو رضیہ سلطان کے پاس نہین - جسوقت خورشید لقا کو وہی حالت طاری ہوئی - ملکہ شاہ بانو اور پدر خورشید لقا نے جو سلطان شہ ضغوس کا وزیر سلطنت ہے بعد شیون و بکا اسکی تجہیز و تکفین کا سامان کیا اوسوقت حکیم اشراق روشنضمیر نے علیحدہ علیحدہ دونون سے عالم واقعہ مین فرمایا پردہ کاف مین خورشید لقا کا دفن کرنا مصلحت نہین ہے - اسکا تابوت سلامتین اربعہ کے پاس عالم طلسم مین پہونچا دو - وہ بطریق امانت گنبد ریاضت گاہ مین رکھہ دینگے - بلکہ آیندہ بھی جس پریزاد کا نفس حیات قطع ہو جاے - فوراً اسکا

تابوت ریاضتگاہ مین پہونچوا دیا۔ ملکہ شاہ بانو نے سمجھا کہ خورشید لقا کی مرگ خالی از اسرار نہین ہے۔ اوسی وقت اوسکا جنازہ ریاضتگاہ کی طرف روانہ کیا۔ نوبت بنوبت زہرہ لقا و ماہ لقا و سہیلیہ بانو کے تابوت بہی ریاضتگاہ مین بہیجے گئے۔

محفوظ رہنا تمثال روشن جمال زینت روضہ دار پری کا اور زور آزمائی کرنا ملکہ شعشعہ جہان افروز کا صاحبقران اصغر سے اور پہنچنا صاحبقران کا حکیم مہر نوش حبشی کے پاس ظفران زاہد کے ہمراہ

جس وقت صاحبقران اصغر سہیلیہ بانو کی تمثال قلم کرکے ہوش مین آیا بدستور اپنے کو ایک صحراے بے آب و علف مین پایا۔ دن قطع مسافت مین گذرا۔ عصر کے وقت ایک باغ رشک ارم مین پہونچا۔ وہان خلوت سرا کے دروازہ پر خورشید جمال کی پیکر تمثالی ملاحظہ فرمائی۔ پریزادان خاص نے اس تمثال کی بہی قلم کرنے کی فرمایش کی۔ صاحبقران اصغر نے شمشیر غلاف سے نکالی اور چاہتا تہا کہ تمثال کے سر پر لگائے۔ ناگاہ یہہ آواز غیب کان مین آئی۔ اے بدر منیر سر شاہزادہ غضنفر خبردار اس تمثال پر شمشیر طلسم لگانے کا قصد نہ کرنا کیونکہ یہہ پیکر ملکہ بہشتہ تو سلطان کی منسوبہ کی ہے۔ صاحبقران اصغر آواز غیب سے متنبہ ہوا لیکن پریزادان دولت سرا کی دارو فہ جنت باز کی تحریک سے تیسری مرتبہ دست

تیغ بلند کیا اور قریب تھا کہ شمشیر تمثال کی گردن پر لگائے کہ کسی مرد غیب نے پری زاد اعوا کنندہ کے کلہ پر اس زور سے تپنچہ مارا کہ غلطک زنان زمین پر گر رہی۔ بعد ازاں اس طرح کا طوفان گرد و باد متصاعد ہوا کہ روز روشن کو شب دیجور کا مرتبہ ہو گیا۔ جب چند ساعت مستقیم کے بعد سیاہی طوفان رفع ہوئی تمثال اور پری زادان دروازہ کا نشان تک نہ تھا۔ صاحبقران خایف اور پریشان خیمہ میں گیا۔ وہان یہ سامان نظر سے گذرا کہ تخت بدستور بچھا ہے۔ اور تمام سامان بادہ کشی موجود ہے۔ مگر ملکہ شعشعہ جہان افروز کی پیکر تمثالی نہیں ہے۔ اس تنہائی سے طبیعت عالی نہایت منغض ہوئی۔ اسی عالم پریشانی میں ظفران زاہد جنی کا کاغذ یاد آیا۔ کہ غذ سے یہہ ہدایت ہوئی۔ اے فاتح طلسم سرا نیرنگ و اسرار اب اس منزل عقل کا استعمال موقوف رکھو اور باغ سے نکل کر سمت مغرب روانہ ہو۔ تاوقتیکہ طلسم آفتاب باطل نہ کروگے تمام کار زار لاحقہ سے معطل و معذور ہوگے۔ جسقدر تماشاے حیرت انگیز نظر سے گذرے ہیں بعد فتح طلسم آفتاب انکی حقیقت و ماہیت اصلی دریافت ہوگی۔ السلام صاحبقران اصغر بعد مطالعہ کاغذ ایک حالت مجبوری میں باغ سے باہر نکلا اور سمت مذکورہ کو روانہ ہوا۔

راوی کہتا ہے کہ حکیم اشراق نے دو اجنہ طبقہ اعلے کو مستعد فرمان بردار کیا تھا۔ ازانجملہ ظفران زاہد کا ذکر آچکا ہے۔ دوم مہ یونس مرتاض ہے۔ مرات القلاع کے باطن طلسم کا جزو کل اسی بزرگ کے متعلق ہے۔ مرطان جنی مہر یونس کا نائب ہے جسکا تذکرہ طلسم ماہ میں ہوا ہے۔

جب صاحبقران اصغر باطن طلسم مین داخل ہوا - ملکہ شعشعہ جہان افروز جسکا پدر والاجاہ ضمیران شاہ ملقب بہ عنچۂ زرین کلاہ ہے دہ خوہبدیوان مین پانچ لاکہہ دیو و پریزاد کی جمعیت سے فرمان ہی کرتا ہے مہر نوس کی خدمت مین گئی اور کہا - اے پدر بزرگوار حقا کہ حضرت کے ارشاد کے موافق مشیت ایزدی و تقدیر طلسمی اس امر کی مقتضی ہے کہ مین اس جوان طلسم کشا کے ساتہہ منسوب ہون - مگر طرفہ نقل ہے کہ جسوقت سے طلسم کت عالم طلسم مین وارد ہوا ہے قریباً بیس پریزادین اوسکے تصرف مین آئی ہین اور اکثر سے راہ و رسم محبت جاری ہے - حضرت انصاف فرمائین کہ کون شخص بخوشی دل آتش رقابت کا متحمل ہو سکتا ہے - رقبا دو رنہ ہون نہین - اسی قدر تدبیر فرمائین کہ میرا اعزاز و وقار صاحبقران کی نظر مین بمقابلہ دیگر ازدواج و خواص کے زیادہ ہو - مہر نوس مرتاض نے بعد سکوت دراز کہا - اے فرزند دلبند دلجمعی رکہہ ہم تیرے واسطے منازل طلسم سے ایک منزل اس خاصیت کی بناتے ہین کہ فاتح طلسم کے داخل اوس منزل مین پہونچکر حسب تاثیر طلسم تمام پریزادان سابقہ کی محبت مثل لفظ غلط دفع ہو جائیگی اور تیری محبت کبہی زائل نہ ہوگی - اس سے زیادہ ہم سے کسی امر کی توقع نہ رکہنا - ملکہ شعشعہ جہان افروز نے مہر نوس مرتاض کے ہاتہون کو متواتر بوسے دئے

پس یہہ طلسم بندی حکیم مہر نوس مرتاض کی تہی کہ جسوقت طلسم کشا کسی پریزاد کی تمثال کو تیغ برق و دشمن سوز سے قلم کرتا تہا صاحب

تمثال کی محبت طلسم کشا کے دل سے تک تخت سہو و محو ہو جاتی ہی
جسوقت مذکورہ بالا پریزادان ظاہر طلسم کی پیکر ہے تمثالی صاحب
قران کے ہاتھہ سے قلم ہوئین پریزادان مخبرہ نے شعشعہ جہان افروز کو اس
حال کی خبر کی اور کہا بالفعل طلسم کشا کی معشوقون سے تین عورتین باقی
رہی ہین - ملکہ شعشعہ اوسیوقت مہر نوس مرتاض کی خدمت مین پہونچی
اور صاحبقران کی باقی تین معشوقون کی تماثیل کے قلم کرانے کی درخواست
کی - مہر نوس نے کہا - استغفر اللہ - ملکہ شاہ بانو اس قدر و منزلت کی عورت
نہین کہ مین اسکی تمثال طلسم کشا کے ہاتھہ سے قلم کراؤن - دل مین سمجھو
کہ ملکہ طلسم کو تم پر بہر صورت فوق ہے - خورشید جمال زینت روضہ دار کی بیٹی کی
ملکہ مشرقہ سلطان حکیم اشراق کی زوجہ مطہرہ کی روح محد و معادن
ہے - پس مین اسٹریک کار خورشید جمال کی تحقیر کا ہرگز دلدادہ نہین ہو سکتا
ہان بازغہ کے باب مین اختیار رکھتی ہو کیونکہ وہ تمہارے ماتحت ہے
شعشعہ جہان افروز نے کہا قبلہ رشک رقابت اس امر کا مقتضی ہے کہ
ملکہ طلسم کی مواصلت کی بھی حارج ہون مگر چونکہ وہ بادشاہ طلسم ہے
اسواسطے اُس کے معاملہ مین زیادہ اصرار مناسب نہین لیکن خورشید جمال و بازغہ
کی رقابت دل ہرگز گوارا نہین کرتا حکیم مہر نوس نے کہا خیر تمہاری خاطر ایک منزل میں خورشید
جمال کی بھی پیکر تمثالی رکھہ دونگا - لیکن یاد رکھو اس کا کچھہ نتیجہ نہین نکلنے کا -
ہر گاہ مہر نوس نے خورشید جمال کی تمثال منزل آخر مین رکھی حکیم
ظفران ہمازوے استعجال مہر نوس مرتاض کی پاس آیا اور کہا اے حکیم دانا قدر

تم نے محض شعشعہ کی محبت کے باعث اسقدر پریزادان طلسم کا حق تلف کرایا اور اُنہین بلائے طلسمی مین گرفتار کیا - اب تم خورشید جمال کی تذلیل اور غضب حق کے درپے ہوئے ہو - آیا یہہ ہی جانتے ہو یا نہین کہ خورشید جمال ملکہ مشرقہ سلطان کی روضہ دار کی دختر ہے اسکے شرف و اعزاز سے پریزادان طلسم کو کیا نسبت - نیز خورشید جمال صاحبقران کی شفیق ہم آغوشی سے بہرہ مند نہین ہوئی - پس اُس ناکردہ گناہ کو ایسے اعذاب سخت مین گرفتار کرنے سے محترز رہنا واجب ہے - ورنہ ممکنات طلسم مین قیامت عظیم برپا ہو جایگی - آیندہ اختیار حاصل ہے - مہر نوس مرتاض نے اسیوقت شعشعہ جہان افروز کو بلایا اور ظفران زاہد کے کلمات تہدید اور سوال و جواب کی حقیقت بیان کی - شعشعہ نے کہا اے حضرت کچھہ مضایقہ نہین - ملکہ شاہ بانو کی طرف سے خورشید جمال کی تمثال اور میری طرف سے بازغہ مہرافزا کی تمثال شمشیر صاحبقرانی سے محفوظ رہینگی - گویا ہم دونون نے ان پریزادون کو طلسم کشا کی نذر گذرانا ادہر جب لعبت بازپری نے طمانچہ غیب کہایا - براہ راست ملکہ شعشعہ کی خدمت مین پہونچی اور اپنے طمانچہ کہانے اور باد تند و تیز و سیاہی طوفان مین کسی کا و دلتخانہ شاہی کے دروازہ پر پہونچا دینا اور تمثال خورشید جمال کا شمشیر صاحبقرانی سے بچنا تمام حال بیان کیا اور کہا خدا جانے میرے بعد صاحبقران کے سر پر کیا عافیت و مصیبت گذری - ملکہ شعشعہ نے آہ سرد سینہ سے کہینچی اور منہ لفظ ظفران زاہد کا کہنا اور مہر نوس مرتاض کا ہمزبان

ہوا ظفران زاہد سے مشرح بیان کیا اور کہا مجھے یقین واثق تہا کہ طلسم
کشا بلا شرکت غیرے تا ایام حیات میرے پاس رہیگا اور اسی وجہ سے
اُن پریزادون کی تکلیف کی مرتکب ہوئی۔ لیکن اب جو ظفران زاہد سے
طلسم کشا کا حال سنا اپنے حرکات ناشائستہ سے بہت نادم ہون۔ بعد شکست
طلسم ہر ایک سے اپنی تقصیر و گناہ کا عذر کرونگی۔ اور بازغہ کو اسیری
طلب کرکے فرمایا۔ اے بازغہ مین تجہہ سے اس امر کی عذر خواہ ہوتی ہون کہ
مجھے مثل دیگر پریزادون کے تیرا بہی صاحبقران سے ہم پہلو ہونا گوارا نہ تہا
خدا ظفران زاہد کے علم و عمل مین برکت بخشے کہ اُسنے تیری اور خورشید
جمال کی آبرو میرے ہاتہہ سے بچائی۔ بالفعل تم اور قیصور دانا ہیچ ساماں
بعزت و مہمانی طلسم کشا کے پاس جاؤ اور میرا نامۂ شوق صاحبقران گردون
وقار کو دو۔ اب صاحبقران کا حال سنئے جب وہ الاجاد بعد مفقود ہونے
تمثال خورشید جمال کے ایک بحالت پریشانی مین باغ سے باہر نکلا حسب ہدایت
کاغذ ظفران جیحون تین رن سمت مغرب راہ طے کی۔ اُس صحراے خوش و
خورم مین اشجار میوہ دار کثرت سے تہے۔ صاحبقران میوہ صحرائی سے
رفع اشتہا کرتا تہا۔ روز چہارم ایک کوہ فلک فرسا کے دامنہ مین جس کا
صعود کوہ نام تہا پہونچا۔ زیر کوہ فرسنخ تا فرسنخ انبساط کا مرغزار فردوس
آئین و صحراے نزہت انگیں تہا کہ قدم بقدم چشمہاے آب صاف و خوشگوار
جاری تہے اور جہانتک نظر جاتی تہی بجز تختہ زمردی و شگوفہ زار کوئی قطعہ
[illegible] جانوران شکاری کا ہر طرف جوش و خروش تہا

صاحبقران سپہر قدر نے ایک آہوئے صحرائی کا شکار کیا اور موافق اشتہائے
نفس کباب کہایا کر ایک درخت خوش سایہ کے زیر سایہ استراحت فرمائی جب
آنکہہ کہلی ایک چشمہ کے کنارے پر وضو کیا۔ ہنوز وضو سے فارغ نہ ہوا تہا
کہ قیصور دانا وزیر بجلوس و تزک تمام قریب آیا اور قدم ہایون کو بوسہ
دیا۔ صاحبقران نے بزبان لطف و مرحمت فرمایا اے وزیر دانا ملکہ بازغہ
کی بے اعتنائی تو معشوقان سرکش کیطرح انداز دلربائی مین داخل سمجہتا
ہون۔ لیکن تمہارے جیسے مرد دانا سنجیدہ جہان کا ہمین شہر بیگانہ
مین تنہا چہوڑنا کس مذہب مین سمجہین۔ قیصور دانا نے کہا حضور غلام کی
بیگانہ وشی و تغافل شعاری دربار طلسم مین داخل سمجہین اور لشکر مین
تشریف لیچلین۔ ملکہ شگفتہ جہان افروز بادشاہ روشن ضمیر نے مجہ
اور ملکہ بازغہ کو بندگان والا کا مہماندار اور نامہ بر مقرر کیا ہے۔ صاحبقران
اسفر کا دل ملکہ شگفتہ کے بادۂ محبت سے مالامال ہو رہا تہا۔ نامہ کا نام سنکر
نہایت مسرت و فرحت قلب حاصل ہوئی۔ اور لشکر مین پہونچکر تخت جہانبانی
پر جلوس فرمایا۔ بعد ازان حرم سرا مین بازغہ سے ملاقات کی اور اس سے
شگفتہ جہان افروز کا نامہ حاصل کرکے مہر محبوبہ کو جو عنوان نامہ پر تہی آنکہون
سے لگایا اور نامہ کہولا۔ بعد حمد خدا و نعت پیغمبر علیہ السلام یہہ عبارت
لکہی تہی۔ یا صاحبقران کشورستان و اے خسرو با عز و شان اکثر مخبران
راست قول کی زبانی یہہ روایت سنی جاتی ہے کہ تم بجائے خود ہمارے
عشق و محبت کا لاف مارتے ہو۔ خیر کچہہ گناہ کی بات نہین۔ مگر ہم ایک شرط

ادا کرنا چاہتے ہین - اگر ادا کرو گے پہر تمکو عاشق صادق و طالب راسخ سمجھینگے ورنہ بار دیگر لفظ عاشقی و الفت زبان سے نہ نکالنا - ہمارے ملک کی سرحد مین ایک جوان نقابدار یاقوت پوش مدت دراز سے مقام گزین ہے اور وہ جوان اپنی پہلوانی و فنون مبارزت کے روبرو رستم دستان و سام نریمان کو بہی موجود نہین سمجھتا - فی الواقع بجز ذات صاحبقرانی کوئی مرد دید و عمر فنون پہلوانی مین اوس جوان نقابدار کو زبون نہین کر سکتا - اگر تم ہنگام مقابلہ بقوت دست ذسینہ اوسکو صدر زین سے بلند کر لوگے ہمین تمہاری صاحبقرانی مین کسی نوع کا شبہ باقی نہین رہیگا نیز تم کو اپنا عاشق صادق سمجھین گے -

تین روز و شب ملکہ بازغہ سے صحبت عیش و عشرت مین گذرے مگر کوئی لحظہ نقابدار یاقوت پوش کا خیال صاحبقران کے دل سے دفع نہوتا تہا - روز چہارم وقت طلوع آفتاب عالمتاب صاحبقران اصغر نے دیکہا کہ ایک میدان وسیع و مسطح مین صدہا پریزاد خوش جمال نوعمر از سرتا پا یراق جنگ و حرب سے آراستہ صف بستہ استادہ ہین - اور معرکہ جنگ کی صفائی و آرایش ہو رہی ہے - ملکہ بازغہ نے صاحبقران سے کہا - حضور بہی اس مرکب پریزاد پر سوار ہو کر عرصہ جنگ مین تشریف لیجائین - صاحبقران تمام سلاح جنگ تا میت تن مشتاخیر پہ لگا کر توسن برق دش پر سوار ہوا اور میدان مین پہونچا - ناگاہ اوس کوہ سے گرد مختصر بلند ہوئی اور تتق گرد سے ایک سوار نقابدار شعلۂ آتش کی صورت نکلا - نیزۂ خطے مثل تیر

شہاب ہاتھ مین اور زرہ یاقوت نگار جسم مین اور کمان بغدادی پس پشت
اور ترکش مرصع نگار کمر مین مثل رستم دستان عجب شوکت و دبدبہ سے با
نازان میدان مین آیا۔ صاحبقران نے جوان نقابدار کو بدیدۂ غور دیکھا اور
بعد اسکے مردانہ فرمایا اے جوانمرد بیان کر کہ اصل مین کس خاندان ذیشان سے
ہے اور تیرا نام کیا ہے۔ نقابدار نے کہا اگر ہمین اپنا اظہار نام و نسب منظور
ہوتا تو نقاب افگندہ معرکہ امتحان مین نہ آتے۔ معہذا تجھے نام و نسب دریافت کرنے
سے کیا حاصل۔ یہ کہکر نیزہ بازی شروع کی۔ صاحبقران نے طعن اول ہی مین نقابدار
کے ہاتھ سے نیزہ گرا دیا۔ جب زور دست و بازو کی نوبت پہونچی۔ نقابدار
یاقوت پوش نے سات زور متواتر کیے مگر صاحبقران گردون وقار نے پشت
مرکب سے جنبش تک نہ کہائی۔ بعد ازان صاحبقران اصغر نے ہاتھ اپنا زور
کے بند کمر مین بند کیا۔ اور چشم بستہ سات بار نعرہ ہائے یکبارگی زور کیا مگر نقابدار
نے جنبش نہ کہائی۔ اس امر سے طبیعت نہایت برہم ہوئی۔ دل مین کہا
کو امیر الملک مرتبہ طلسم کشائی کی لی ہے مگر زبان پر نہ لائیگے الا بجا
خود تو حرف زن ہونگے نہ کا۔ صاحبقران کی نظر نقابدار کی زرہ پر گئی
اس صورت و صنعت کی زرہ تحفہ نادر روزگار دیکھی جسکے تمام زنجیر
ملفوف یاقوت احمر کے تہے۔ دل مین کہا نقابدار کا معاملہ ایک طرف ایسی زرہ یاقوتی
کبہی نظر سے نہین گذری۔ آخر نقابدار سے مخاطب ہوا۔ اے جوانمرد تیری زرہ
عجب صنعت و ترکیب کی ہے۔ اکثر زرہ کے یاقوت و زمرد نگار ہوتے مین
لیکن خاص زرۂ یاقوت ہم نے نہین دیکھی۔ نقابدار نے لب خندہ ریز کر کہا

اس استفسار بے معنے سے ثابت ہوتا ہے کہ شاید اب دست و بازو مین مقابلہ کی
طاقت نہین رہی کہ کبھی میرا نام پوچھا جاتا ہے اور کبھی اس ذرہ قلیل البضاعت
کا ذکر کیا جاتا ہے۔ صاحبقران نے فرمایا سبحان اللہ یہ اور حیرت پیش آئی کہ
تیری آواز آواز زنان کی مانند نہایت نرم و شیرین معلوم ہوتی ہے۔ سچ کہہ کہ یہ
کیا راز سربستہ ہے۔ نقابدار نے کہا یہی راز ہے کہ اگر مقابلہ سے عاجز آئے ہو
ظاہر کرو۔ عذرات بےمعنی و گفتگوئے لایعنے سے کیا حاصل۔ صاحبقران نے فرمایا
آج تک بفضل خدا جنگ و حرب مین کسی سے زبون نہین ہوئے۔ پہلے تو نے سات
روز متواتر کئے اسیطرح ہمنے بہی اپنی نوبت تمام کی اب پہر تیری نوبت ہے اسلئے
جدا ہو گئے۔ نقابدار نے کہا رات آرام کا وقت ہے علی الصباح پہر معرکہ امتحان
مین موجود ہو جاؤنگا۔ صاحبقران نے بارگاہ عالی مین اگرچہ مصور دانا اور
بازرغہ سے نقابدار کا حال دریافت کیا مگر انہون نے سوائے لاعلمی کے کچہہ بیان
نکیا۔ دوسرے روز وقت صباح نقابدار موافق وعدہ میدان مین آیا۔ صاحبقران
بہی توسن برق جولان پر سوار ہوکر میدان مین پہونچا۔ بدستور روز گذشتہ تک
بجے جوان نقابدار روز کرتا تہا اوس کا ہے صاحبقران۔ آخر بوقت شام اپنے
اپنے خیامگاہ پر واپس آگئے۔ صاحبقران بہ باغ و شگفتہ محل سرائے مین تشریف
لائے اور بازرغہ سے کہا اے خدا یہ خدشہ میری دل سے رفع کر کہ یہ نقابدار کیبلائے
ارضی و سماوی ہے۔ میرا دل اسکی مجہول النسبی نے خون کر رکھا ہے۔ بازرغہ مسکرائی
اور کہا۔ شہریار خدا نخواستہ تم زبون نہین ہوئے کہ اسطرح فرماتے ہو۔ صاحبقران
نے فرمایا استغفر اللہ ہمین ضعف نہیں قدرت و پہلوانی مین فلک بہی زبون نہین

کر سکتا یہ سفلوک کیا حوصلہ رکھتا ہے - البتہ اسکا مغلوب نہ ہونا مقام تعجب ہے گمان قوی گذرتا ہے کہ یہ ساحر ہے - کل ضرور اسم باطل السحر پڑھینگے - یازغہ نے کہا اس حال کی مجھے ضرور خبر ہے کہ تعاجبدار خدا پرست ہے اور اس قدر و منزلت کا انسان ہے کہ اُس کی تحقیق حال مین حضور حیران و سرگردان ہو رہے ہین

تیسرے دن پھر حسب معمول گھوڑون پر سوار کشش و کوشش ہونے لگی - وقت چاشت جب صاحبقران اصغر زیادہ تر عاجز آیا بہ چالاکدستی اُس جوان کے چہرہ سے پردہ نقاب اوتار لیا - بروقت وقوع ہونے نقاب کے ضیائے رخسار ماہ پارہ سے تمام ہو کہ جنگ منور ہو گیا - جس وقت صاحبقران اصغر نے وہ رخ خورشید مثال اور حسن و جمال بدیدۂ غور دیکھا - کیا دیکھتا ہے کہ میری مطلوبہ ہونہار جہان ملکہ شمشہ جہان افروز توسن برق جولان پر سوار ہے - غلبۂ شوق سے بے اختیار باوجود خود رائی پشت مرکب سے زمین معرکہ پر گرا دور حال و استقبال کا ہوش نہ رہا - جب قریب عصر ہوش و حواس بجا ہوئے کسی شخص کا دہان نشان نہ پایا - فقط توسن سواری استادہ تہا - با دیدۂ گریان سینہ بریان بہزار شکل حسود کردہ کے دامنہ مین تشریف لایا - اول نماز گذاری بعد ازان زاہد جنی کا کاغذ دیکھا - کوئی مضمون تشفی بخش نظر نہ آیا - اُس حزن اندوہ مین ایک طرف سے سلام علیک کی آواز کان مین آئی - صاحبقران نے نظر

حیرت ہر طرف دیکھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ روبرو سے ظفران زاہد چلا آتا ہے۔ صاحبقران نے تعظیم دی اور بغلگیر ہو کر کہا۔ اے بزرگ شیفتہ جہان افروز کے عشق مین اپنے حال و مآل کی خبر نہین رہی ایسی معشوقہ شیر زن رستم توان کا رام ہونا خیال مین نہین آتا۔ ظفران زاہد ہنسا اور کہا مکدر ہونے کا مقام نہین۔ شعشہ دیا زغمہ بہر حال تصرف ہملیا مین آئین گی یہ طریق ورویہ ناز معشوقانہ سے تصور فرماؤ۔ شعشہ کا زور و قوت بہی عارضی ہے۔ اُس زرہ کا یا قوتی کے سبب تم سے مغلوب نہین ہوئی جو اُسکے جسم نازنین مین تہی۔ اُس زرہ کے بہی تمہین مالک ہو گئے۔ کیونکہ یہ بہی شاع طلسم سے ہے۔ بالفعل میرے برادر بزرگ مہر نوس مرتاض کی خدمت مین چلو وہ بزرگ عبادت شعار بزبان خود طلسم آفتاب کے بطلان کا طریق ارشاد کریگا

صاحبقران معہ ظفران زاہد کے ہمراہ شب تاریک مین روانہ ہوا۔ دو نو صعود کوہ کے ایک درہ مین داخل ہوئے۔ تین فرسخ راہ طے کی۔ آخر شب درہ سے باہر نکلے۔ ظفران زاہد نے صاحبقران کو ایک مقام بلند پر استادہ کیا اور کہا یہ اسم بزرگ چشم بند پڑہو۔ جب صاحبقران نے آنکہہ کہولی روبرو اس شان و عظمت کا ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ ہمدوش منطقۃ البروج نظر آیا جس کے ہر برج مین ایک شکل مدور نصب تہی۔ اور وہ شکل مانند شعلہ آتش یا ستارہ روشن اِس قدر منور و درخشان تہی کہ تمام دشت و صحرا

اُسکی روشنی سے منور ہو رہا تہا - ظفران زاہد صاحبقران کو دست گرفتہ قلعہ کے دروازہ پر لایا - دروازہ بند تہا ظفران زاہد نے بزور اسم الہی دروازہ کہولا - ایک پیر مرد عصائے مرصع نگار ہاتہ مین لئے ہوئے باہر نکلا اور ظفران زاہد کو بادب سلام کرکے بیشیا بیش ہو لیا - رفتہ رفتہ دیوان تمام مین پہونچے وہان دیکہا کہ صدہا جوانان خوش رو از سر تا پا لباس سرخ رنگ پہنے جا بجا بندگی و عبادت مین ہمہ تن مصروف ہین - ظفران زاہد نے اُس پیر مرد سے جو دروازہ پر ملا تہا فرمایا - ہمارے آنے کی حکیم مہر نوس مرتاض کو خبر دے پیر مرد نے ایک لحظہ کے بعد آکر کہا - حضرت نے فرمایا ہے - ہم بعد انفراغ عبادت معینہ حاضر ہوتے ہین - تم جس انسان ذیشان کو ہمراہ لائے ہو تخت خسروانی پر متمکن کرو - ظفران زاہد نے صاحبقران کو تخت پر بٹہایا اور خود تخت کے پہلو مین کرسی پر بیٹہ گیا - صاحبقران والا شان نے تمام شب رقص و سرود اور بادہ کشی مین بسر کی

وقت صبح صاحبقران نے نماز گذاری ظفران زاہد چند ساعت قبل واسطے عبادت کے گوشہ علیحدہ مین تشریف لے گیا تہا - وقت چاشت مہر نوس مرتاض و ظفران زاہد بالاتفاق صاحبقران کے پاس آئے - ہر چند مہر نوس مرتاض کی مرضی نہ تہی لیکن صاحبقران اصغر نے پیشس قدمی کی اور بعز و تمنی بغلگیر ہوا - بعد ازان تینون شخص ایک مسند پر بیٹہے - مہر نوس نے ایک جام طلائی یاقوت نگار کہ بشکل آفتاب تہا

صاحبقران کی نظر گذرانا اور کہا بہت بہرلہ - یہ تحفہ طلسم خاص میرے پاس ودیعت رکھا تھا - اُسکی ہئیت کذائی کو زوال ممکن نہین ہے - اِس جام کا یہ خواص ہے کہ اگر کسی ملک و دیار کی طرف سے کسی نوع کا تردد لاحق حال ہو - وقت شب اِس مین شراب پیئے - اُس ملک کا تمام حال و مقال عالم واقعہ مین ظاہر و روشن ہو جائیگا

ظفران زاہد نے مہرنوس مرتاض سے کہا جو کار و خدمت میرے متعلق تھا بسر و چشم بجالایا - اب اِس مرحلۂ آخر کی کشائش و فتح کا طریق صاحبقران کو حضرت ارشاد فرمائین - کیونکہ تم بباعث تجرد و آزاد منشی مجنبہ مبتلائے ہوا و ہوس نفسانی پہ بہرصورت تفضیلت رکھتے ہو - مہرنوس مرتاض نے کہا ارباب ریاضت و عبادت سے اہل معصیت زیادہ تر مستحق شفاعت ہین - چنانچہ کسی استاد کی رباعی ہے

گویند کریمی و کریمی کرم است   ماحی زچہ رویدون زباغ ارم است
باطاعتم از بہ بخشی آن نیست کرم   با معصیتم گر بہ بخشی کرم است

بعد ازان مہرنوس مرتاض نے ایک لوح مختصر جو باب فتح طلسم کی کلید تھی صاحبقران اصغر کی نذر کی اور کہا حضور میرے ہمراہ تشریف لے چلین

داخل ہونا صاحبقران اصغر کا چاہ شعلہ کش مین اور

فتح کرنا طلسم آفتاب کا

مہر نوس مرتاض صاحبقران کو چاہ شعلہ کش کے کنارہ پہ لایا اور کہا یہی چاہ عمیق طلسم آفتاب کا خاص دروازہ ہے۔ بسم اللہ اس چاہ شعلہ زن مین داخل ہو۔ جہان درماندہ کہو ہو لوح سے مشورہ لینا۔ صاحبقران توکلت علی اللہ کہہ کر چشم بند اس چاہ مین جسکے شعلے کرۂ اثیر تک جاتے تہے اور لوح طلسم کی برکت سے صاحبقران اصغر کے بدن کو محسوس نہ ہوتے تہے داخل ہو گیا۔ جب آنکہہ کہولی اپنے کو ایسے حوض وسیع کے کنارہ پر دیکہا جس کا طول و عرض ایک تیر شستہ کہہ ہی کے پلہ سے کم نہ تہا۔ حوض مین بجائے آب آتش شعلہ زن جوش مار رہی تہی۔ ورائے ازین اکثر دیو بچے سرخ رنگ مشتعل چشم حوض مین آب بازی کر رہے تہے۔ صاحبقران بے مطالع لوح ان دیو بچون کی حرکات طفلانہ دیکہنے لگا۔ تضارا ایک دیو بچہ صاحبقران کو دیکہہ کر عمود آتشین ہاتہہ مین لئے ہوئے نعرہ زنان باہر نکلا۔ قدامسکا یکا یک قریب سو گز کے دراز ہو گیا۔ بعد اسکے تمام دیو بچون نے صاحبقران کو مثل نگین انگشتری گہیر لیا۔ صاحبقران انکے انبوہ سے سراسیمہ ہو کر مہرہ خفا کے وسیلہ سے غائب ہو گیا اور عالم پوشیدگی مین لوح کو دیکہا۔ یہ عبارت لکہی تہی۔ اے مورد الطاف حی قدیر و اے فاتح طلسم حکیم اشراق روشن ضمیر جس وقت تو حوض آتشی کے

کنارے پر پہونچے زنہار اُن دیو بچون کے تماشائے آب بازی کی
طرف متوجہ نہ ہونا اگر وہ بلائین دیکھہ لین گے تو ذات مبارک کو ضرر
کامل پہونچا ئین گے۔ اُنکی ہلاکت کا طریق یہ ہے کہ عالم پوشیدگی سے
ظاہر ہونا اور اُن کے روبروئے سمت مشرق بے تماشا گریز کرنا۔
ہزار قدم شماری کے بعد اس صورت کے اشجار سر بلند و گنجان کے
قریب پہونچو گے جن کے شاخ و برگ سُرخ مطلق ہونگے۔ وہان پہونچکر
مہرہ خفا کے ذریعہ غائب ہو جانا۔ دیو بچے بھی اشجار مذکورہ کے پاس
جائین گے۔ اور بالاتفاق تمہارے تجسس مین مصروف ہونگے یہ تم
کر کر حوض آتشین کے کنارہ پر آنا۔ یہ تماشا نظر سے گذریگا۔ کہ
ایک درخت موزون خوش سایہ وسط حوض مین دیکھو گے۔ ایک
جانور سرخ رنگ درخت کی شاخ بلند پر بیٹھا ہوا ہر بار بال افشانی
کرتا ہوگا۔ اُسکے پر و بازو سے قطرہائے آب سرخ رنگ حوض مین
گرینگے اور فوراً کرم کلان کی صورت ہو کر رفتہ رفتہ اُنہین دیو بچون
کی مانند ہو جاوین گے اور با عمود ہائے آتشین اُنہین اشجار مذکورہ
کے پاس پہونچین گے بعد روانہ ہونے اُنکے جانور درخت نشین جب جانب
راست سے بال افشانی کرنے لگے باین قادر اندازی اُسکے بازو پر
تیر جاگیر مارنا کہ دوسری طرف گذر جائے۔ ضرب تیر سے جانور کے
بازو سے خون سبز رنگ نکلکر حوض مین ٹپکے گا اور جانور مع درخت
آتشن طلسم مین جل جائیگا۔ آتش حوض سیل دریا کی مانند اِن اشجار

سحر فرنگ کے نزدیک پہونچیگی۔ اور طرفتہ العین مین تمام دیونکو کو خاک سیاہ کردیگی۔ بروقت ہلاک ہونے دیو سیہون کے طوفان سیاہ برپا ہوگا۔ تم چشم بند فلان اسم عبلیں کا ورد کرنا جبوقت ظلمت طوفان دفع ہو سمت مغرب روانہ ہوجانا۔ بفضلہ اسی ترکیب سے ایک عقبہ طلسم آفتاب کا فتح ہوجائیگا۔ صاحبقران ہدایت لوح عمل مین لایا۔ سمت مغرب چند قدم طے کئے تھے کہ ایک باغ کے دروازہ پر پہونچا۔ در باغ پر ایک شیر فیل قامت مہیب صورت استادہ اور ایک زنگی بشرخ جسم عریان مطلق اسکی پشت پر سوار تھا۔ جب زنگی کی نظر صاحبقران پر گئی۔ شیر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ شیر نے جھینک لی۔ اسکے دماغ سے ایک غول بچہ نکلا۔ وہ چند تمطکین لگاکر دیو منارہ قامت ہوگیا۔ صاحبقران نے حسب ہدایت لوح اپنے گرد دائرہ کھینچا اور اسم عبلیں کا ورد شروع کیا غول بچہ دایرے کے قریب پہونچکر نابود ہوگیا۔ غرضیکہ اسی طرح صاحبقران اصغر چار سو قدم شماری ہر قدم پر اپنے گرد دائرہ کھینچتا ہوا زنگی کے قریب پہونچا۔ زنگی شیر کی پشت سے اترکر بہ جنگ و مقابلہ پیش آیا۔ صاحبقران نے بقوت بازو اسے ہلاک کیا اور حسب ہدایت لوح سر بریدہ شیر کے سامنے رکھہ دیا۔ شیر وہ سر لیکر غائب ہوگیا صاحبقران باغ مین تشریف لایا اور موافق خواہش نفس باغ کا میوہ کہایا۔ رفتہ رفتہ ایک ایوان عالی مین پہونچا۔ دیکھا کہ بارغم

مہر افزا تخت پر جلوہ فرما ہے۔ آخر یہ جیا است بازنہ تیرا یہان موجود ہونا تعجب کی بات ہے۔ بازنہ عملی نے کہا۔ یا صاحبقران ساحران طلسم سے دو جادوگر جیسے اور ملکہ شعشہ جہان افروز کو بقصد تعدی یہان لیتے ہین۔ مین یہان قید ہون اور شعشہ کو دو جادوگر بصورت شیر پشت پر سوار لیئے پھرتا ہے۔ مین نے آج تک بزار حیلہ جادوگرے اپنی پردۂ عصمت محفوظ رکھا۔ آج مقام خلوت ہے۔ صحبت نقد غنیمت سمجھو۔ صاحبقران نے لوح کو دیکھا۔ یہ مضمون لکھا تھا۔ اے والاقدر بروقت پہونچتے باغ ایوان کے آگے کوئی نازنین ہمشکل بازنہ کے بلا حیرت زدہ نہ جانا۔ تب حوض فلان اسم بزرگ کا ورد کرنا جب اسم اعظم تمام ہون چشم بند ایک تیر جگر دوز اُس نازنین تخت نشین کے سینہ مین لگانا والسلام۔ صاحبقران نے حسب ہدایت لوح نازنین تخت نشین کے سینہ مین تیر مارا۔ جب آنکھ کھولی دیکھا کہ مع تخت ہیزم خشک کی مانند جل رہی ہے

صاحبقران نے حسب ہدایت لوح آتش طلسم سے محفوظ رہنے کے لیئے حوض مین غوطہ مارا۔ جب آنکھ کھولی اپنے کو ایک صحرائے لق و دق مین پایا۔ جس طرف دل نے گواہی دی روانہ ہوا۔ چند قدم کے بعد ایک درخت چنار سالخوردہ کے قریب پہونچے دیکھا کہ زیر درخت لب چشمہ ایک شیر ببر چشم بند کھڑا ہے اور اُسکی پشت پر شعشہ جہان افروز سوار ہر لمحہ آہ سرد و حسرت زدہ سینے

پہنچتی ہے۔ صاحبقران نے لوح کو دیکھا۔ مرقوم تھا۔ اے فاتح طلسم حکیم اشراق جس وقت بیابان شیران مین پہونچو اور ایک زن چریزا کو اپنی محبوبہ شمسہ کی شکل شیر کی پشت پر سوار دیکھو۔ زنہار اُسے معشوقہ اصلی نہ سمجھنا وہ لکاتہ ہی شکل نازمین اول ایک زن خبیثہ ساحرہ ہے۔ فلان اسم ہیکان تیر پر دم کرکے ساحرہ کی پیشانی پر مارو جس کا شیرزن جادو نام ہے۔ ضرب تیر سے آتش غیبی اُس کے جسم پلید مین لگ جائیگی اور معلق زنان پشت شیر سے سطح زمین پر گریگی۔ جس وقت وہ زمین پر گرے نہایت چالاکی سے جست زدہ شیر کی پشت پر سوار ہو جانا وہ تمکو ایک مقام عجیب مین پہونچا دیگا۔ والسلام

صاحبقران نے حسب الحکم لوح ساحرہ کی پیشانی پر تیر مارا۔ فی الحقیقت آتش عجیب اُسکے سراپا مین مشتعل ہوئی اور [illegible] زمین پر گری۔ تمام شیران صحرائی بھی آتش غیبی سے جل کر خاک ہوگئے فقط وہی شیر محفوظ رہا جسپر شیرزن سوار تھی۔ صاحبقران جست کرکے شیر کی پشت پر سوار ہو گیا۔ شیر باد صرصر کی مانند دوانی دیگران ایک طرف روانہ ہوا۔ گاہے جست کرکے قلہ کوہ پر پہونچتا تھا اور گاہے غار کوہ مین داخل ہو جاتا تھا [illegible] اسکو یہ منظور تھا کہ کسی طرح صاحبقران اُسکی پشت سے گرے اور ہلاک ہو۔ مگر صاحبقران بقائمی حواس اسم خوانان منہ دعا کے ذریعہ سے

پوشیدہ اُسکی پشت پر سوار چلا جاتا تہا راستہ مین لوح کو دیکہا ۔ لکہا تہا ۔ اس شیر نابکار کا نام شیطون جادو ہے ۔ یہ تمکو منزل آفتاب مین لے جاتا ہے ۔ وہان چار صد و چہل شیاطین تلم ہند ساحر و غیر ساحر جمع ہو نگے اُنکی سردار و سر گردہ ایک مادہ دیو ہے ۔ وہ اپنے فن و علم کے روبرو سامری کو بہی موجود نہین سمجہتی ۔ جس وقت یہ شیر وہان پہونچے تم بہ چالاکی اسی طرح عالم پوشیدگی مین شیر کی پشت سے اتر آنا ۔ شیاطین اِس گمان پر کہ تم شیطون کی پشت پر سوار ہو جسمہ پلید اُسکا پارہ پارہ کر دین گے ۔ تم اُنکے قتل و مقاتلہ کا تماشا دیکہنا بعد ازان لوح سے مشورہ لینا

صاحبقران کے خیال مین اس شیر بادپا نے سو فرسنگ سے زیادہ راہ طے کی ہوگی کہ روبرو سے ایک تاریکی مثل شب دیجور پیدا ہوئی ۔ شیر نے اسی طرح دوان دوان اُن تاریکی مین راہ طے کی ۔ بعد ازان ایسی روشنی نظر آئی کہ بعینہ صبح صادق کی مانند وقت نظر آتا تہا ۔ صاحبقران کو دور سے آفتاب طلسم کر تک نظر آیا ۔ جب نزدیک پہونچا شیاطین اور دیوان ساحر کا مجمع کثیر دیکہا ۔ صاحبقران فوراً شیر کی پشت سے جدا ہو گیا ۔ تمام شیاطین شیطون کے پاس آئے اور کہا شیر زن جادو کہان ہے ۔ شیطون نے کہا وہ طلسم کشا کے ہاتہ سے ہلاک ہوئی اور طلسم کشا میری پشت پر سوار ہوا ۔ خبر نہین راستہ مین گر گیا یا ہنوز سوار ہے ۔ شیاطین نے کہا طلسم کشا مہرۂ خفا کا مالک ہے ضرور

نظرون سے پوشیدہ اسکی پشت پر سوار ہوگا - بہرحال شیطون کو
ہلاک کرو طلسم کشا بہی زندہ نہین رہنے کا - پس تمام شیاطین نے
چند لمحہ مین باجرہائے مختلف شیطون کے پرزے پرزے کردیے
بعدازان اپنے مقام کو روانہ ہوئے - صاحبقران بہی نظر سے مخفی
ہمراہ ہولیا - دیکہا کہ ایک حوض مربع ہے جسکا سو گز طول اور اسی قدر
عرض ہوگا - چارون طرف حوض کے صدہا کرسیان طلائے احمر کی
یاقوت نگار رکہی ہوئی تہین اور چارون گوشون پر چار تخت طلائی یاقوت
نگار بچہے تہے - دو تختون پر دو شخص بوڑہا نہ ضعیف العمر زرد پوش
خرم و خندان بیٹہے تہے - اور دو تختون پر دو جوان خوشرو
بلباس سرخ زنجیرہائے آہنی سے مسلسل متمکن تہے - وہ مرد ضعیف العمر
شراب پیتے تہے اور ورد شراب وہ ان جوانان سرخپوش کے
مونہہ پر پہینکتے تہے بعدازان بدرشت زبانی خداپرستی کی مذمت اور
ابلیس پرستی کی ترغیب دیتے تہے وہ بیچارے جب زیادہ تر تنگ
آتے تہے - جواب دیتے تہے ہم سے یہ توقع نہ رکہو - ایزد جل جلالہ
فریادرس مظلومان ہے وہ ہمین تمہارے دست تظلم سے جلد تر نجات
دے گا - بالفرض بقول تمہارے اگر طلسم کشا ہلاک ہوگیا ہے تو کوئی خوف
کی بات نہین ہم بہی درجہ شہادت کو پہونچینگے

صاحبقران نے دیکہا کہ آفتاب طلسم جورو زحشن بزرگ ملکہ شاہ
بانو رضیہ سلطان کے سر پر سایہ افگن ہوتا تہا بالائے حوض ابر

سرخ رنگ مین طالع ہے آفتاب کے گرد ایک ہالہ سبز رنگ محیط ہو رہا ہے اور حوض کی ایک طرف گوئے سیمابی جو ماہ طلسم سے مراد ہے چرخ گردہ بالا مین نصب تھی اور ایک زن عفریتہ زشت رو سیاہ فام کریہ منظر بہ ہیبت تمام و جلالت مالاکلام کرسی پہ بیٹھی تھی۔ جملہ شیاطین اُس عفریتہ کی منت و ثنا کرکے طلسم کشا کی مرگ و زیست کا حال پوچھتے تھے۔ وہ بآواز سخت و مہیب ناک کہتی تھی خاطر جمع رکھو اگر طلسم کشا زندہ ہے مین بزور افسون سحر اُسکو خاک سیاہ کر دونگی

صاحبقران نے وقت عصر لوح کو دیکھا۔ مرقوم پایا ہوئی۔ بالائے کوہ ایک درخت معتدل القامت ہے نام اُسکا عقیق النخل ہے۔ پوست سُرخ مطلق اور برگ زرد رنگ ہین۔ اُس کے سایہ مین یہ اسم بزرگ پڑھو۔ ہنگام ادراد حکیم مہر نوس مرتاض تمہارے پاس آئیگا اور اُس کیفیت یہان کی بیان کریگا

صاحبقران نے حسب ہدایت لوح تمام شب شجر عقیق النخل کے سایہ مین اوراد خوانی کی۔ علی الصباح حکیم مہر نوس تشریف لایا۔ صاحبقران نے اُن جوانان سحر خیونش کا حال دریافت کیا۔ مہر نوس مرتاض نے کہا اے شہریار کرم موافق قواعد طلسم اِس مقام مین بھی دو فریق خدا پرست و ابلیس پرست موجود ہین۔ دونون جوانان سحر خیونش کا نام گلغام و سر خفام ہے اور مردان ضعیف العمر زندہ دلپوش کا زرعی درزن دگون ہے۔ جس وقت تم بدولت و سعادت کا مات طلسم مین

تشریف لائے اور طلسم ماہ کو باطل کیا۔ یہ نگہبان طلسم شکست
طلسم معلوم کر کے جرم ماہ یہاں لے آئے۔ جملہ محافظین طلسم ایک
جگہ جمع ہوئے۔ اجنہ خدا پرست نے کہا طلسم کشا خدا پرست ہے بہتر
ہے کہ ملت ابلیسی ترک کرو تاکہ طلسم کشا تمہاری عزت و آبرو کرے
ابلیس پرستوں نے کہا ملت ابلیسی ترک نہیں ہو سکتی۔ انسب ہے
کہ تم بھی خداوند ابلیس کو سجدہ کرو ورنہ تم ہم منکر خداوند کو نذر ہم میں
جلائیں گے اور طلسم کشا کے دفعیہ کی تدبیر پوچھیں گے۔ غرضکہ
مکالمہ سے مجادلہ کی نوبت پہنچی۔ خدا پرست ابلیس پرستوں پر
غالب آئے۔ ابلیس پرست بہ اتفاق سلیمان ہوئے اور فرخنی بہ منت
وزاری اس ساحرہ جادوئیہ نامی کو پیش دو کے لئے طلسم میں لائے۔
اس ملعونہ نے بہ مکر و بد عاسر خدا ... کہ وہ تعویذات جن
کی برکت سے اعمال سحر ان پر موثر نہ ہوتے تھے لے لئے اور مع ان
ساحروں کے جس سے اس فاجرہ کی مرگ مقدر ہے ایک جائے مخفی کر دیے
اور اس جگہ اعمال سحر سے ایک قفس طلسم باندھا ہے اور ان مظلوموں کو
جس طرح تم نے دیکھا قید کر دیا۔ خدا پرستوں کے قید ہونے سے
تمام اجنہ خدا پرست ہر طرف منتشر ہو گئے۔ اب تم چاہتے ہو اس ملعونہ
کے طلسم کو توڑ ڈالو۔ اسکو قتل کرو پھر طلسم آفتاب بآسانی فتح ہو جائیگا
اس کے طلسم کی شکست کا طریق یہ ہے کہ تم بدولت و اقبال
زیر کوہ تشریف لیجاؤ۔ وہاں ایک تماشا عجیب دیکھو گے۔ بے خوف و

وسواس غار مین داخل ہو جانا۔ دو فرسنخ راہ طے کرکے غار سے باہر نکلوگے۔ روبرو ایک دریائے زخار موجزن نظر آئیگا۔ پانی اُس کا بعینہ خون کبوتر کی مانند سرخرنگ ہوگا۔ لب دریا ایک درخت نہ توم سالخوردہ نہایت سربلند و سرکش واقع ہے اُسے بیخ و بیخ زمین سے نکال لینا ایک غار مختصر بصورت نقب ظاہر ہوگا۔ نقب کے گوشہ مین ایک صندوقچہ مقفل رکھا دیکھوگے۔ بقوت صاحبقرانی صندوقچہ کا قفل کہولنا۔ بروقت کہولنے قفل کے ایک گرگ سیاہ رنگ مہیب شکل تم پر حملہ آور ہوگا۔ اُسے تیغ برق دشمن سوز سے ہلاک کرنا اور صندوقچہ کہولنا اور سات سنگریزے اُس مین سے نکال لینا اور یہ اسم الہی اُن پر دس بار دم کرنا اور دفعۃً دریائے خون رنگ مین پھینک دینا۔ بروقت پھینکنے ہر سنگریزہ کے ایک دیو دراز قامت پیلتن سفید رنگ دریا سے نکلکر جنگ و مقابلہ پیش آئیگا۔ جس حربہ سے مناسب سمجھنا ساتون دیوون کو نار جہنم مین پہونچانا۔ بروقت قتل دیو ہفتم دریا کا پانی وسط سے بصورت کوچہ شگاف ہوجائیگا۔ تم بخوف و خطر شگاف دریا مین قدم رکھنا۔ جب وسط دریا مین پہونچوگے۔ ایک گنبد بے در بلور شفاف کا صاف و مجلے دیکھوگے۔ میرا عصا ساتھ لیے جاؤ بہ ضرب سخت گنبد کی دیوار شرقی پر لگانا دروازہ ظاہر ہوگا گنبد مین داخل ہوجانا۔ سقف گنبد مین ایک صندوق بزرگ آویزان دیکھوگے اور ایک زن عفرینہ

مہیب صورت کہ یہ منظر زیر صندوق جبت ہوتی ہوگی - دو طفل خورد
سال آبنوسی رنگ جسکے دہ بو بستان سے کہ شش سو چہ مد در ہون گے
شمشیر سیاہ رنگ لیے رہے ہونگے - تمکو دیکھکر چند غلطکین نگاہین گے
اور دیو بلند قامت کے برابر ہو کر بالاتفاق تم پر حملہ کرین گے - جب وہ
دیو بچے تمہارے ہاتھ سے ہلاک ہونگے زنگہ بابائے مید - ان کی صورت
تم سے دست وگریبان ہوجائے گی - جب کچھ پیش رفت نہ دیکھے گی بے
محابا گریہ کر جائیگی - تم بھی اُسکے پیچھے ہو لینا - رستہ مین ایک اژدہے
آتش نشان اُس مغفریتہ کو نگل جائیگا - تم بھی دست کشان سے خوف
وخطر اژدہے کے منہ مین داخل ہوجانا - بعد تلاش چار طرف ہاتھ
پھیرنا - ہاتھ پانو بیچ لٹکے ہوئے سمجھ تم پاؤ گے - کان زنگی کو اُس
باہر نکالنا - جس وقت باہر نکلوگے تب اُسکے اژدہے ایک درخت
خشک کی بیخ مجوف اُس میں دیکھو گے - تم دست تبر سے نکالو وہ
عورت جسکا عفریتہ جادو نام ہے ایک عورت پری تمثال ہوجائیگی - زنہار
اُسکی شکل پہ فریفتہ نہ ہونا اور اُسی طرح کشان کشان گنبد مین لے آنا
زیر صندوق اُس فاجرہ کو مثل بز و گوسفند ذبح کرکے خون ایک ظرف
مین لینا اور چار طرف گنبد کی چھڑکنا - ہر وقت اس عمل کے صندوق
معلق سقف سے زمین پر گر پڑیگا - اُس عفریتہ کا سر ناپاک اس زور
سے صندوق پر مارنا کہ مغز پاش پاش ہوجائے - صندوق کھل جائیگا - صندوق
مین دو مار ان سیاہ بکفچہ زہر آلود نکلین گے - عفریتہ کا مغز ناپاک دونو

ہاتھوں میں تکمہ بار ان سے ڈسکے منہ سے دونوں تعویذ نکال لینا۔ افعی طلسم
خود بخود مر جائینگے۔ وہ سلاح بھی جس پر واہیہ ساحرہ کی اجل مقدر ہے
صندوق میں ہونگے۔ صندوق سے سلاح نکال لینا اور عفریتہ کی لاش مع
صندوق وہیں مار ان کا دینا اور خود وہاں سے بے تحاشا بھاگنا۔ مبادا
دود غلیظ بدن مبارک کو ضرر پہنچائے۔ اب دریائے خون خشک مطلق
ہوگا۔ بیخوف غار میں داخل ہونا۔ میرے پاس آپہونچوگے

صاحبقران نے حسب ارشاد طریق مہرنوس مرتاض تمام امور انجام
دیئے اور تعویذ سلاح لے کر دریائے خون کی راہ سے جو اب خشک ہوگیا تھا
حکیم مہرنوس مرتاض کے پاس عقیق النخل کے سایہ میں پہونچا۔ اُس بزرگ
نے صاحبقران کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا یا صاحبقران والاشان اسی حربہ
یعنے خشت فولادی ناخن دار کو اُس گنبد سے لائے ہو ہاتھ میں لو اور بار دگر
حوض شمسی کے کنارے پر تشریف لیجاؤ۔ جس طرح میں بتاؤں اُس کے
مطابق واہیہ ساحرہ کو مع شیاطین درک اسفل میں پہونچاؤ۔ تا انفصال
ہنگامہ جنگ میں یہیں موجود رہونگا

صاحبقران حکیم مہرنوس سے رخصت ہوکر بذریعہ مہرۂ عنقا نظر سے مخفی
حوض شمسی کے کنارے پہ پہونچا۔ دیکھا کہ بندرعون وزندہ دگون معمول سے زیادہ
گلفام دمر خفام کو ستارہے ہیں۔ ادہر واہیہ ساحرہ لاف گزاف مار رہی
ہے اور شیاطین طلسم کشا کی موت سے شکر بار بار اُسکو سجدہ کرتے تھے۔
صاحبقران نے تمام دن مجبوراً بعالم خشم و غیظ میں گذارا جب رات ہوئی تمام

دیکھ رہا تھا۔ جب رات ہوئی اور تمام شیاطین و ساحران لعین خواب غفلت مین مبتلا ہو گئے صاحبقران اول گلفام و سمرخفام کے پاس گیا اور تعویذات اُنکو دئیے۔ وہ قدمبوس ہوئے اور شکر احسان بجا لائے۔ بعد ازان صاحبقران نے حوض شمسی کے کنارے پر ادا او اسم شروع کیا۔ چند لمحہ کے بعد ایک ماہی بزرگ طلائی رنگ جسکی آنکھین مثل یاقوت رمانی درخشان تھین بالائے حوض آئی۔ صاحبقران جست زدہ اُسکی پشت پر سوار ہو گیا۔ ماہی بہ تیز روانی واہبیہ ساحرہ کی کُرسی کے روبرو آکر قایم ہو گئی۔ جب صاحبقران اسم خوانی سے فارغ ہوا ماہی بطور طواف واہبیہ کی کُرسی کے گرد پھری۔ صاحبقران نے موافق تعلیم مہرنوش مرتاض دوسرا اسم بزرگ کُرسی کے گرد پھونکا۔ ماہی بار دگر کرسی کے روبرو قایم ہو گئی۔ جب بوقت صبح صادق آفتاب طلسمی نے طلوع کیا صاحبقران نے عالم پوشیدگی سے اپنے کو ظاہر کیا اور بر پشت ماہی باین صدائے رعد آسا نعرہ اللہ اکبر مارا کر واہبیہ ساحرہ اور شیاطین کی آنکھین خواب غفلت سے کھُل گئین۔ حیران وار دور سے صاحبقران کو دیکھاتے تھے۔ اگر تیر مارتے تھے تو وہ باثر طلسم رجعت کرتا تھا اور بر عکس شیطان تیرزن کے سینہ مین لگتا تھا۔ جب واہبیہ نے صاحبقران کے ہاتھ مین وہ حربہ خشت فولادی نہ دیکھا باواز مہیب کہا باش او آدمزاد برگشتہ بخت حیرت کی بات ہے کہ تو شیطون جادو کے ساتھ ہلاک نہ ہوا۔ مگر کس قدر بے عقل انسان ہے کہ میری مانند ساحرہ آفت

روزشب کی ہلاکت پر کمر باندہے - او بیوقوف مجہے ملائک آسمانی بہی ہلاک نہین کر سکتے انسان ضعیف البنیان بیچارہ کس شمار مین ہے - البتہ مین بمدد خداوند ابلیس تجہے خاک سیاہ کر دونگی - آخر افسون سحر صاحبقران پر ہونکنے شروع کین - مگر بفضل الہی اور لوح طلسم و مغت ہیکل کی برکت سے کچہ اثر نہ ہوا - صاحبقران نے وہ خشت فولادی ساحرہ کو دکہائی - ساحرہ کو جو از روئے علم نجوم معلوم تہا کہ میری مرگ و فنا اسی خشت پر منحصر ہے دیکہتے ہی قالب بیجان کی صورت نگران رہ گئی - آخر قصد گریز کیا - مگر اسم اعظم کی برکت سے کرسی سے جنبش تک نہ کر سکی گریز کرنا شے دیگر ہے - صاحبقران نے نعرہ اللہ اکبر لگایا اور وہ آہن پارہ دشمن کش اسم خوانان واہیہ ساحرہ کے جسم پلید پر مار انقدرت بانیان طلسم حربۂ مذکور کا ایک ناخن اُسکے سر پر لگا جو حلق و سینہ تک اُتر گیا اور دو خار جگر شگاف نتہون مین پہر نچے اور ایک براہ راست حلقۂ نہانی مین داخل ہوا - ہر ایک جائے سے خون نجس و ناپاک نے مثل فوارہ جوش مارا - بعد ہلاکت ساحرہ طوفان گرد و باد شصناعہ ہوا - چند لمحہ کے بعد جب تاریکی طوفان دفع ہوئی ماہی کی پشت سے اترا اور حسب ارشاد مہر نوس مرتاض ساحرہ کی لاش ماہی طلائی کر دیدی - ماہی لاش کو لے کر چلی گئی اور صاحبقران کرسی پر متمکن ہوا - زندعون وزر دگون نے جو یہ حال دیکہا صاحبقران پر حملہ آور ہوئے - جب کچہ پیش رفت نہ گئی گلفام و بہ خفام پر حملہ کیا - ناگاہ حکیم مہر نوس مرتاض با لشکر جرار و فوج

خونخوار جو گلفام وسر خفام کا تہا پہونچا۔ سخت جنگ مغلوبہ واقع ہوئی
اکثر ساحر وشیاطین معرض ہلاکت مین آئے۔ نقبیۃ السیف نے اطاعت
اختیار کی۔

صاحبقران حسب ہدایت حکیم مہر نوش شکست طلسم آفتاب کی طرف
متوجہ ہوا اور وہی اسم جسکے پڑہنے سے ماہی طلائی رنگ آئی تہی پڑہا
ماہی طلائی بالائے آب آئی۔ صاحبقران اُسکی پشت پر سوار ہوا اور
واہیہ ساحرہ کی کُرسی حوض مین پہینکدی۔ بوقت غرق ہونے کُرسی
کے آب حوض تہ مین جذب ہو گیا۔ اور ایک چاہ عمیق نظر آیا۔ ماہی
چاہ مین داخل ہوئی۔ جس وقت صاحبقران نے آنکہہ کہولی نیچے کو
ایک اور چاہ عمیق مین پایا اور دیکہا کہ ایک چرخ یاقوتی رنگ چرخ
فلک کی مانند گردش مین ہے۔ چرخ کے گرد دود سبز رنگ ایسا
محیط ہو رہا ہے کہ اجزائے چرخ مطلق محسوس نہین ہوتے۔ جو اسم
حاشیہ لوح پر مرقوم تہا دود غلیظ پر پہونکا۔ دود برطرف ہو گیا اور
اجزائے چرخ بخوبی نظر آئے۔ صاحبقران چرخ پر عمود مارنے کو تہا کہ
ایک دیو زرد رنگ قوی ہیکل نعرہ کنان آیا اور بے محابا صاحبقران
کے سر پر وار تیشہ لگائی۔ صاحبقران نے اِسکی ضرب دفع کی اور
ایک ہی ضرب عمود سے دیو کو ہلاک کیا۔ دوسری ضرب سے چرخ کے
اجزا جدا کر دیئے۔ تابہ طلائی نے کہ بشکل آفتاب تہا اوج ہوا
کی راہ لی۔ صاحبقران نے شیرانہ یکبارگی جست کی اور تابہ طلائی کو دونو

ہاتہون مین لے لیا۔ بروقت دستیاب ہونے آفتاب طلسم کے دیو سرخ رنگ دست جیب سے آیا اور دار شمشاد صد بہی صاحبقران کے شانے پہ ماری۔ صاحبقران نے بضرب محمود اسکو بہی ہلاک کیا اور سب تابۂ کالائے جادہ مین داخل ہوا۔ ایک لحظہ مین پایہ کوہ پہونچا۔ یہ سنگاہ دیکہا کہ زمین و آسمان تاریک ہو رہا ہے اور سفتیا ہلین پالائے آسمان جنگ وجدل کر رہے ہین۔ اُس وقت عجیب و غریب آوازہائے ہولناک کا شور وغل تہا۔ چند ساعت کے بعد روشنی ہوئی۔ سب سے اول حکیم مہر نوس مرتاض نے تمام طلسم کے فتح ہونے کی مبارکباد دی ناگہان سرطان جنی ایک تابۂ سیمین جو صاحبقران کی نظر مین گوئے سیمابی محسوس ہوتا تہا بغل مین لئے ہوئے آیا اور بعد حصول ملازمت نذر گذرانا۔ اب جو صاحبقران نے آفتاب و ماہتاب طلسمی بنظر امتیاز دیکہے معلوم ہوا کہ ایک تابۂ طلائی احمر کا ہے۔ جسکے دور مین دانہ ہائے یاقوت رمانی نصب اور جا بجا نقوش کندہ کئے ہین۔ دوسرا تابۂ سیم خام کا نہایت مصیقل و مجلی تہا اُسکے دور مین نگینہ ہائے الماس بے جرم و شفاف لگے ہوئے تہے اور نقوش کندہ تہے۔ اب آفتاب و ماہتاب مین کچہ اثر باقی نہ رہا تہا مگر اس قدر مجلی تہے کہ انکی شعاع آنکہہ کو خیرہ کئے دیتی تہی۔ صاحبقران نے حکیم مہر نوس مرتاض سے پوچہا اب بہی یہ قرص ہائے آفتاب و ماہتاب کسی کام کے ہین یا نہین۔ مہر نوس نے کہا شہریار۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت۔ گویا افعل ان کواکب مصنوعی مین

تاثیرِ طلسمی باقی نہین رہی لیکن اب بھی ان مین یہ صفت ہے کہ اگر ایام تابستان
مین وقت شب شمع و چراغ کی روشنی ناگوار گذرے تو قرص آفتاب کو
ایک تیر شہ کمان کے فاصلہ سے دور رکھوادین اور ایک شمع روشن اسکے
پس پشت رکھی جائے پہر ایک ایک فرسخ کامل چار طرف روشنی مشابہ
بروشنی آفتاب جلوہ گر ہوا ور اسی طرح قرص ماہتاب سے روشنی ماہ پیدا
ہوگی۔ اس بیان سے صاحبقران گردون سریر نہایت خوش ہوا اور بسر خفام
و گلفام کو ان کی حفاظت کی سخت تاکید کی

گلفام و بسر خفام کا شہر گلفامیہ اسی حوالی مین واقع ہے وہ صاحبقران
کو باعزاز و احترام اپنے شہر مین لائے اور تین روز و شب آئین شاہانہ
مہمانی کی۔ روز چہارم حکیم مہر نوس ہزتاض نے کہا۔ یا صاحبقران والاشان
چونکہ اب کوئی مخفیہ طلسم سد راہ نہین رہا۔ پس آپ گلفام و بسر خفام کے
ہمراہ حصید کمان روشن حصار دار الامارت شعشعہ جہان افروز کی طرف جو یہان
سے دو منزل ہے تشریف لے چلیں مین اول روشن حصار مین جاکر ملکہ
شعشعہ کو تمہارے نزول اجلال کی خبر دیتا ہون

سامان کتخدائی صاحبقران اصغر با ملکہ شاہ باتو رضیہ سلطان و شعشعہ جہان افروز وغیرہ اور ہوش مین لانا حکیم مہر نوس کا محفوظہ و گلرنگ پری وغیرہ شاہون طلسم کو

بعد جانے حکیم مہرنوس کے صاحبقران بہی گلفام و سرخفام و سرطان جنی کے ہمراہ سیدکنان روشن حصار کی طرف روانہ ہوا - حکیم مہرنوس نے روشن حصار مین پہونچکر ملکہ شعشعہ کو صاحبقران کے ورود کی خبر دی اور روشن حصار کے تزئین کا حکم دیا - ملکہ شعشعہ اِس خبر فرحت اثر سے کمال خوش ہوئی - حکیم مہرنوس مع فیصور دانا باکوکبہ شاہی و علم ہائے زر نگار صاحبقران کے استقبال کے لئے روشن حصار سے باہر نکلا - کل اجنہ بشکل انسانی لباس و یراق سے آراستہ تہے اور تمام صحرائے خوش و خرم مین سر تا سر خیام مخمل کاشانی و ہانات سقرلاتی قدم بقدم برپا تہے اور ہر ایک خیمہ مین طائفہ ہائے پریزاد خوش خوان رقص و نوا مین مشغول تہین - جب صاحبقران روشن حصار مین پہونچا فیصور دانا پدر بازنمہ مہرافزا صاحبقران کو بشوکت و جلوس بارگاہ مین لایا - از کنار اردو بازار تا دولت خانہ شاہی دو لبستہ بازار آراستہ تہے صاحبقران دوسرے روز روشن حصار مین داخل ہوا اور تین روز مین تمام بساتین روشن حصار کا سیر و تماشا دیکہا اور مہوشان قمر دید اور گلعذاران شمع رخسار کے رقص و نغمہ سے محظوظ ہوا - ملکہ شعشعہ اِس صحبت مین صاحبقران کے روبرو نہ آئی - البتہ بازنمہ مہرافزا اکثر اوقات خدمت مین حاضر رہتی تہی ملکہ گاہے گاہے صحبت بے تکلفانہ گرم ہوتی تہی

جب اردوے معلے مین تشریف لایا ملکہ شعشعہ نے حکیم مہرنوس کی

خدمت مین بازفر کے ہاتھہ کہلا بھیجا کہ میرا عقد ملکہ شاہ بانو سے اول
وقوع مین آئے۔ حکیم مہرنوس نے فرمایا اپنی خاتون کو کہو کہ اس خیال
محال سے باز رہے شاہ بانو جملہ خواتین سے ذی حق تر و معزز ہے۔ لیکن
مین سعی سے دریغ نہین کرنے کا۔ آخر حکیم مہرنوس صاحبقران کے پاس آیا
اور کہا اے فرزند رشید آدم علیہ السلام اب بھی وہی شعلہ محبت شعشعہ
کا حضور کے دل مین روشن ہے یا بعد شکست طلسم آفتاب کے یہ
خیال محو ہوگیا۔ صاحبقران نے فرمایا استغفر اللہ مین ملکہ شعشعہ کو اپنی جان
سے زیادہ عزیز سمجھتا ہون۔ مہرنوس نے کہا پھر توقف کے کیا معنے
بسم اللہ تقریب عقد کے لیے کوئی ساعت سعید مقرر فرماؤ۔ صاحبقران نے
کہا مجھے تقرر ساعت مین کوئی عذر نہین مگر تقدمۃ النساء والسابقون حضرت
آپکے گوش گذار ہوا ہوگا۔ پس ملکہ شاہ بانو کے تقدم کا لحاظ رکھنا واجب ہے
یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حکیم ظفران زاہد بھی مجلس مین پہونچا۔ اور کہا حکیم
اشراق کا حکم موکد ہے کہ حق حقدار کو پہونچے۔ حکیم مہرنوس نے کہا ہم بھی
سنین۔ ظفران زاہد نے کہا مین فلان غار کوہ مین عبادت آمرزگار کر رہا
تہا۔ شب گذشتہ حکیم اشراق روشنضمیر عالم رویا مین تشریف لا کے ارشاد
فرمایا صاحبقران نے جملہ مراحل طلسم فتح کیے اُس عالیقدر کو فتح طلسم کی
مبارکباد دو اور از شہر روشن حصار تا مرات القلاع دو رستہ آرایش
وتزئین منازل کرادو در روز معین صاحبقران خورشید رفعت بہمہ عقد شاہ
بانو رضیہ سلطان روشن حصار سے سوار ہو۔ بعد عقد ایک ہفتہ کامل ملکہ

شاہ بانو کے ساتھہ عیش و عشرت مین مشغول رہے - بعد ازان وہ اسی شان شوکت کے ساتھہ روشن حصا کو روانہ ہوا اور اسی آرایش و زینت سے قشقشہ کی تقریب عقد عمل مین آئے - اُسی شب حکیم مہر نوس کو بہی حکیم بزرگ نے عالم رویا مین وہی ہدایت کی - اور مہر نوس روشن حصا کی تزئین مین مشغول ہوا

لمقران زاہد بہی جسکو تمام اجنہ طلسم سلطان الزاہدین خطاب کرتے ہین اردوے معلے مین آیا اور ملکہ رضیہ سلطان کو ایک رقعہ بدین مضمون بہیجا کہ صاحبقران گردون وقار نے بہ فضل و کرم الہی تمام مراحل طلسم فتح کئے - قرص آفتاب وماہتاب دستیاب ہوئے اب تم بہت جلد مرات القلاع مین رونق افروز ہو تاکہ تمہارا کار خیر بخوبی اسلوبی انجام دیا جائے - رضیہ سلطان نے وہ رقعہ اپنے باپ سلطان شہر نوس جنی کی خدمت مین بہیجا سلطان شہر نوس نے جواب دیا کہ ہم نے روز تولد سے تجہے حکیم لمقران زاہد کی فرزندی مین دیا ہے - لاجرم اُسی بزرگ کو تیرے نیک و بد حال کا اختیار حاصل ہے - بہرکیف مرات القلاع مین جاؤ انشاءاللہ تعالی ہم بہی بہت جلد وہان آتے ہین - ملکہ رضیہ اسی وقت مع زکیہ سلطان مرات القلاع مین پہونچی اور اپنے قصر بہشت آئین کی بدرجہ اتم آراستگی کروائی - لمقران زاہد نے اپنے فرزندانہ چارگانہ حیانوس و صفانوس و عطانوس و دفانوس کو پردہ قاف سے بلواکر آراستگی مرات القلاع کا حکم دیا اور خود ملکہ شاہ بانو سے ملکر حصول مطلب کی مبارکباد دی - ملکہ نے کہا اے بدر بزرگوار فی الحال

تو مجھے اپنی مصاحبین خورشید لقا و زہرہ لقا وغیرہ کے غم مین جو بند طلسمی مین گرفتار ہین حال و آل کا ہوش نہین - ظفران زاہد نے کہا تم مطمئن رہو یہ پریزاد ہیتا حکیم مہرنوس کے طلسم مین گرفتار ہین تم اپنے کسی معتمد کے ہاتھ صاحبقران اصغر کو کہلا بھیجو کہ جب تک میری چار و مصاحبین موجود نہ ہونگی میری بزم عروسی معطل رہیگی - محفوظہ و گلرنگ کے ورثا خود جا کر حکیم مہرنوس اور صاحبقران کے روبرو داد خواہ کرین امید ہے کہ اس طرح پریزادان مقید طلسم جلد رہا ہون - چنانچہ گلنار پری اور ورثا محفوظہ و گلرنگ پری حکیم مہرنوس و صاحبقران کے پاس پہونچے - گلنار پری نے ملکہ کا رقعہ صاحبقران کو دیا اور شرفین دشت لیف نوجوان نے محفوظہ وغیرہ کے لیے داد بیداد کی صاحبقران کمال مشوش ہوا - حکیم مہرنوس نے کہا حضور نے اپنے ہاتھ سے ان پریزادون کو بضرب شمشیر طلسمی نوبت بہ نوبت ہلاک کیا ہے اب ناحق ملول ہوتے ہو - کردہ خود را چہ درمان - صاحبقران نے فرمایا کیا ذاً بالتہ عجب اسرار طلسمی ہین - عجب حکیم مہرنوس نے صاحبقران کو زیادہ ملول دیکھا دل شگفتہ سے اجازت حاصل کی بعد ازان صاحبقران اور حکیم ظفران زاہد کو ہمراہ لیکر گنبد میں گیا - صاحبقران نے دیکھا کہ صف بہ صف تمام تابوت رکھے ہین اور کسی نازنین کی نبض حرکت نہین کرتی الا رنگ و رونق چہرہ مین فرق نہین آیا - حکیم مہرنوس نے کہا شہریارا اس گنبد عالی کی

سطح میں فلاں جائے ایک حلقہ آہنی زبردست لگا ہوا ہے اسکو بزور بنیرو دست زمین سے نکالیں۔ صاحبقران نے بزور اول ہی میں حلقہ نکال لیا۔ زیر حلقہ ایک تختہ سنگ سرخ دس گز سے دس گز مربع تھا۔ جب تختہ سنگ جدا کیا ایک چشمہ آب جسکا پانی مثل شیر سفید تھا جاری دیکھا۔ اُس حوض میں موافق ارشاد حکیم مہر نوش صاحبقران نے بدست خود جملہ شہزادان بیجان کو غسل دیکر بستر پر سلا دیا۔ ادھر حکیم مہر نوش نے اسم خوانی شروع کی۔ دو لمحہ نہ گذرے تھے کہ تمام شہزادین لب دہیش ہوش میں آئیں اور حیران وار صاحبقران کو آداب و مجرا بجا لائیں اور حکماکے قدم بوس ہوئیں۔ حکمانے بھی ہر ایک کی پشت پر دست شفقت پھیرا

داخل ہونا صاحبقران اکبر شاہزادہ معز الدین کا طلسم بیضا میں اور حاصل کرنا لوح طلسم کا بعد ہلاک کرنے جنگم جادو کے اور بیان کارروائی ہائے جنگم جادو۔

جب صاحبقران اصغر کا قصہ بیان تک پہونچا۔ شہزادہ معز الدین

نے حکیم اخشیجان و حکیم ابو المحاسن سے کہا یہ کتاب مخوف کر دو اب
ہمارا مرغ دل طلسم ہبفیا کے خیال مین جو بازو سے شوق پر دانہ کرتا ہے
حکیم ابو المحاسن نے تاریخ الاعظم مخوف کر دی - صاحبقران اکبر محمد مسعود
توسن مشکفام پہ سوار ہو کر طلسم ہبفیا کی راہ لی

جنگم جادو ہر ساعت دن نحوون کی مادر ناپاک سے سیاہ کاری
مین مشغول رہتا ہے اور عیاران لشکر اسلام اس فکر مین ہیں کہ اس
ملعون سے لوح حاصل کرین - مگر حکیم اخشیجان و ابو المحاسن کا حکم ہے
کہ کوئی واحد ہماری بلا اجازت اُس دائرے سے جو ہر دو صاحب نے کہ
گرداب دھم شد دشت کھینچا ہوا ہے قدم باہر نہ رکھے - سب [illegible]
مہتر زمام لوح کے حاصل کرنے کی تشویش مین تھے آخر ایک روز [illegible]
بن خرام پوشیدہ طور پر اردو سے محلے سے نکل کر [illegible] جنگم
جادو کے دربارگاہ پر پہونچا - جنگم جادو نے عیاران لشکر اسلام کی
چالاکی مکران شاہ وغیرہ سے سنکر پہرا انھون کو بیٹھا رکھا تھا
تھا کہ جو شخص بقصد دشمنی خیمہ مین آوے تا [illegible] زمین مین غرق
ہو جاوے - چنانچہ مہتر [illegible] کے [illegible] زمین مین دھنس گئے
اور بیہوش ہو گیا - دربان رفتار کو گرفتار کر کے جنگم کے روبرو لے
گئے - جنگم نے مہتر کا منہ دھلوایا اور لباس [illegible]
کر دی - مردان عیار مکران شاہ نے کہا یہ عیار [illegible] لشکر
اسلام کا [illegible] نام ہے - جنگم نے [illegible] کو ہوش مین لایا اور زبان [illegible]

کہا او عیار بدبخت شاید تو نے ہمین بھی مثل بکران شاہ و نصرون سمجھا
کہ اِس بارگاہ مین جہان فرشتہ کا بھی گذر نہین قدم رکھا۔ سچ بتا
کس غرض کے لئے آیا ہے۔ رفتار نے باستقلال تمام جواب دیا۔
او ساحر لعین کسی نے سگ گندہ خوارسے خوف کیا ہے کہ مین تجھ سے
خائف ہوتا۔ جنگم نے کہا کہ سچ بتا کہ یہان کس ارادہ سے آیا تھا۔ رفتار
نے کہا سچ یہ ہے کہ مین لوح طلسم جو تو نے بہ مکر و دغا معز الدین سے لی
لینے آیا تھا۔ یہان قضا و قدر نے گرفتار کرا دیا۔ او سیاہ رو سیاہ
دل گوش ہوش سے سُن کہ جو انسان اجل رسیدہ تیرہ بخت گا صاحبقران اکبر
فلک قدر کی ظل حمایت مین داخل نہ ہوگا وہ بہ بدترین عذاب نار جہنم
مین داخل کیا جائیگا۔ چنانچہ جب صاحبقران مقتضی المرام طلسم بغیا
کو فتح کر کے پہر تیگا اور تمام کفار و اشرار بعذاب ہر اسی جگہ اُس کے
ہاتھ سے جہنم واصل ہونگے۔ جنگم نے کہا جب کہ لوح میرے پاس ہے
تو پہر معز الدین کا طلسم سے سلامت نکلنا محالات سے ہے رفتار نے
کہا او سیہ درون اہل اسلام حافظ حقیقی کی حمایت کا وسیلہ رکہتے ہین
وہی معز الدین کو لوح بے درد سر دلادیگا۔ جنگم نے حکم دیا کہ اِس عیار بد
زبان کو تیرباران کرو۔ ملک نصرون وغیرہ کی ہمین تمنا تھی فوراً بارگاہ
کا پردہ بلند کرا دیا اور رفتار کو دار سے مضبوط باندہا۔ جنگم جادو چاہتا تھا
کہ ایک تیر رفتار کو خود مارے ناگاہ ایک پنجہ غیب رفتار کو وہان سے
لے گیا اور وہ تیر بکران شاہ کے خواہرزادے کے سینہ مین لگا۔ ابو حاکم

نے بلند قہقہہ مارا اور بے ساختہ کہا۔ صلوات بر محمد و آل محمد۔ جنگم جادو
نے خجلت زدہ وہ تیر کے لگنے کا کبران شاہ سے عذر کیا

وہ بچہ عجیب جو رفتار کو لے گیا حارث دیو تھا اور صاحبقران کے
خیمہ اخبار کے بیرون قاف سے آیا تھا اُس سے رفتار کو بچایا تھا اور
دار سے کہونکہ لے گیا اور حکیم اخشیمان اور ابو المحاسن کی خدمت میں لایا
اور خود طلسم سبج کی راہ لی۔ رفتار نے حکمائے عالیقدر کی منت و سماجت
کر کے ایک روغن اور ایک لوح وہ جنگم سے انتقام لینے کی اجازت
لی۔ مگر حکما نے بقید قسم یہ اقرار کرایا کہ جنگم کی جان اور لوح لینے میں دیر
نہ ہونا۔ رفتار بن خرام حکیم ابو المحاسن کے ساتھ بار تصدق ہوا۔
اور ایک طفل امرد کی شکل سے تبدیل وضع کر کے جنگم کے خیمہ میں
پہونچا۔ مینائے شراب و جام بلوری ہاتھہ میں تھا۔ جنگم نے پوچھا تو
کون ہے۔ رفتار نے دعائے طول دی اور کہا میں یعقوب ملازم
خاص کا فرزند خاص ہوں۔ کبھی گھر سے باہر نہیں نکلا۔ آج میرے باپ
کی طبیعت کچھہ علیل تھی اس لئے میں آیا ہوں۔ جنگم رفتار کو اپنے ہمراہ
بہ نیت فاسد خلوت گاہ میں لے گیا اور کہا ہم تیرے ہاتھہ سے شراب
پیئیں گے۔ رفتار نے چند جام بیہوشی آمیز جنگم کو پلائے۔ جنگم نے
عالم بدمستی میں رفتار کو بغل میں دبایا اور چاہتا تھا کہ اُسکے لب و رخسار
سے بوسے لے۔ رفتار نے ایک نیا بچہ اس زور سے اُسکے مونہہ پر مارا
کہ چیخ کھا کر فرش پر گرا۔ رفتار نے خلوت گاہ کا دروازہ بند کر دیا

اور بہ لجمعی اُس شخص کی ریش و بروت کی اصلاح کی اور بصورت مضحک
رنگ نکالا تھا وہی جاری اور بے وقوف مکر تبدیل شکل کر دینی اور خود بصورت
اصلی باہر نکل آیا۔ نکبران شاہ و ابو حاکم نے جو رفتار کی شکل دیکھی حیران
رہ گئے ابو حاکم نے کہا یہ شخص وہ شخص نہ تھا۔ اُس روز تھا کہ غیبی دام
سے بسلامت اپنے لشکر میں پہونچا اور آج گھسکے اپنا بدلا لینے کو
آیا۔ نکبران شاہ نے کہا یہاں فرشتہ کا گزر نہیں رفتار کیا حیثیت
رکھتا ہے۔ شاہ جادوان نے بطور مذاق اُسی طفل امرد کو بصورت رفتار
ہمارے پاس بھیجا ہوگا۔ ابو حاکم نے کہا شاید یہ سچ ہو مگر دل میرا خود
بخود سینہ میں ملا جاتا ہے۔ رفتار بن خرام آواز بلند ہنسا اور ابو حاکم
سے کہا تیرے جیسا کوئی شخص احمق جہان نہ ہوگا کہ ایسے خیالات بیہودہ
دل میں لاتا ہے۔ بعد ازان نکبران شاہ کی طرف اس طرح جھکا جیسے
کوئی کان میں کچھ کہے نکبران شاہ نے گردن جھکائی۔ رفتار نے اُس
کے سر سے تاج شاہی اوتار لیا اور ایک ایک دھول سخت ابو حاکم و
نفرون کے سر پر لگا کر راہی ہوا۔ عیار نکبران شاہ وغیرہ نے تعاقب
کیا رفتار نے اثنائے دوادوی میں چند ملازمین کو جو سامنے آئے مارا۔
اور خود بلشکر میں سلامت پہونچ گیا۔ نکبران شاہ کی بارگاہ میں
ایک شور مچ رہا تھا جنگم بھی ہوش میں آیا اور آن شکل مضحک خلوتگاہ
سے باہر آکر شور و غوغا کا باعث پوچھا۔ اہل دربار نے کوئی بلائے بد
تصور کرکے جنگم کی چوب و چماق سے خوب تواضع کی جنگم نے بزور سحر

مردمان چوب زن کے دست و پا بیکار کر دیئے۔ اب کیا ان شاد وغیرہ
سمجھے کہ یہ شخص بوالعجب جنگم جادو ہے۔ فرط خندہ سے غشی کی نوبت
پہونچی۔ جنگم جادو نے باعث خندہ دریافت کیا۔ ابو حاکم نے جنگم کے
ہاتھ میں آئینہ دیا۔ جنگم نے آئینہ دیکھ کر ریش دراز پہ ہاتھ پھیرا وہ
ریش مع تمام و کمال ہاتھ میں آگئی ایک بال کلہ پر نہ رہا۔ ملک نصرون
وغیرہ اور بھی ہنسے۔ جنگم نے کہا او قرمساق بات تب ہے کہ تیری مادر
فاجرہ کے موئے سر کی بھی اصلاح کرواؤں۔ آخر جنگم نے اسی وقت
اُسکی مادر ملعونہ کو مجلس میں بلوایا اور مقراض تیز تراشیدہ کے ہاتھ میں
دی اور کہا اسے مدخولہ خاص مقتضائے ذات ہم محبت یہ ہے کہ
میری ریش دراز کی طرح تو بھی بدست خود اپنے موئے سر کی اصلاح
کر دے۔ اُس مسحورہ نے فوراً تمام سر کی اصلاح کر دی۔ ملک نصرون
وغیرہ تمام مسحور ہیں تماشا دیکھ رہے تھے۔ غرضیکہ جنگم ہر روز ان
قرمساقوں کو اسیطرح سے رسوائی کرتا تھا اور یہ سب کے سب دم نہ مار
سحر و ہم زدہ رہ سکتے تھے۔ مگر شب کے اپنے خیام میں جا کر اپنے حالات
گذشتہ پر حیران ہوتے تھے۔ لیکن سحر کے سبب سے کچھ خیال نہ آتا
تھا کہ ہم کچھ تو اپنی غرض اور کچھ سحر کے باعث ذلت و رسوائی اُٹھا رہے
ہیں۔ خدا جلد اس لعین کو دفع کرے کہ ہم اس عذاب الیم و تشویش دلی
سے رہائی پائیں۔ ابو حاکم بھی موجود تھا اُس نے کہا بھائی الامان سوائے
اتباع حکم کوئی چارہ نہیں۔ تب یہ لعین جہنم واصل ہو اپنی شہر منگی کا

عذر بہ بہانہ سحر کر سکتے ہو

اتنے مین خجستہ نے بارگاہ مین تخت پر جلوس کیا اور داہنی
ملک نفرون کا تخت جسکو فرزند رشید کہتا ہے اور بائین کبران شاہ
کا تخت جسکو ملک الخوارج کا خطاب دیا ہے اور نیم تخت پر رو برو ابو
حاکم حبس کا سیہ بخت خطاب ہے نشست کا حکم دیا - ابجد کرسی جیلوانی
پر بیٹھا اسکا خطاب فرزند خواندہ ہے رفتار کے ہاتھہ سے جو ذلت خجستہ
لعین کو پہونچی ہے اُسکی رفع ندامت کے لئے ایک روائیت بے اصل
اہل بارگاہ کے روبرو بیان کر کے خود کو اُسکی نظرون مین زیادہ معزز
ثابت کیا - متسلام بادشاہان متفرق کے جواسیس ان کی مجلس مین رہتے
تھے اور اپنے بادشاہون کے روبرو حالات بیان کر کے انعام کثیر حاصل
کرتے تھے - اور جمشید کی مجلس مین تو اِن کا قصہ نقل محفل سمجہا جاتا
تہا

جس روز سے اس لعین نے رفتار کے ہاتھہ سے ذلت اُٹھائی ہے
لشکر اسلام کی طرف سے دل مین نہائیت خائف رہتا ہے چنانچہ اس
نے سحر و کہانت کی کتابون مین بغور اپنا مآل کار دیکھا معلوم ہوا کہ جلبہ
عصا کر شدہ بہ افسون سحر خاک سیاہ ہو سکتے ہین الا لشکر اسلام کسی طرح
مغلوب نہین ہو سکتا - بلکہ حمزۃ الدین کا ستارۂ اقبال اپنے ستارہ
پر غالب پایا - دل مین سوچا کہ لوح طلسم بضیا کو کسی مقام قلب و
دشوار مین دفن کر دینا چاہیئے نہ لوح میرے پاس ہوگی نہ اہل اسلام

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۹ ۲ اگست ۱۸۹۵ء

سے دو پیدا ہوگئے اور معز الدین بہی فتح طلسم سے معذور رہیگا یہ حضرت اس نابکار نے کہ ان شاہ وغیرہ سے کہا کہ مجھے ایک ہفتہ کے لئے خدا وند ابہین نے دشمنون کی استیصال کی تدبیر بتانے کے لئے طلب کیا ہے۔ آخرش نخت پر سوار ہوا اور بزور بہائے سحر اوج آسمان کی راہ لی۔ برا در است کوہ رمل پر جو طلسم سبع سماء و مبغیا کے وسط حقیقی مین واقع ہے پہونچا۔ اس کوہ پر شکوہ مین ایک غار عمیق واقع ہے جسکے قعر و عمق کا پتہ کاؤ زمین تک نہین لگتا۔ جنگم کو غار کوہ نہایت پسند آیا۔ اور تیرگی روزگار سے غافل غار مین گیا۔ وہان ایک درخت کہنہ زقوم کا تہا جسکو ہندی مین تہوہر کہتے ہین۔ جنگم نے بقوت سحر درخت کو زمین سے نکالا اور ایک افسون زمین پر دم کیا وہان ایک چاہ عمیق ظاہر ہوا۔ جنگم نے اس چاہ مین لوح طلسم بطریق امانت رکہہ دی اور چند اشیا طلسم با شکال عجیب وہان ہو کل کئے اور پہر درخت زقوم کو اپنی جائے پر قایم کر دیا۔ بعد ازان ایک ثمر انار پر سات دن برابر چند افسون زبردست ترین اعمال ہو کئے اور اُسے کہا لیا گویا اُسنے کا مہ بنیاد طلسم اُس ثمر انار پر قایم کی۔ یعنے جب تک وہ ساحر زندہ رہیگا طلسم کسی طرح باطل نہ ہوگا۔ روز ششم لشکر خوارج کی راہ لی۔ مگر نمرون وغیرہ جنگم ہی کا ذکر کرتے تہے کہ ناگاہ بارگاہ مین ایسی جو بہ آتی کہ اہل دربار کرنشان کی بند سے

تینون بادشاہون کی یہ رائے قرار پائی کہ جنگم جادو سے جلد تر لشکر
اسلام کی بربادی کی درخواست کیجائے اور معز الدین کے لئے
یہ بات قرار واقعی اس کے لشکر کا استیصال کرین - بعد ازان جمشید
سے سحر کہ آرائی کرنا - آخر تینون جنگم کے پاس پہونچے اور ابو حاکم نے جنگم
کی خدمت مین درخواست وقت کے مطلب بیان کیا - جنگم نے کہا اے
سیاہ بخت یعنے خداوند البغیض سامری نے چند نصیحتین کی ہین -
بگوش ہوش سنو - یعنے مجھے خداوند نے فرمایا ہے اے جنگم
تو نے سات سو برس اپنی عمر گران مایہ سے تجرد و حبس دم مین گذارے لہذا
اب وہ وقت ہے کہ تو اپنے اُس پرستش و خلوص عقیدت کے
عوض کچھ صلہ پائے - یعنے تا زندگی اپنی اوقات عیش و نشاط اور لہو
ولعب مین بسر کر - بس مین تو اب رات دن زنان شکیلہ و جمیلہ
سے ہم صحبت رہونگا - معز الدین سے مین نے لوح طلسم سے [illegible]
یقین کرتا ہون کہ وہ سرزمین طلسم مین حیران و سرگردان پھریگا
اور شدائد و مصائب طلسم سے ہلاک ہو جائیگا - بلکہ ہو گیا ہوگا لہذا
ایک لشکر بے سر کا استیصال کرنا شیوہ ترحم و انسانیت کے خلاف
ہے بلکہ عتاب خداوندی کا موجب ہوگا - ہان اور بادشاہون سے
جو کوئی ارادہ جنگ کرنے کا کریگا اپنا تخت سلطنت تختہ تابوت سے
بدل دیگا - نیز خداوند کی درگاہ سے جنگ مین [illegible]
نہین ہے - ابو حاکم نے کہا خداوند نے اس امر مین کیا [illegible]

کر دشمنون کے استعمال سے مانع ہوا ہے۔ جنگیم نے کہا تم اِس
رتبہ کے آدمی نہیں کہ خداوند کے معاملات مین دخل دو۔ اگر ہم
حشمت جمشیدی کی بدنامی سے ڈرتے نہ ہوتے تو تم جیسے کو ابھی مار ڈالتے
اُسکو سمجھو۔ اسیر جہان کے ... [illegible]
ہونا۔ ہم انجد کو احوال سخت امداد دینگے
ادھر صاحبقران اکبر طلسم ہفتاد مین پہونچا و شہر یاقوت نگار
مین حسب دستور باغ فردوس نشان مین ملکہ صبح روشن گہر سے گرم
صحبت رہتا ہے اور بوقت ضرورت حادثہ حمام زمان کو بے تکلف
کام مین لاتا ہے لیکن اب اکثر اوقات لوح طلسم کے گم ہونے کا خیال
طبیعت پر محیط رہتا ہے۔ چنانچہ اکثر یاقوت جنی سے دستیابی لوح کی
تدبیر پوچھتا ہے۔ یاقوت جواب دیتا ہے۔ غلام کسی وقت لوح کے
ذکر سے غافل نہین ہوتا مگر تاوقتیکہ عالم رویا مین یا از روئے کتاب
طلسم کچھ ارشاد نہ ہوگا عرض نہین کرسکتا

رنگ افروزیِ بنت یاقوت جنی

ناظرین نے اِس عاشقہ صادقہ معزالدین کا حال فراموش
نہ کیا ہوگا۔ جس نے تماشیہ وشمراتہ سے صاحبقران کی جان بچائی

تھی اور اس فکر میں تھی کہ حکیم سے لوح حاصل کرکے صاحبقران کو
دے۔ ناگاہ رات عنبر زن نے جو رنگ افروز نے خواب اور اخبار صاحبقران
پر سمین گئے ہوئے تھے خبر دی کہ حکیم لوح لے کر بیرون طلسم آگیا
ہے۔ رنگ افروز خواب سے پریشان خاطر ہوئی اور رات دن فکر سے
صاحبقران کے حصول اور دستیابی لوح کی دعا مانگتی تھی

ناگاہ بعد طالع روزگار روز لبست دیکھ رنگ افروز پری کا تیر
مراد ہدف اجابت پر پہونچنے لگا۔ دیگر حکیم طلفوس صاحب تمثال عالم خواب
میں تشریف لایا۔ اور فرمایا اے رنگ افروز آج وہ وقت آیا ہے کہ
مادر و پدر کی محبت طاق نسیان پر رکھ اور بے تکلف صاحبقران کی خدمت
باسعادت میں پہونچ۔ رات کو اپنے پدر شفیق کے ... اور ان کے جواہر خانہ
میں جا۔ وہاں ایک صندوقچہ نقرئی مرصع کار مقفل ہے ... بھرا رکھا ہوگا
وہ صندوقچہ لیکر نکل کے باہر سے صحرا کی طرف نکل جانا۔ ہمارا
گنبد سنگیں تجھے نظر آئیگا۔ چند خواصان محرم راز کے ہمراہ مع صندوقچہ
نقرئی گنبد میں جانا۔ گنبد کے ایک گوشہ میں حوض پر از آب مصفا
واقع ہے اُس حوض میں مع خواصان غوطہ لگانا بے جہد و تلاش صاحبقران
کی خدمت میں جا پہونچے گی۔ سوا اسکے حکیم طلفوس برگزیدہ حق
نے یہ اور نصیحت بھی کی جو عنقریب لذکر گذارش ہو گی

جس وقت رنگ افروز پری کی اس خواب رحمانی سے آنکھ کھلی
نیا ہی بدن معطر پایا صبح کو ناقوت جبین نے رخترے حال طبیعت دریافت

گیا۔ رنگ افروز نے بجز اشک ریزی کچھ جواب نہ دیا۔ یہ
سمجھ لیا کہ یہی اُسکی جدائی والدین کے باعث تھی۔ اور بہ زبان گریہ آلود
کہا۔ اے پدر محترم نے کوئی جواہر گرانبار مجھے نہیں دیا۔ لاقوت حبشی
نے مقالید جواہر خانہ قدیم و جدید رنگ افروز کے حوالہ کئیں۔ ملکہ
رنگ افروز اُسی وقت جواہر خانہ قدیم میں پہنچی۔ اور بتوفیق تمام وہ
صندوقچہ سربمہر پیدا کیا۔ اور محلسرا میں لے آئی۔ تین دن کے بعد
لاقوت حبشی سے اجازت شکار لے کر فقط دایہ اور خواصان محرم راز
کو ساتھ لے کر مع صندوقچہ سمت شمال روانہ ہوئی۔ جب آفتاب
عالمتاب وسط السما میں پہونچا روبرو اُس گنبد سبز رنگ کا قبہ طلائی نظر
آیا۔ رنگ افروز نے اثناء راہ میں ایک ہرن شکار کیا تھا صحن
گنبد پر کنیزوں سے اُسکے کباب پکوائے اور بہ خواہش نفس کھائے۔
بعد ازاں گنبد میں جاکر بہ دو دست و نیاز حکیم مغفور کی تربت عالی کے روبرو
حمد خداوند دو عالم و نعت مرسلان علیہم السلام بفصاحت زبان ادا کی
ازانگاہ مع دایہ و کنیزوں کے صندوقچہ بغل میں لے کر حوض میں داخل
ہوئی۔ مردمان ہمراہی نے دو ساعت کامل انتظار کر کے چار طرف گنبد
کے گشت لگایا۔ مفقودی دروازہ کے علاوہ دیکھا کہ گنبد مثل
سنگ آسیا گردش میں ہے۔ ناگاہ ایک دود غلیظ تیرہ و تار ایسا
متصاعد ہوا کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تھا جب ظلمت و دود رفع ہوئی
اپنے کو ایک صحرائے ویران میں پایا بعد سرگردانی کامل شہر میں

یہ دن رنگ افروز پری نے جس وقت مع دایہ و کنیزوں کے
حوض میں غوطہ اٹھایا ایک سناٹا اپنے حال کا کہ ہوش نہ رہا۔
جب ہوش آئی اپنے کو ایک بیابان لق و دق میں دیکھا۔ تسلیم
پردہ نشینہ ایک سمت روانہ ہوئیں۔ تمام کف پا پر آبلہ ہو گئے
بارے بہزار مشکل و مشقت یہ عورتیں ایک آبادی کے قریب پہنچیں
وہاں بیشتر سوار و پیادہ صف بستہ گویا انہیں کا انتظار کر رہے تھے
رنگ افروز ان سوار و پیادہ کو دیکھ کے چشم پر آب ہوئی اور دایہ سے
فرمایا۔ دریغ صد ہزار دریغ۔ پیادہ پائی سے دونوں کف پا میرے
اس قدر پر آبلہ ہو گئے ہیں کہ طاقت رفتار باقی نہیں۔ اب اس
سامان سے پردہ ننگ و ناموس کا سلامت رہنا محال معلوم ہوتا
ہے۔ ہنوز یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس صف میں سے سات جوان یا
پیادہ مع ایک مرکب پریزاد کے باہر نکلے۔ جب قریب تر
پہونچے ملکہ نے دیکھا کہ ان میں ایک شخص ضعیف العمر کشادہ پیشانی
ہے چند قدم کے فاصلے سے اس پیر مرد نے ان جوانوں کو توقف کا
حکم دیا اور خود ملکہ کے پاس آ کر بادب تمام سلام کیا اور دست
بستہ روبرو استادہ ہو گیا ملکہ رنگ افروز نے بزبان خود پوچھا
اے پیر شفیق و مہربان اصل میں تم کون ہو۔ پیر مرد نے بزبان شستہ
کہا مجھ ضعیف خدمتگزار کا نام شمشاد حبشی ہے۔ اور باطن طلسم کے
ایک مقام کا سرحد دار ہوں۔ شب گذشتہ جناب تسلیم

حسب تعلیم حضرت حکیم مغفور کا حکمنامہ خوش ہو پہنچا کہ روز فردا ملکہ رنگ افروز
جو مہ جبین طالع سعد و بہ ہدایت عقل سلیم خدا پرست ہوئی ہے - چند
کنیزون کے ہمراہ یہان پہونچیگی اُسکے استقبال کو جاؤ - پس حکیم
مغفور کے اشارہ کے مطابق یہ مادیہ اسپ جسکا نام شعلہ جوالہ ہے
ملکہ کے لئے اور چند اسپ کنیزون کے لئے لایا ہون - ہرگاہ ملکہ
رنگ افروز نے یہ عبارت مفرح دل و جان سُنی ایزد کارساز کی جناب
مین سجدہ ہائے شکر بجا لائی - بعد ازان اُس مادہ اسپ پر خود سوار
ہوئی اور دیگر اسپون پر کنیزون کو سوار کر کے ضیغام خنجی کے ہمراہ ہولی
ضیغام مہر حد دار ملکہ کو آبادی مین لایا اور بخوف صاحبقران اکبر ایک
ایوان عالی مین اوتارا اسی طرح خدمت و مہمانی مین کوئی دقیقہ باقی
نہ رکھا - علی الصباح ان پریزادون کو حمام زنان مین لے گیا -
گرمابہ خاتون مع کنیزان خاص ملازمت سے بہرہ اندوز ہوئی - حمام
کی سب پریزادین ملکہ صبح روشنگہر کے باغ مین چلی گئی تھین - البتہ
چند پریزادان تازہ موافق حکم حکیم مغفور پردہ قاف سے بلائی گئی
مین جنہون نے گرمابہ خاتون کے ماتحت ملکہ صبح روشنگہر کی کماینبغی
خدمت و مدارات کی

گرمابہ خاتون نے کہا اے ملکہ اب ضیغام مقدم کو رخصت دو
اور خود آرام یہان تشریف رکھو - اکثر مردمان معززہ و ممتاز استقبال
کے واسطے آئین گئے اور باعزاز و احترام شہر یاقوت نگار مین

پہونچا دیئے گئے۔ نسیم السحر غسل کر کے اور لباس تازہ و زیب بدن فرما کر
آگاہ ہو کہ قبل ازیں بجز ذات طلسم کشا کسی زن و مرد کو اس حمام میں
غسل کرنا نصیب نہیں ہوا۔ ملکہ رنگ آفروز نے بعد غسل و تبدیل
لباس زیور الماس نگار جو گرمابہ خاتون نے دیا تھا از سر تا پا پہنا
اور پھر درون حمام جمیستان کی سیر میں مشغول ہوئی

یہاں صاحبقران اکبر روز و شب ملکہ صبح روشن گہر سے باغ نشاط
افزا میں عیش و طرب میں گذارتا ہے۔ یاقوت جنی نے جملہ اراکین
و رعایائے شہر یاقوت نگار کو صاحبقران کی خدمت والا سے مشرف کرایا
اب کل اہل شہر تا شکل انسانی دیوان عام میں اپنے اپنے مقام معین پر تمکن
ہوتے ہیں اور یاقوت جنی بدستور کرسی وزارت پر بیٹھتا ہے صاحبقران
اکبر ہر جمعہ کو جامع مسجد میں تشریف لیجاتا ہے اور بطریق شریعت
محمد مصطفی علیہ السلام بعد نماز منبر عالی پر بفصاحت زبان خطبہ بلیغ
پڑھتا ہے۔ ایک دن یاقوت جنی نے ملکہ روشن گہر کی خدمت میں حاضر
ہو کر کہا کہ ملکہ عالیہ آپ کی خواہر ملکہ مہ جبین آنیوالی ہے۔ جیسے عالم
واقعہ میں حکیم اقلیدس نے حکم نافذ دیا ہے۔ روشن گہر کو سمجھا دو
کہ اس وفا پیشہ کو خواہر حقیقی سے زیادہ عزیز سمجھے اور کوئی وجہ عناد
دل و واسطہ میں باقی نہ رکھے کیونکہ اس نازنین نے تائید یافتہ غیب نے محض
عقل سلیم کی ہدایت سے دین اسلام قبول کیا اور صاحبقران اکبر کی
محبت میں مادر و پدر و شہر و دیار سے قطع نظر کی۔ اور خاص اسی

کی رہنمائی سے صاحبقران تمہارے پاس پہونچی - زحرم حسب الحکم
حکیم صاحب تم ضمیر کے ہمراہ تزک و جلوس شاہی استقبال کے لیے
حمام زنان تک جاؤ اور باعزاز و احترام تمام بیا قوت نگار میں لاؤ -
ملکہ روشنگر نے کہا برائے خدا بیان کرو کہ وہ زن جلیل القدر کون ہے
جس نے مملکت طلسم میں پیشرف و اعتبار پایا یاقوت جنی نے
کہا - وہ زن واجب الاحترام لاقوت بدگہر نمک حرام کی دختر زنگ افروز
پری ہے - ملکہ صبح روشنگر نے زنگ افروز کا نام سنکر ایک خفیا
آہ شرربار سینہ سے کھینچی اور بدیدہ پر آب کہا - یفعل اللہ ما یشاء و یحکم
ما یرید - اب اس گردش زمانہ سے ہم اس درجہ کو پہونچی کہ ایسے کافر
مرتد ابلیس پرست نمک حرام کی دختر کے استقبال کے لیے جاؤں - اگر
چرخ ہزار بار بر خلاف چرخ کہائے مجھ سے یہ توقع نہ رکھنا - یاقوت
جنی نے کہا معاذ اللہ ایسا لفظ زبان سے نہ فرماؤ - شاید تم نے
من کان اللہ کان اللہ نہیں سنا کہ ایسا فرماتی ہو - بہرحال موافق
حکم عمل میں لاؤ - خدانخواستہ تمکو زنگ افروز بیدی کی اطاعت کا
حکم نہیں دیا کہ اسقدر ملول و اندوہگین ہوتی ہو - ملکہ روشنگر نے
کہا - اگر اس باب میں ہزار دلائل فائق لاؤ گے مجھ سے زنگ افروز
کے استقبال اور اعزاز و احترام کی امید نہ رکھنا - آخر کار دست بدامن
زدہ ملول و پریشان خلوتخانہ میں چلی آئی اور اسقدر گریہ و زاری
کی کہ ہوش سے جاتی رہی - دروازہ طلسم ظلمات کو یہ مجال نہ تھی کہ اندر

نہائیت کوئی کلہ کہے۔ غرض ملکہ نے اسی حزن و ملال مین کچہہ نہ کہا اور نہ کسی کنیز و خواص کو اندر بلایا

شب کو صاحبقران اکبر محل سرا مین تشریف لایا اور موافق معمول مجلس ہمیشہ و طرب آراستہ ہونے کا حکم دیا اور ملکہ روشنگہر کے نہ آنے کا باعث پوچہا خواصون سے عرض کیا۔ ملکہ عالم کی طبیعت کچہہ ناساز ہے۔ صاحبقران نے فرمایا ہمین وہان لیچلو کیونکہ بے موجود ہونے ملکہ کے یہ صحبت بے رونق معلوم ہوتی ہے خواصون نے کہا قبلہ عالم بے اجازت ملکہ حضور کو کس طرح تکلیف دین۔ صاحبقران خوش ہورہا۔ غمزہ ملک صاحبقران کی ہرطرح سے خدمتگذاری کرتی رہی تا آنکہ صاحبقران نے کہانا تناول فرما کے استراحت فرمائی

بیان اُسی کرب و اضطرار مین ملکہ روشنگہر کی آنکہہ لگ گئی۔ عالم واقعہ مین دیکہا کہ ایک صحرائے ویران بے آب و علف مین پہر رہی ہون اور تمازت آفتاب سے ریگ بیابان اس قدر گرم ہتی کہ وہ صحرا بعینہ کرۂ آہنگر کا حکم رکہتا تہا۔ ملکہ آب شیرین کی تلاش مین ہرطرف پہری۔ دور سے چند درختون کا غنچہ نظر آیا۔ جب قریب گئی وہان ایک باغ ہو بہو غلد برین کا دروازہ کشادہ دیکہا۔ ملکہ بشکر نہان دروازہ پر آئی۔ دیکہا کہ دو زنان پری نژاد چہاردہ سالہ خوش شکل و خوش لباس راست و چپ در باغ پر بیٹہی ہین۔ صبح روشنگہر نے کہا اے خواہران عزیز اس باغ و صاحب باغ کو آباد رکہے اگر اجازت

جو باغ میں جا کر پانی پیوں - اُنہوں نے سنجیدہ زبانی کہا - بحمد اللہ
صاحب باغ کریم الطبع مہمان نواز ہے آب خوشگوار پیو اور میوہ کھاؤ
ملکہ باغ میں گئی اور حوض سے جو وسط میں واقع تھا آب سرد و لذیذ
و شیرین تر از قند پیا - بعد ازان در و دیوار سے آئیں - اُن پریزادوں نے
بہ تعظیم و تکریم ملکہ کو کرسی پر بٹھایا اور خود دست بستہ روبرو استادہ
ہو گئیں - صبح روشنگہر نے اُن سے صاحب باغ کا نام پوچھا اُنہوں نے
کہا مالک باغ کو رنگ افروز پری بنت ماہ ترشنا خطاب کرتے
ہیں اور یہ باغ اسکا باغ اقبال مشہور ہے - صبح روشنگہر کے دل پر اس
بیان سے ایسا غیظ و غضب طاری ہوا کہ وحشت زدہ وہاں سے روانہ
ہوئی چند قدم گئی تھی کہ وہ غنچہ باغ نظر سے غائب ہو گیا اور پھر وہی
تشنگی و خشکی زبانی سے حالت غیر ہونے لگی - غرض بعد سرگردانی
کامل دوسرے باغ کے دروازہ پر پہونچی - یہ باغ باغ اول سے سب
آرائش و زینت بمراتب بہتر پایا اور وہ پریزادیں کمسن سال در باغ
پر موجود تھیں - صبح روشنگہر کا تشنگی سے حال غیر ہو رہا تھا چار و ناچار
حوض باغ سے آب شیرین و مصفا پیا پھر پریزادیں بھی بہ تعظیم و تکریم
پیش آئیں - ملکہ نے اُن سے صاحب باغ کا نام دریافت کیا -
اُنہوں نے کہا مالک باغ کا اسم گرامی اس سے عالی و ارفع ہے کہ ہر
کس و ناکس کے روبرو بیان کیا جاوے - جان اول تم اپنے نام
و نسب سے آگاہ فرماؤ - اگر مناسب سمجھیں گے صاحب باغ کا

نام بتاتی نہیں گئے - اِس بیان سے روشنگہر نے چشم پر آب ہو کر کہا - بار
الہا اب گردش فلک بے مہر سے اِس نوبت کو پہونچی کہ کوئی صاحب
باغ کا نام نہیں بتاتا - بیچارہ ناچار اپنی حقیقت بیان کی - تب ایک ضعیفہ
نے کہا - صاحب باغ کا نام رنگ افروز بنت لاقوت شاہ جنی ہے -
جس وقت صبح روشنگہر نے رنگ افروز کا نام سنا ایک تیر جانگداز
سینہ میں لگا اور بدستور منفعل و پریشان وہان سے روانہ ہوئی
وہ باغ بھی پھر نظر نہ آیا اور اُسی تشنگی کا غلبہ ہوا - طرفہ یہ کہ وہ روز قیامت
ختم نہ ہوتا تھا - صبح روشنگہر شکوہ کنان ہر طرف آوارہ پھرتی تھی تا آنکہ
باغ سویم کے دروازے پر پہونچی جو باغہائے گزشتہ سے بمراتب
بہتر تھا اور ایک مرد ریش سپید مقدس صورت موجود تھا - ملکہ نے
دل میں کہا ظاہرا یہ باغ رنگ افروز کا نہیں - یہی پیر خضر صورت مالک
ہوگا - ہرگاہ تشنگی سے طاقت رفتار نہ تھی در باغ پہ بیٹھ گئی - زنہائے
پرہیزادنے پیر مرد کے اشارہ سے آب پاشی کی اور چند قطرے حلق
میں ٹپکائے جب ہوش و حواس بجا ہوئے - پیر مرد نے کہا - اے
روشنگہر صد حیف کہ با این ہمہ عقل و فراست ہر بار حالت مرگ
کو پہونچتی ہے باز ہم رشک و تعصب کے مٹنے سے باز نہیں آتی - بگوش
ہوش سن کہ یہ باغ رشک جنان بھی رنگ افروز کا ہے اگر جان کا
بچانا منظور ہے یہ پریزادین آب خوشگوار پلا دین ورنہ جس راہ
سے آئی ہے اُسی راہ تشنہ کام روانہ ہو جا - ملکہ نے کہا - واللہ میں اس

باغ بہ دماغ کے باقی ہیں اندیشی تنبیہ ہون ۔ اب معلوم ہوا کہ تمام
باخبر سے عالم کی وہی زبان کا فرق لا اعلیٰ با ایک ہے ۔ پیر مرد نے کہا کیا
کتاب قدس کی یہ آیۂ شریفہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۔
تیری نظر سے نہیں گذری ۔ بس اِس قول الٰہی کے مطابق لاقوت کے
کفر و ارتداد سے رنگ افروز کے حق میں اعتراض نہیں کیا جاتا ۔ بزرجمہر
وہ بہ رہنمونی عقل صواب و بہ مدد طالع بلند اپنے خالق لم یزلی کی مقر ہوئی
خدائے تعالیٰ نے بھی اُسے شرف دارین بخشا ۔ عجیب تر یا زیادہ تر خوف
یہ ہے کہ بہا دانا فرمانی خالق کے سبب جمیع اشیا مخلوق الٰہی تجھ سے
کنارہ کش ہو جائیں اور اوقات عوام الناس سے بدتر گذرے ۔ پیر
مرد کے کلمات نصایح نے روشنگہر کے دل میں ایسی تاثیر کی کہ اپنے
خیالات فاسدہ پر آبدیدہ ہوئی ۔ وہ پیر مرد کہ خود حکیم طمطرس تھا ۔
روشنگہر کو دست گرفتہ اُس بوستان جنت نظیر میں لے گیا اور ایک
قصر عالی میں تخت پر بٹھایا ۔ ایک لحظہ کے بعد ایک مکان کا پردہ
زرنگار بلند ہوا اور رنگ افروز پری با آرایش و رونق تمام
خندہ زنان باہر نکلی ۔ حکیم طمطرس نے دونوں کو بغلگیر کرایا ۔ رنگ
افروز بہ صد عاشقی مثل کنیز بھی روشنگہر کے روبرو ایستادہ ہو گئی
روشنگہر نے خجالت زدہ کہا ۔ اے خواہر گرامی قدر چونکہ وسوسہ
شیطانی کے باعث دو چار ناروا کلمے تیرے حق میں میری زبان
نکلے ۔ اب ان کلمات کی معذرت خواہ ہوں باید دیا ان آفرین اب میں

گہر خواہر عزیزیہ جانتی ہوں۔ رنگ افروز نے دست بستہ کہا۔ یہ الفت دلہن پہ نظرِ الطافِ خداوندانہ فرماتے ہو۔ اِس اثنا مین حکیم محمولس نے ایک جام شراب ربانی پہ اسم جلیل پہونک کر رنگ افروز کو دیا کہ یہ جام محبت اپنے ہاتھ سے صبح روشن گہر کو پلا۔ صبح روشن گہر نے وہ جام پی لیا اور جام دوم حکیم صاحب کے حکم سے رنگ افروز کو پلایا۔ اِس شراب طلسمی کی تاثیر سے دونون کے دل مین اِس قدر محبت و اتحاد پیدا ہوا کہ بار بار ہم دست و بغل ہوتی تہین۔ غرض بادہ نوشی کے بعد دونون نے پہلو بہ پہلو کہانا کہایا اور جدا جدا ایک خوابگاہ مین سو رہین

جس وقت ملکہ صبح روشن گہر کی آنکہہ کہلی اپنے کو خلوت گاہ مین پایا۔ خندان و فرحان باہر نکلی اور دردانہ کو کہا اسی وقت اپنے باپ کو بلا لا۔ یاقوت حبشی کو بہی خواب مین حکیم محمولس مغفور نے بشارت دی تہی۔ لیکن اُس نے آکر ملکہ سے یک لخت مزاج اصلاح پر آجانے کا باعث پوچہا۔ ملکہ نے خواب کی مفصل کیفیت بیان کی یاقوت دانا شکر حق بجا لایا۔ یہان صاحقران بعد عبادت کردگار صبوحی شراب ربانی کا شغل کر رہا تہا اور بار بار ملکہ کو یاد کرتا تہا کہ ملکہ مع یاقوت دانا و دردانہ بلند فطرت حاضر ہوئی۔ یاقوت دانا نے تمام قصہ بیان کیا۔ صاحقران نے فرمایا سبحان اللہ ہی لہ العزۃ و القدرۃ حقا کہ اُس نازنین بلند طالع مویدمن الحکیم نے

طلسم مین عجب طرح کا اعزاز و مرتبہ پایا۔ یعنے جس مقام مین مجھے ایک پارچہ میسر نہ آیا وہان رنگ افروز کی بدولت جواہرات و زر واقمشہ کے علاوہ لباس شاہانہ بخشا گیا۔ اگر مناسب ہو ہم بھی تمہارے ہمراہ رنگ افروز کے استقبال کو چلین اور اُسکے احسان اور سلوک کی تلافی کرین۔ ملکہ صبح روشنگہر نے کہا ایسی زن محبہ عمیم الاحسان کا استقبال کرنا ضروری ہے اور بالفعل اسکی صورت زیبا دیکھنے کا شوق حضور کے دل مین جوش مارتا ہے۔ قطع نظر اسکے نام خدا اوقات شریف ہمیشہ شاہد بازی و شاہد پرستی مین گذری ہے۔ صاحبقران ملکہ کی گفتگوے طعن آمیز سے منفعل ہوا اور بلب تبسم ریز فرمایا۔ یہ شکایت حکماے نافہیدہ سے کرنی چاہیے جنہون نے نازنینان طلسم خواہ مخواہ مجبر گردن سے باندہین۔ اس اثنا مین حمالان پریزادحمی نہ یاقوت نگار لائے اور ملکہ مع دردانہ بنت نظرت و تمام پریزادان صاحب خدمت و یاقوت دانار وانہ ہوی۔ رنگ افروز پری بھی حسب بشارت بہ تزک و حشم مع جمعیت پریزادان حمام استقبال کو آرہی تھی۔ ملکہ صبح روشنگہر کا محافہ دیکھکر پیادہ پا اس طرف روانہ ہوئی۔ ملکہ نے بھی چند قدم پیادہ پا استقبال کیا۔ رنگ افروز کنیزون کی طرح آداب و مجرا بجالائی اور از سرتاپا بلائین لین۔ صبح روشنگہر نے بخندہ پیشانی سلام لیا اور کہا۔ مین تجھے بمنزلہ خواہر بجان برابر کے جانتی

ہون اور اپنی بیہودہ کلامی و خیالات نا معقول کا بہزار زبان عفو چاہتی ہون - عالم واقعہ مین حکمائے بزرگ نے مجہہ سے اِس قدر تیری شان و قدر کی تعریف و سفارش کی ہے جسکا بیان نہین ہو سکتا غرض ایک دوسری کی صفت و ثنا کرتی ہوئین ایک ہی محافہ مین سوار ہوکر شہر یاقوت نگار کی طرف روانہ ہوئین - صاحبقران اکبر دیوان عام سے محلسرا مین تشریف لایا ملکہ صبح روشنگہر دست گرفتہ رنگ افروز کو ملازمت عالی کے واسطے لائی - رنگ افروز نے ایک تاج زمردی جو لاقوت بدگہر نے اپنے عہد سلطنت مین بنوایا تہا نذر گذرانا - صاحبقران نے وہ تاج اُسی وقت فرق مبارک پر رکہہ لیا اور بنظر محبت و التفات اِسکی صورت دیکہی - اثر طلسم سے رنگ افروز اِس قدر حسینہ و جمیلہ معلوم ہوئی کہ اُسوقت میزان محبت مین صبح روشنگہر اور رنگ افروز کا پلہ مساوی الوزن تہا القصہ صاحبقران اکبر روشنگہر اور رنگ افروز کو دست بدست مکان صدر مین لایا اور تخت پر دست راست ملکہ صبح روشنگہر کو اور بائین دست چپ رنگ افروز کو بٹہلایا - اور ہر ایک سے کلمات ناز و نیاز شروع کئے - گرمابہ خاتون نے اِن زن و مرد کی مواصلت کا باین صدائے خوش ترانہ مبارکباد گایا کہ صاحبقران نے اُسی وقت نظارت حرمسرا اور انگشتری الماس اُسکو بخشی - بعد ازان دور شراب شروع ہوا - کبہی صاحبقران

ملکہ صبح روشنگہر اور رنگ افروز پری کے دست حنا مالیدہ سے شراب پیتا تہا اور گاہے بدست خود اُن گلعذارون کو پلاتا تہا۔ غرض ایک ہفتہ کامل صاحبقران اِس محفل عشرت منزل مین اِس طرح مصروف آلودہ رہا کہ آفتاب کے طلوع و غروب کی مطلق خبر نہ ہوئی۔ اکثر اوقات بیشتر کنیزان ماہروسے صحبت حقیقی بہی میسر آتی تہی اور فقط ملکہ صبح روشنگہر درنگ افروز و دردانہ بلند فطرت و زہرہ آہنگ جوگرمابہ خاتون دارو غہ حمام زنان نے پیش کی تہی اور جس نے اِس مجلس مین نغمہ سرائی وساز نوازی سے نہایت محظوظ کیا ہے تصرف عملیائے دوست سے محفوظ رہین۔ باقی تمام پریزادین دولت وصل سے کامیاب ہوئین

روز ہشتم صاحبقران اکبر بعد غسل و تبدیل لباس دیوان عام مین تشریف لایا اور یاقوت حبشی و جملہ امراسے لوح کی دستیابی کا ذکر کیا۔ یاقوت حبشی نے عرض کی۔ جو امراہم و دشوار ہو رنگ افروز پری سے دریافت کرین۔ صاحبقران دیوانہ عام سے محلسرامین رونق افروز ہوا اور رنگ افروز سے وہی سوال کیا۔ رنگ افروز نے بعد دعا و ثنا اپنی کل حقیقت جگرسوز بیان کی اور دہ چندو تچہ سر بمہر نذر گزرانا اور کہا۔ یاقوت حبشی کے پاس ایک کتاب مختصر الاجزا ہے اُسکے ورق چہارم مین چند سطرین رہنمائے منزل مقصود لکہی ہین حضور بدیدہ غور وہ عبارت

دکہیں اور سطابق تحریر نخل مین لائین

صاحبقران نے اُسی وقت یاقوت جنی کو مع کتاب بلوایا لیکن دکہا تو کتاب کا ورق چہارم سادہ محض ہے۔ اِس امر عجیب کے مشاہدہ سے جملہ حاضرین مجلس نہایت متعجب ہوئے۔ رنگ افروز صاحبقران اکبر کو اکثر زمان پیشتر اِد کی جمعیت سے اسی باغ کے نخلستان مین لائی اور ایک نخل کو بچشم خود دکہیا۔ دوساعت مستقیم کی تلاش کے بعد ایسے ایک نخل کے پاس پہنچی جسکی چارطرف منقشہ دار تہا اور اُس نخل کے وسط مین ایک خط سُرخ واقع تہا اور ایک جانور سپید رنگ قریب پنجہ پا اُس شاخ چہچہہ زنی کررہا تہا۔ رنگ افروز نے وہ نخل دکہیہ کر صاحبقران اکبر سے کہا حضور ایک ضرب شمشیر باین احتیاط و ہوشیاری اِس خط سرخ پر لگائین کہ نخل خرما دونیمہ ہوجائے۔ بعد ازان تنہ پایئن کو بغل مین لے کر بقوت صاحبقرانی زمین سے نکال لین۔ زیر زمین ایک چشمہ آب پیدا ہوگا۔ حضور از سرتاپا مسلح ہوکر مع صندوقچہ اُس چشمہ مین غوطہ لگائین بلکہ جس رفیق کو چاہین ساتہہ لیجاسکتے ہین انشاءاللہ اس طرح گنبد ہیکل مین جا پہنچوگے اور حکیم اصغر یعنے حکیم طمغوس کی تمثال متبرک کی کلمات نصایح سے بہرہ مند ہوگے

صاحبقران نے یاقوت جنی کے مشورہ سے مسلح ہوکر شمشیر غلاف سے نکالی اور درخت خرما کی طرف متوجہ ہوا۔ جانور درخت

نشین نے سبب تماشا شہود وغل مچایا اور کہا - او معزالدین آپ کو
یہ بھی معلوم ہے یا نہین کہ تیری طریق و ملت مین نخل سبز کا قطع
کرنا کس قدر شنیع ہے - معہذا ایک زن کافری الاصل کے کہنے
سے تجھہ حیوان مشت استخوان کا بے مقام کرنا شان صاحبقرانی
سے بعید ہے - رنگ افروز نے صاحبقران کے کان مین کہا -
آپ سات بار کلمہ لاحول بیکبار تیر پر دم کرکے اس جانور شیطان
ازلی کو مارین - صاحبقران نے ایک تیر جانگداز لاحول خوانده جانور
درخت نشین کے سینہ مین مارا - وہ تیر آتش فشان جانور کے
جگر پر لگا اور فوراً آتش غضب نے مع پر و بال جلا دیا - بعد ہلاک ہونے
جانور شیطان طلسم کے صاحبقران نے نخل خرما کو وسط مین سے
قطع کیا اور تنہ پائین زمین سے نکال لیا - بروقت قلم ہونے درخت
کے ایسا طوفان گرد وباد متصاعد ہوا کہ تمام بانج تیرہ و تار ہو گیا جب
ظلمت طوفان رفع ہوئی وہان ایک چشمہ آب صاف و شفاف
جاری تہا صاحبقران نے صندوقچہ طلائی بغل مین دبایا اور مع یاقوت
جنی و ملکہ صبح روشنگہر و رنگ افروز دردانہ بلند فطرت و گرمابہ خاتون
و زہرہ آہنگ و غمزہ بیک وغیرہ چالیس پریزادون کے چشمہ مین غوطہ
لگایا - جس وقت آنکھہ کہولی اپنے کو اُسی گنبد ہیکل مین اُس چشمہ
کے کنارہ پر استادہ دیکہا جس مین حکیم طمغوس کی پیکر تمثالی
رکہی تہی - صاحبقران نے بنظر لطف و رحمت رنگ افروز کے لب و

رخسار کے متواتر بوسے لئے اور فرمایا۔ اے منظور نظر حکیم طمطموس اب بتاؤ کہ ہم کیا کرین۔ رنگ افروز نے کہا۔ عمل سابق بجا لاؤ۔ صاحبقران نے دیوار راست کی طرف کا سوراخ کہولا اور کہا۔ السلام علیک یا تمثال حکیم اصغر۔ پیکر تمثالی نے بآواز خوش جوابدیا۔ علیک السلام یا صاحبقران باحشم و جاہ۔ صاحبقران نے کہا۔ اے ہیکل بزرگ حکیم طمطموس اب کوئی تدبیر لوح طلسم کے دستیاب ہونے کی بوچہتا ہون پیکر تمثالی سے آواز آئی کتاب طلسم کے ورق سادہ کو چشمہ مین غوطہ دو۔ عبارت ظاہر ہوگی۔ بعد مطالعہ وہ ورق پہر اسی کتاب مین رکہہ دینا۔ بقدرت الہی ورق کتاب مین درج ہو جائیگا۔ صاحبقران نے ورق سادہ کو چشمہ مین غوطہ دیا۔ یہ مضمون نظر آیا۔ بعد از حمد ایزد کون و مکان و نعت انبیائے ذو الاحترام فاتح طلسم بضیا کو معلوم ہو کہ جس وقت دیوان ابلیس پرست و انسانان شیطان صفت لوح طلسم بہ مکر وہ دغا لیجائین۔ طلسم کشا ملول و مشوش نہ ہو۔ بدلجمعی تمام جب تک دل چاہے باغ نشاط افزا مین مقیم رہے۔ جس وقت عیش و عشرت سے طبیعت سیر ہو جائے لوح کے دستیاب ہونے کی فکر کرے اور رفقائے طلسم کو اپنے پاس بلالے کیونکہ وہ جدید الاسلام ہین۔ انکے بلانے کا یہ طریق ہے کہ یاقوت جی چشمہ مین غوطہ لگائے۔ ایسے ایک مقام حیرت انگیز مین پہونچیگا جہان چار جن قوی ہیکل طبقہ اعلی کے عبادت آمرزگار مین مشغول ہون گے۔

یاقوت اُنکو تمہارا پیغام دے وہ چشمک زدن مین تمہارے رفقا کو لے آوینگے اور پہر یاقوت اُنکو اسی گنبد ہیکل مین بعافیت تمام پہونچا دین گے۔ والسلام

یاقوت جنی نے اسی طریقہ سے۔ نقلُ جدید الاسلام کو صاحبقران کی خدمت مین حاضر کیا۔ سبہون ڈانشبار وسیفان جنی و نحلان دیو نے شرف قدمبوسی حاصل کیا اور صاحبقران کی غیر حاضری مین جو تکلیف و پریشانی اُٹہائی تہی اُسکا ذکر کیا۔ صاحبقران نے اپنا قصہ گذشتہ از اول تا آخر رفقا کے روبرو بیان کیا۔ بعد ازان اُس ورق کتاب کے مطالعہ مین مصروف ہوا۔ لکہا تہا۔ اے فاتح طلسم بیضا اب اپنے رفیقون کو رخصت دو۔ یعنے ہر ایک شخص بدستور اُس چشمہ مین غوطہ لگائے بے تکلف اپنے مقام مین جا پہونچیگا اور تا ہنگام سعادت تمہارے یاقوت جنی کے پاس رہین گے اس کام سے فرصت پاکر پہر صندوقچہ طلائی اسی چشمہ مین داخل ہونا۔ بعافیت عقبر طوس جنی کے پاس پہونچوگے جو تمام اجنہ طبقی املی کا سردار ہے وہ بزرگ جو نصیحت کرے موافق اُس کے کاربند ہونا۔ والسلام

صاحبقران نے وہ ورق پہر کتاب مین رکہہ دیا۔ اور جملہ مردون کو حسب طریق مذکور رخصت کیا۔ بعد ازان خود وہ صندوقچہ طلائی بغل مین دباکر چشمہ مین داخل ہوا

ملاقات ہونی صاحبقران اکبر کی محبقر طوس حبشی سے اور نکلنا طلسم مبضیا سے اور ہلاک کرنا جنگلم جادو کا اور حاصل ہونا بار دگر لوح کا اور استماع فرمانا شاہنا بزرگ کا

ایک ساعت کے بعد جب صاحبقران کے ہوش بجا ہوئے اپنے کو ایک باغ فردوس نشان مین پایا۔ وہان گروہ گروہ نازنینان خورشید جمال ہر طرف پہر رہی تہین۔ ہرگاہ اُنکی نظر صاحبقران کی طرف گئی بطریق کنیز خادمہ تسلیم و مجرا بجا لائین۔ بعد ازان با عزاز و احترام مالا کلام ایوان کلان مین لائین۔ صحن ایوان مین ایک پیر مرد از سرتاپا مرصع پوش ملایک صورت کشادہ پیشانی تخت مکلف پر متمکن تہا۔ ہرگاہ پیر مرد نے صاحبقران کو دیکہا تخت سے اُتر کر برہنہ پا استقبال کے واسطے آیا اور بعد دست بوس نہایت اعزاز و وقار سے تخت پر اپنے پہلو مین بٹہا لیا صاحبقران نے اپنی سرگذشت بیان کرنے کا ارادہ کیا۔ پیر مرد نے کہا۔ بیان کرنے کی حاجت نہین۔ مین خود تمہارے حال فرخ

آگاہ ہوں - بفضل یزدانی قریب تر اپنے مقاصد دلی سے کامیاب ہوگے تم آج کی شب مجھ بندہ ضعیف کے گوشہ حسنین و اربابِ مین مہمان ہو یہ بیان کرنے اس جملہ کے پیرمرد عبادت الہی مین مشغول ہوگیا وقت چاشت کنیزون نے نہایت تکلف و سلیقہ سے طعام رنگا رنگ و میوہ گوناگون دستر خوان پر چنا - عنبر طوس جنی نے بایما و اشارہ کہا - کچہ تناول فرماؤ - صاحبقران نے فرمایا - حضرت کو بھی مہمان کے ساتھ شریک طعام ہونا لازم ہے - اس دفعہ عنبر طوس جنی نے کہا - اے فرزند ہمت بلند حضرت خیر البشر میرے مقسوم مین بجز بوئے خوش کوئی غذا رزاق مطلق نے مقدر نہین کی - البتہ اجنہ طبقہ اوسط و ادنی نعمائے گوناگون الہی سے بہرہ اندوز ہوتے ہین - صاحبقران کہانا کہا کر رزاق مطلق کا شکر بجا لایا - عنبر طوس جنی صاحبقران سے رخصت لیکر عبادت خانہ مین داخل ہوا اور قیلوس جنی کو صاحبقران کی خدمت و تواضع پر مقرر کیا - راوی کہتا ہے کہ اس مکان فیض نشان تقدس بنیان مین صاحبقران کے حواس ظاہری و باطنی پر عجب طرح کا عالم طاری تہا - یعنے قطع نظر ادب و لحاظ اس پیرمرد عبادت تخمیر کے امور دینی کے خیالات دل پر غالب ہوئے - چنانچہ وہ تمام شب طاعت و بندگی مین گذاری - صبح کو عنبر طوس جنی عبادت خانہ سے باہر نکلا اور بعد مصافحہ ایک کلید مختصر صاحبقران کے ہاتہ مین دی - صاحبقران نے حسب ایما اُسکے اس صندوقچہ طلائی کا قفل کہولا - اُس سے ایک

تحجر آبدار و ایک تازیانہ تابدادہ و ایک شیشہ پُر از روغن سبز رنگ
نکلا - عتبر طوس زاہد نے کہا - یہ حجر و تازیانہ مخصوص اُس ساحر
لعین کے واسطے ہے اور یہ روغن سبز رنگ بزم کتاب خوانی کی
زینت و روشنی کا سامان ہے - یعنے اس روغن سے چراغدان
سلیمانی کا طبقہ دائم روشن ہوگا - صاحبقران کو اِس بیان عجیب و
غریب سے کمال حیرت ہوئی اور فرمایا سبحان اللہ من تحیر فی ذاتہ
وحکمتہ الافہام والاوہام - عتبر طوس زاہد نے کہا - تم اسی ایک
دُنیا و بوقلمونی دنیا کے مشاہدہ سے حیران و متعجب ہوتے ہو - شاید
واقف نہیں کہ اس دُنیا کے علاوہ صد ہزار دنیائے رنگارنگ ظلمات
حقیقی میں مخفی و مستور ہیں از انجملہ تمہارے جد بزرگوار حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے از روئے مکاشفہ وہم بطریق اعجاز چالیس دنیائے
ہویدا کی ہیں - بعد ازاں روغن سبز کا شیشہ تیلوس جنی کو دیا کہ جس
وقت صاحبقران خورشید رفعت بزم کتاب خوانی میں جلوس فرمائے
یہ شیشہ پہونچا دینا - اور وہ حجر و تازیانہ بعینہ کنجی کی صورت تابدار تھا
صاحبقران کو دیا اور حجر جادو نابکار کی ہلاکت کا طریقہ بتایا - [illegible]
سکہ گرز سحر شکن اور ایک توسن کبودی رنگ برق خرام مع زین و
لجام مرصع کار نذر گذرانا - اور تیلوس جنی سے کہا - صاحبقران عالی شان
کو قلعہ [illegible] میں بہ نصیحت تمام پہونچا دو - تیلوس جنی صاحبقران کو
میں پہونچا کر خود غائب ہوگیا

اب نگران شاہ خارجی و ملک نصرون ربیعی کا حال گذارش ہوتا ہے

جس وقت ان متبدلان دیرینی ہیبت نے تحقیق سنا کہ ضرار سنکوس اہبیہ جگم جادو کے خوف سے گریز کر گیا جگم جادو کے قوہ سے ایک نامہ درشت جمشید کو لکہا اور ایک سردار ناجی عبید خارجی وہ رقعہ لے کر جمشید کی بارگاہ مین پہونچا اور کہا السلام علی من اعتقاد مخالفۃ الیزید و المروان۔ جمشید کہ ایک مرد بدذات شریر النفس ہے اُس نے جواب دیا۔ علیک اللعنت والعذاب عبید نے یہ خیال کر کے کہ جگم جادو کے روبرو اس حبشی کی بدزبانی کا شکوہ کرنا بہتر ہے خموش ہو رہا اور نامہ گذرانا۔ جمشید مضمون نامہ دیکھ کر فرط خشم و غضب سے مثل بید کانپنے لگا اور خارجی بادشاہ [illegible] سے کہا۔ گو مین کسی طریق و ملت کا پیرو نہین مگر یہ خوب جانتا ہون کہ علی ابن ابیطالب کی بزرگی و فضیلت مین کچھ شبہ نہین [illegible] فرقہ گمراہ یزید ہی [illegible] عبید خارجی نے [illegible] بادشاہ مغرور اپنی زبان کو لگام دے جمشید [illegible] ہی متغیر ہو رہا تھا اس سخت کلامی سے بے اختیار تخت سے جست کی

اور اس زور سے ایک لکد تخت عجیبہ کی کمر مین لگائی کہ مع کرسی فرش پر اوندھا گرا۔ بعد ازان سر اُسکا قطع کرکے لاش پیدبختان لشکر کو کھلوادی حسب فی الحجلہ غصہ فرو ہوا اپنے ہاتھ سے نکبران شاہ کو جواب مین نہایت سخت وسست لکہا اور عجیبہ خارجی مقتول کے ایک ملازم کا چہرہ تاگردن سیاہ کرکے اُسکے ہاتھ جواب نامہ بھیجا اور اپنے لشکر مین رات کو طبل جنگ بجنے کا حکم دیا نکبران شاہ و ملک نصردون نے جواب رقعہ دیکھکر مار خوردہ کی مانند پیچ وتاب کھایا اور حسب مشورہ جنگم جادو اپنے لشکرون مین کوس حربی بجوایا۔ ہنگام طلوع آفتاب بعد آراستگی عرصہ مصاف اول اشبوط دیلمی والقیموس زنگی دار قیمون فرنگی مع لشکر میدان جنگ مین آئے۔ اور ایک سمت صف آرا ہوئے۔ سلطان شاہ مغربی و آرزشاہ بادشاہ فرنگ و ملک استیون تاجدار ملک النوبہ نے اپنے لشکر کے سپہ سالارون کو بجمعیت فواج بھیجدیا۔ لشکر اسلام سے سعیدی مسعود دلاور دس ہزار سوار جنگ گذار کی جمعیت سے حرگجاہ مین آیا۔ اس طرف جمشید خود پرست مع سنجاشی بادشاہ حبش و بیدین سقطی و سرقوم دگیہوم واقلام دمشقی وارجاس مردار خوار وغیرہ بشوکت وتجمل تمام میدان کین کی طرف روانہ ہوا۔ نکبران شاہ و ملک نصردون آلات حرب و جنگ سے مسلح ہوکر جنگم جادو کے پاس آئے اور اُس ابلیس منش کی اسقدر مدح وثنا کی کہ پایہ علم وعمل اُسکا ساحری تو زردشت سے بلندتر کردیا

اور کہا۔ اے شاہ جادوان ہم خاص رخصت سے ان کے واسطے آئے ہین کسی حال نہین ہمارے حال سے غافل نہ ہونا۔ جنگم نے بزبان سخت کہا۔ جس جہنم مین منظور ہو چلے جاؤ میرے ممیش کے خارج نہ ہو۔ کہ ان شاہ و ملک نمرود ن لب بستہ وہان سے چلے آئے اور بالشکر جرار عرصہ مصاف مین صف آرا ہوئے شقوان سیخ گردن نامی ایک پہلوان خارجی کمران شاہ کے روبرو آیا اور کہا۔ مین فقط یزید و مروان کے نام سے جنگ گاہ مین جاتا ہون ورنہ مجھے تمہاری ملازمت ہی منظور نہین کیونکہ تمہاری بے عزتی و بے ناموسی کی خبر اسقدر لشکرون مین مشتہر ہوئی ہے کہ ہر فرد بشر صبح و شام لعن و نفرین کرتا ہے۔ اس بیان سے ملک نمرودن و کمران شاہ خوب ہنسے۔ راوی کہتا ہے کہ ان ملاعین نے رفع ندامت و فریب دہی عوام کے واسطے ایک تمہید دروغ مقرر کر رکھی ہے اور اکثر اوقات ہر ایک کے روبرو بیان کرتے تھے کہ ہم دونون بادشاہون کو عالم خواب مین جنگم جادو کی طاعت کا یزید و مروان نے حکم دیا ہے اور جنگم نے اپنی عبادت ہفتصد سالہ کے عوض بیشتر زنان جمیلہ سے انکار کر کے یزید و مروان سے نا شائستہ و مرانہ خاتون کو لیا ہے۔ گو جنگم بظاہر نام نہین لیتا۔ لیکن اصل مین یزید و مروان کا بہت ہی بڑا بت پرست ہے۔ بعد اس کے ان نمک حرامان دونون بادشاہون نے ایک ایک جام شراب شقوان سیخ گردن کو دیا۔ شقوان لاف زنان معرکہ مصاف مین آیا۔ جمشید کے لشکر سے دو پہلوان بس و پیش گئے اور شقوان کے ہاتھ

سے قتل ہوئے۔ آخر ارجاس مردار خوار جمشید کا جزو بزش و ہم سالار سپہ میدان مین آیا اور شقوان کو ایک ہی ضرب شمشیر سے مع مرکب چار پارچہ کر دیا۔ اسی طرح شام تک چار پہلوان نامی لشکر خوارج و سلیمیہ سے گئے اور بیس وبیش ارجاس کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے بعد ازان لشکرون کی بازگشت ہوگئی اور جمشید نے ایک عقد مروارید اس صلہ مین ارجاس کو بخشی اور تہمتن خطاب دیا۔ دوسرے دن افروق خارجی میدان مین آیا اور حربہ ہائے مختلف سے چار پہلوانان لشکر جمشیدیہ کو زخمی کیا۔ آخر فاروق دمشقی نے افروق کو بخط مستقیم درۂ جہنم مین پہونچایا۔ نکبران شاہ نے اسفال شقوان بیخ گردن کے برادر خورد کو میدان مین بھیجا۔ اُس نے ایک ہی ضرب عمود گران وزن سے فاروق دمشقی کو خاک معرکہ مین ملا دیا۔ بلکہ دو پہلوانان مصری الاصل کو زخمہائے کاری لگائے۔ ارجاس مردار خوار پھر میدان مین آیا اور اسفال کو قتل کیا

آفتاب قریب غروب پہونچ گیا تھا لشکرون مین طبل ہائے بازگشت بج گئے۔ نکبران شاہ و ملک نصرون میدان جنگ سے جنگم جادو کے پاس گئے اُس ساحر کو بدستور تماشیہ و ہر دانہ سے مشغول پایا۔ نکبران شاہ در بارگاہ سے پکارا اور کہا۔ ہر میدان داری مین ہمارے لشکر کے مردان کاری قتل ہوتے ہین اور تجھے خیال تک نہین آتا۔ جنگم جادو نے اندر سے جواب دیا۔ کل میرا روز نوالہ ہے اسلئے

تمام دن جشن عیش و نشاط دوسرا کام نہین کرنے کا - البتہ لیس
فرداً تمہارے معاملہ مین کچھہ تدبیر کرونگا کبران شاہ و ملک نعرون
غائب و خاسر وہان سے چلے آئے - دوسرے دن جمشید بذات خود
عرصہ مصاف مین آیا اور لشکر خوارج کے بیس پہلوانون کو شل سگ
شغال ہلاک کیا - شام کو کبران شاہ و ملک نعرون پریشان حال پھر
ختگم ملعون کے پاس پہونچے اور نہایت داد و بیداد کی - اس پر ختگم
جادو نے اول چند جام شراب خود پئے - بعد ازان ایک جام ازراہ لطف
انجد بن سجدون کو دیا اور کہا - اے فرزند ہماری خوشی ہے کہ میدان داری
فردا مین تو جا - ہم تیرے حال سے کوئی لمحہ غافل نہین ہونے کے - ان
کلمات تشفی آمیز سے انجد نے اپنے نام طبل جنگ بجوایا - جمشید بس
اخبار موحشہ سے متفکر ہوا کیونکہ انجد کی جائے نہانی مین اسکی
مادر ناپاک نے مہرہ سحر رکھا ہوا ہے نیز ختگم جادو جیسا کامل الفن اسکا
حامی و مددگار ہے - سلیم عیار نے کہا - تم ہی خود یاقوت جو طلسم سبع
سباع سے لائے ہو سر پر رکھو - جمشید کو سلیم کے کہنے سے خود
یاقوت یاد آیا اور نہایت خوش ہوا اور سلیم کو انعام دیا - دوسرے
دن موافق دستور قبل الصباح عساکر گردون مآثر باساز و سامان حرب
و قتال میدان کین مین صف آرا ہوئے - اول انجد بن سجدون مرکب
ہوا نژاد دوڑاتا وسط میدان مین آیا اور ایک نعرہ [illegible] آسا مارا
اس اثنا مین ایک [illegible] نقاب [illegible] گوشہ میدان سے نکلکر جمشید مین

آیا اور ایک صراحی آب مع رقعہ کے خسپیر ہمارہ شکوہ طبعی کی مہر تھی جمشید کو دی۔ رقعہ کا خلاصہ یہ تھا کہ مجھے از روئے علم نجوم یہ معلوم ہوا ہے کہ شکست لشکر خوارج و مرگ جنگم قریب بظہور مین آیا چاہتی ہے مگر یہ راز نہین کُھلتا کہ جنگم ساحر کا قاتل کون جوانمرد والاشان ہے۔ مین نے بہ مشقت و ریاضت تمام یہ آب سحر تیرے واسطے تیار کیا ہے اس سے زور اصلی مین دوچند ترقی ہو جائے گی۔ جمشید نے بعد مطالعہ وہ رقعہ چاک کیا اور قدرے پانی خود پیا اور دو چار قطرے بطور الوش ارجاس مردار خوار کو دیئے۔ ارجاس نہایت عزوشان سے جنگ گاہ مین آیا اور بعد خودستائی نیزہ وری مین مشغول ہوا۔ جب نیزے مثل خلال ہوگئے گرزبازی شروع کی۔ گرزبازی مین بھی ایک دوسرے پر غلبہ میسر نہ ہوا۔ اسی طرح جنگ شمشیر کا معاملہ مساوی رہا۔ بردست زورِ بازو پیش آئے۔ وہ روز و شب انکو اسی گاؤ بزوری مین گذرا۔ آخر دوسرے دن انجد نے بعد کشمکش و کوشش ارجاس کو سر سے بلند کر لیا۔ مگر ارجاس نے بفن سپہگری خنجر سے زنجیر کمر قطع کی اور غلطک زنان سطح زمین پر گرا اور دلیرانہ و مردانہ پھر مقابل ہوا۔ جمشید مرکب جہاندہ معرکہ جنگ مین پہونچا اور انجد سے کہا۔ صد ہزار آفرین تیرے زورِ بازو پر۔ لیکن دل مین انصاف کر کہ ارجاس نے بھی تجھے جنگ آلات حرب و فن کشتی مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا۔ پس بہتر یہی ہے کہ اب اپنے لشکر مین جا۔ روز فردا مین بذات خود میدان مین آؤنگا۔ انجد بھی

ہی از بس کابل مضمحل ہو رہا تھا جمشید کی فہمائش سے جدا ہو گیا اور اپنے لشکر مین چلا آیا۔ تمران شاہ نے طبل بازگشت بجوا دیا اور چند خوان زر سپید انجد کے سر پر سے نثار کروائے اور دو دن ہنگامہ جنگ وجدل موقوف رکہا

روز سویم پہر میدان مصاف مین لشکرون کی صف آرائی ہوئی۔ ضمار منکوس دیوث ہر روز خوکک غلام کے ہاتہہ صراحی آب سحر بہیجتا تہا۔ حسب معمول آج بہی جمشید وہ آب پیکر اور خود محمود الحمار سر پر رکہہ کر خاموش صحرائی کی صورت نعرہ زنان و دشنام کنان حرب گاہ مین پہونچا۔ اور ایسا نعرہ زہرہ شگاف مارا کہ انجد کے ہوش جاتے رہے۔ بعد ازان انجد کے مرکب کو اپنے مرکب کی اس زور سے ٹکر دی کہ دس قدم پس پا ہو گیا۔ انجد کی نظر جو محمود الحمار پر گئی بے اختیار قہقہا مارا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود صنعت عجیب و ترکیب غریب تمہی صاحقران کی علامت ہے جمشید نے خجلت زدہ جواب دیا۔ او طفل ناآزمودہ کار خود کو تو نے تحفہ طلسمی کو مہرہ سحر سے ہزار درجہ بہتر سمجہہ جو تیری مادر ساحرہ نے تیرے مقعد مین رکہہ دیا ہے۔ الحاصل بعد کلمات طعن و تشنیع نیزہ بازی شروع ہوئی۔ جمشید نے انجد کا نیزہ زمین پر گرا دیا اور بلند قہقہا مارا۔ جمشید کے خندہ بلند سے انجد کی نظر مین معرکہ جنگ سیاہ ہو گیا اور محمود جو بجائے خود پارہ کوہ تہا ہاتہہ مین سنبہالا

جمشید نے بھی محمود کو گرہ شہر حسپ زخ دیا۔ لیکن محمود بازی و شمشیر زنی
مین ایک کو دوسرے پر غلبہ نہ ہوا۔ آخر کشتی کی نوبت آئی۔ تین روز
و شب کشش و کوشش مین گذرے۔ مگر غالب و مغلوب تمیز نہ ہوتا
تہا۔ البتہ بظاہر جمشید خود بر سمت جنگ مردانہ کر رہا تہا۔ شمرانی نگران
شاہ کے عیار نے تاب سا سمجہا کہ انجد کے جنگ دست و بازو کی ترکیب
نو محدگیر معلوم ہوتی ہے۔ پس جنگم کے پاس جاکر حال بیان کیا۔ جنگم
نے قدرے پانی پر افسون سحر پہونک کر شمرانی سے کہا۔ اسکو نصف انجد
کے مرکب کے زیر سم چہڑکنا اور نصف کا چار طرف دائرہ کہینچ دینا۔ شمرانی
عیار نے معرکہ جنگ مین جاکر ایسی ہوشیاری سے پانی چہڑکا کہ ان
جوانان جنگ جو کو اصلاً خبر نہ ہوئی۔ بر وقت آب پاشی زمین معرکہ
شق ہوئی اور ہر شق سے دود غلیظ نکلنا شروع ہوا اور جمشید کے مرکب
کا پانو تا بزانو زمین مین غرق ہوگیا۔ خود تو بہزار مشکل پشت مرکب پر
قائم رہا مگر خود محمود الحمار پشت سے زمین پر گرا۔ شمرانی بے تحاشا پکارا
کہ اے انجد جہان پہلوان کیا نگاہ حیرت سے دیکہ رہا ہے ایک ہی
ضرب شمشیر بیدرنگ مین حریف کا کام تمام کر دے۔ انجد نے شمشیر
کا ایک زخم خفیف جمشید کے سر پر لگایا۔ شمرانی نے جو فرصت
پائی زر زالحمار لیکر براہ راست کوہستان مین پہونچا اور ایک جا
قلعہ مین بند کر دیا۔ افسران لشکر جمشیدی نے جو یہ ہنگامہ آرائی دیکہی
اول جمشید کو خیمہ گاہ پر پہونچوایا۔ پہر بہیئت اجتماع چار طرف سے لڑنے

کردی - لشکر خوارج و مسیلمیہ بہی موج دریا کی صورت انجد کی مدد کے واسطے عرصہ کارزار مین پہونچا - دو روز و شب انہین دونو لشکرون مین ایسی جنگ مغلوبہ رہی کہ اپنے بیگانے کی تمیز نہ تہی - باقی تمام لشکر تماشا دیکہہ رہے تہے - قریب تہا کہ لشکر مسیلمیہ و خوارج ہزیمت کہائے کہ شمرانی عیار نے یہ خبر وحشت اثر جنگم جادو کو دی - جنگم نے ایسا افسون سحر پہونکا کہ برعکس جمشید خود پرست کا لشکر ہزیمت خوردہ پسپا ہوگیا - نگران شاہ و ملک نعرون طبل زدہ شادی کنان خیمہ گاہ پر چلے آئے اور زر کثیر انجد بن نجدون کے سر سے نثار کرایا اور جنگم کے دست ناپاک کو متواتر بوسے دیئے

بیان نجاشی وہب بن مقطعی نے جمشید کا زخم سر بند ہوا پایا اور بہزار معالج وہ دوا مین لائے اور زخم سر کی تکلیف کا حال پوچہا جمشید نے بزبان افسردہ کہا کہ مجہے زیادہ تر اس امر کا صدمہ ہے کہ خوعطیہ بانیان طلسم سبع سباع میرے پاس سے جاتا رہا - ورنہ مین کہان اور جراحت سر کہان - بعد ازان کہا کہ سلیم عیار اگر مدعیون سے خود یا قوت لے آئے - بخدا وند طبیعت مجرد وہ تیرا مرتبہ سرداران سلطنت سے زیادہ کر دون - سلیم فوراً اس ذمہ کو لیا کہ یہ بہی جمشید کا تیار طرار ہے خود یا قوت کی تلاش مین روانہ ہوا - اسی اثنا مین خوکت غلام خاص غدار متکوس نے جمشید کو حکیمہ طبعی کے آنے کا مژدہ دیا - جمشید استاد بدنہاد کے آنے سے زخم سر کی تکلیف بہول گیا - نصف شب گئے بعد غدار متکوس

دیوث بارگاہ مین آیا۔ اور جمشید سے ملا۔ وقت صحبت جمشید نے قضایائے روزگار کی شکایت کا دفتر کھولا۔ ضار منکوس نے کہا مین خود تیرے حال و مقال سے بخوبی واقف ہون۔ جس وقت بزور علم نجوم مجھے انجد کے ہاتھ سے تیرا مجروح ہونا معلوم ہوا اُسی وقت ایک مرہم سریع التاثیر بنایا۔ یقین ہے کہ دو چار ہی دن مین زخم سر مندمل ہو جائیگا۔ چنانچہ اُس مرہم کے لگانے سے جمشید نے روز چہارم غسل صحت کیا

نگران شاہ و ملک مفرون کر جاسوسون نے جمشید کے صحت یاب اور ضار منکوس کے آنے کی خبر دی اُنھون نے خنگم کے مشورہ سے انجد کے نام طبل جنگ بجوایا

لشکر اسلام مین حکیم ابوالمحاسن و حکیم اخشیجان و جوہر ابوالحسن کو عالم واقعہ مین صاحبقران اکبر نے فرمایا روز فردا ہم بھی معرکہ جنگ مین آمین گے اور ان دونو ملاعین کے جنگ کا تماشا دیکھین گے وقت صباح اہل بارگاہ کے روبرو حکما نے حقیقت خواب بیان کی اِس مژدہ سے جملہ امرا و سرداران لشکر نے حیات تازہ پائی اور یہ قرار پایا کہ کل کی صف آرائی مین ہم سب کا موجود ہونا لازم ہے

دوسرے دن ہنگام طلوع نیر اعظم جملہ لشکر میدان جنگ مین صف آرا ہوئے۔ ضار منکوس لعین نے کہ بہمہ وجوہ خاطر جمع کر لی تھی ایک تخت کلان چار فیل اِن مست دراز قد کی پشت پر

بند ہوا یا اور اُس تخت پہ نہایت شان و شوکت سے جنگ گاہ مین آیا۔ جنگم جادو نے یہ وقایع سنکر دس فیلان قوی الجثہ کرہ پیکر کی پُشت پر اپنی سواری کا تخت بند ہوایا اور دو اژدہائے شرربار باکفچہ زہر آلود دو نوشانون کے برابر استادہ کئے اور رسے دسیاہ تا کمر دن رنگ ہائے مختلف سے آراستہ کر کے باین صورت مہیب و شکل خوفناک رزمگاہ مین آیا کہ اکثر نامردون کے زہرے شق ہو گئے۔ ناگاہ گوشہ بیابان سے ایک بگولہ گرد متصاعد ہوا۔ جس وقت وہ بگولہ گرد نزدیک ہونچا۔ درمیان گرد سے ایک نقابدار شعلہ جوالہ کی مانند توسن پری پیکر پہ سوار باین شان و شوکت باہر نکلا

ناگاہ پدید آمد ازان گرد سوار | چون پیکر آئینہ ہمہ غرق بجوہر
بر بستہ یکے ترکش پر تیر تو بر | یا قوت صفت رنگ کمان آہوچرم

وہ نقابدار کرہ تمکین و وقار میدان کی ایک سمت علیحدہ استادہ ہو گیا۔ جملہ حضار معرکہ اُس جوان والا شان کے آنے سے بحر حیرت و استعجاب مین غرق ہو گئے مگر بوجہ صف آرائی عساکر کوئی بادشاہ مستفسر حال نہ ہوا۔

جنگم جادو نے حسب دستور ایک جام شراب بطور الوش الجند کو بلایا اور مست ہو کر چند افسونہائے سحر دم کر کے میدان مصاف مین جانے کی اجازت دی۔ اسفندیین سحر ون شادان و فرحان نہایت

نخوت و تہور سے معرکہ مصاف میں آیا اور اپنی صفت و ثنا میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ لیکن دل میں جمشید کے زور و قوت کا خوف فزون تھا۔ شمرانی عیار نے جو اسجد کو گرفتہ مشوش دیکھا کہا۔ اے جہان پہلوان وہ خود یاقوت جسپر جمشید کی صاحبقرانی و پہلوانی کا مدار تھا میرے پاس موجود ہے۔ اگر حکم ہو لا دون۔ اسجد نے کہا۔ صد ہزار آفرین کیا مژدہ خوش تو نے سنایا ہے بہت جلد خود یاقوت مجھے لا دے۔ بعد انفصال جنگ حسب دلخواہ انعام دونگا۔ شمرانی نے ایک ساعت میں وہ تحفہ طلسم اسجد کو لا دیا۔ اسجد نے جو خود پر کیر خر و کفش زرین نصب دیکھی شمرانی عیار سے کہا یہ کیر خر و کفش زرین اوتار دے دیدہ و دانستہ مسخرہ عالم ہونا دل گوارا نہیں کرتا۔ شمرانی نے عرض کیا آپ خود ہی یہ تکلیف گوارا کریں۔ اسجد نے قصیب الحمار و کفش خود سے جدا کیا اس اثنا میں اپنی خود اسجد کے ہاتھ دیکھکر جمشید متحیر و ششدر ہوا اور اسکی صورت قریب پہنچا۔ اسجد نے بیباکانہ سستی خود طلسمی سر پر رکھ لیا اور ایک نیزہ بضرب قوی جمشید کے سینہ میں مارا جمشید نے بغیر بیتابی کے اپنے نیزہ کی ضرب سے اسجد کا نیزہ زمین پر گرا دیا۔ اسجد جمشید سے دست و بغل ہو گیا۔ یہ دونون پہلوان ایک دوسرے کی مغلوب کرنے کی فکر میں تھے۔ ناگاہ ایک آواز طراق طراق شمرانی کے کان میں آئی۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ کفش زرین بقدر بلندی نیزہ بلند ہوتی ہے اور پے در پے اسکی ضربین اسجد کے

سر پر لگتی ہیں۔ ان ضربات قوی و مستحکم سے اسجد کے حواس پراگندہ
ہو گئے۔ جمشید کہ اس خوان نعمت کا چاشنی خور تھا آواز بلند ہنسا
اور چند مشت سخت اسجد کی گردن پر مارے

تجلی جلد دہم میں گذارش ہوا ہے کہ حقیقہ ملعونہ کا بنا کردہ مہرہ
سحر اسجد کے جزو بدن ہو گیا تھا۔ ہر گاہ اسجد نے عمرو الکنارہ خود طلسمی سے
بر آمد کیا وہ آلہ بے پناہ اسکی مقعد میں دے دیا اور مہرہ سحر سے مجادلہ شروع
کیا۔ جب تک مہرہ سحر کیر خر سے مغلوب نہ ہوا اسجد کو چندان تکلیف
نہ پہونچی۔ مگر جس وقت کیر خر کو مہرہ پر غلبہ کلی حاصل ہوا اسجد کا حال
درد سے بدتر ہونے لگا۔ نوبت بایں رسید کہ جمشید سے جدا ہو گیا
اور کہا اے پہلوان ایک دو لحظہ کی فرصت دے۔ اس وقت عجیب
طرح کا درد محلل روح میرے شکم میں پیدا ہوا ہے۔ ورنہ اب تک ان
کفش مغز شکن کی ضربات سخت متواتر سر پر لگ رہی ہیں۔ جمشید
نے بلند قہقہا مارا اور کہا۔ بے اجازت بانیان طلسم تحفہ طلسم کو مہرہ پر
رکھہ لینا آسان نہیں۔ اس حیص و بیص میں قضیب الحمار نے مہرہ سحر
کو قیام گاہ سے نکالدیا۔ مہرہ روباہ کی مانند بے تحاشا بھاگا۔ قضیب الخر
نے اسکے عقب میں تیزی کی۔ اسجد کے مقعد سے اس قدر خون سیاہ
رنگ نکلا کہ ایک حالت بدحواسی میں پشت مرکب سے زمین پر گرا
اور اپنے حال و آل کا کچھہ ہوش نہ رہا۔ جمشید بدیدۂ حیرت اسجد کی صورت
دیکھہ رہا تھا اور کہتا تھا ایسا تمام غشی کبھی مجھہ پہ طاری نہیں ہوا

بیان دو نون آلہ ہائے سحر و طلسمی پس و پیش بکران شاہ کے لشکر مین پہونچے - اِس تماشائے حیرت فزا سے اکثر کو فرط خندہ سے غشی کی نوبت پہونچی جب مہرہ سحر کو ہی جائے امن نہ ملی بکران شاہ کے وزیر نوفل بن زیاد کے زیر دامن پناہ لی - نوفل نے ایک عالم سراسیمگی مین مہرہ دامن کے نیچے سے نکالا - بر وقت اِس حرکت کے عمود الحمار غائب ہو گیا - اور نوفل بن زیاد کے پائجامہ مین داخل ہوا - نوفل نے جو درد مقعد سے اپنی حالت تباہ دیکھی مہرہ سحر ملک نمرودن کے حوالہ کیا ملک نمرودن ابہی مہرہ کو دیکھنے نہ پایا تہا کہ وہی حالت پیش آئی - اُس نے مہرہ بکران شاہ کے حوالہ کیا - رفتہ رفتہ مہرہ سحر جنگیم کے ہاتھ پہونچا - جنگیم نے مہرہ کو بغور تمام دیکھا - اُسپر جا بجا نقوش سحر کندہ تہے - چاہتا تہا کہ تا ہیئت اصلی بکران شاہ وغیرہ کے روبرو بیان کرے ناگاہ حکمائے ماضیہ کی طلسم بندی و صنعت مرتبہ نے اُس ساحر نابکار کے کارخانہ پائین مین بہی وہی ہنگامہ آرائی کی - جنگیم کا رنگ رخ اول سے سیاہ تہا - قضیب الحمار کے عملدرآمد سے سیاہ مطلق ہو گیا اور تمام بدن مثل بید کانپنے لگا - ہرچند افسون ہائے زبردست پہونکتا تہا اصلا تخفیف نہ ہوتی تہی - جب قریب ہلاکت پہونچا ناچار مہرہ سحر زمین پر پہینک دیا - بر وقت پہینکنے مہرہ کے قضیب الحمار بہی جنگیم کی مقعد سے باہر نکل آیا اور مہرہ سحر کے تعقب مین ہو لیا - لشکر ہائے صف آرا مین ہنسی کی شدت سے

دم باقی نہ رہا تہا۔ جب مہرہ سحر و کیر خزبیں و ہیش میدان جنگ کے قریب پہونچے اُس جوان نقابدار مریخ صورت نے جسکی بزرگی و عظمت کی چرخ برین گواہی دیتا تہا نیزہ دوسرے ایک خط مدور کہینچا۔ مہرہ سحر و قضیب الحمار دونون اِس دایرہ مین داخل ہوئے۔ نقابدار مرکب برق وش کی پشت سے اُترا اور بعد بغرہ گردون شگاف کے عمود عبرکلہ این ضرب استوار مہرہ سحر و عمود الحمار پہ مارا کہ ایک ہی ضرب مین دونو آسے ریزہ ریزہ ہو گئے۔ بر وقت اِس عمل کے ایسا دود غلیظ و سیاہ متصاعد ہوا کہ تمام میدان مصاف تیرہ و تار ہو گیا بعد دفع ہونے تاریکی کے تمام لشکرون نے دیکہا کہ ریزہائے قوت گزشتہ ہر طرف افتادہ ہین۔ اُس نقابدار نامدار نے لشکر دلند کی طرف مخاطب ہو کر بآواز بلند کہا۔ جسکو منظور ہو یہ ریزہائے یاقوت لیلے۔ اکثر لشکری اِس فیض سے متمتع ہوتے اور جو ان نقابدار کا شکر احسان بجا لائے۔ جملہ سلاطین متحیر تہے کہ اِس جوان نقابدار مہرہ شکن کو نوع انسان سے سمجہین یا فرشتہ آسمانی تصور کرین

جمشید نے ضرار منکوس کی تحریک سے انجد کے سر اپنا خود یاقوت بی تکلف اوتار کر سلیم ہمارہ کے حوالہ کیا۔ انجد حیران و ششدر یہ کارروائی دیکہہ رہا تہا۔ بدن مین طاقت نشست و برخاست مطلق نہ تہی۔ آخر جمشید نے انجد سے پوچہا۔ اے جوان آبدیدہ حیرت کیا دیکہہ ہا

ہے۔ اگر بار دگر جنگ وحرب کا عزم ہے مقابل ہو ورنہ بعافیت
اپنے لشکر مین چلا جا۔ اسجد بمشکل مرکب پر سوار ہوا اور اپنے لشکر کی
راہ لی۔ جمشید بھی اپنے لشکر مین جایا چاہتا تھا کہ جنگم اجل رسیدہ
از سرتا پا مسلح ومکمل مرکب شیر صورت فیل قامت پر سوار مجب
ہیبت ودبدبہ سے جنگ گاہ مین آیا اور دہان دریدہ بچارا۔ او
جمشید حبشی الاصل کہان جاتا ہے مین تیرا عزرائیل جان آپہونچا۔
جمشید نے مردانہ ودلیرانہ مقابل ہو کر کہا۔ اوساحر ملعون زناکا
رے جوگی نابکار اگر بقصد جنگ وحرب آیا ہے اول اپنے دین بد
آئین کی قسم کہا کہ افسون سحر سے حریف کو مغلوب نہ کرونگا پھر چشم کو رکو
دیکھکر سمجھے کس طرح سگ وشغال کی مانند ہلاک کرتا ہون۔ جنگم نے
کہا۔ گو تو بذات خود مت سحر مین دخل نہین رکھتا۔ مگر یہ تیری تمام
رونق وظہور صاحبقرانی بلکہ ایک شخص ساحر یعنے فضار منکوس کی مدد
وحمایت سے ہے۔ بعد بیان کرنے اس جملہ کے ایک افسون گوشہ
میدان کی طرف پہونکا۔ بمجرد اسکے غبار گرداز زمین تا آسمان متصل
ہو گیا اور غبار سے ایک شیر ہمبر فیل بزرگ کی مانند جست زنان و
خروش کنان جمشید کے قریب آیا۔ در نیولاضار منکوس نے بھی اعمال
سحر کی قرار واقعی ریاضت کی ہے لہذا اُس نے ایک چوبدست برافسون
سحر پہونک کر شیر سحر کے روبرو پہینک دی۔ چوب چند لحظ تکین کہا کر
اژدہائے آتش فشان کی صورت ہو گئی اور ایک کشمکش دم مین شیر

سحر کو نگل لیا بعد ازان اژدہا بھی غایب ہو گیا جنگمہ ہنسا اور باآواز بلند پکارا۔ او ضفار سنکوس کندہ ناتراش اس حرکت سے ہمین تیرے علم و عمل کا حال بخوبی دریافت ہو گیا۔ اب دیکھتا ہون کہ تیرے کس کس عمل کا جواب دیتا ہے۔ جنگمہ کی اس تقریر سے ضفار سنکوس کے ہوش جاتے رہے۔ جمشید حیران وار چار طرف دیکھہ رہا تہا۔ نہ فرصت گریز تہی نہ قدرت ستیز۔ اس اثنا مین جوان نقابدار مرکب جہاندہ جنگمہ ساحر کے روبرو آیا اور اول ایسا ایک نعرہ رعد آسا مارا کہ تمام میدان لرز گیا۔ بعد ازان کہا۔ باش او رذیل ناپکار آگاہ ہو کہ بحکم خدائے مالک جسم و جان تیری جان پلید و روح خبیث کا ملک الموت مین ہون۔ ان سیاہ بختون سے کیا گفتگو کیا چاہتا ہے۔ جنگمہ جادو نے اس جوان عزرائیل ثانی کی صورت مردانہ بچشم غور دیکہی اور پوچہا تجہے مجہہ سے کیا عداوت قلبی ہے کہ مقابلہ کے واسطے آیا۔ مین فقط اس جمشید روسیاہ اور اسکے اوستاد دین تباہ سے سروکار رکہتا ہون۔ جوان نقابدار نے کہا۔ او کافر باطن تو نے اول سن لیا کہ خالق لم یزل نے ہمین محض ساحران عالم کی مرگ و فنا کی خدمت عطا کی ہے جنگمہ نے کہا اس تقریر مزاح سے ثابت ہوتا ہے کہ تجہے فن ساحری مین بہی کچہہ دستگاہ ہے نقابدار نے فرمایا۔ ہمین اوستاد نے سحر حلال کی تعلیم دی ہے اور تیری عمر پلید سحر حرام کی مشق و ریاضت مین گذری ہے بہ حال

مقابل ہو - جنگم نے ایک افسون گوشہ میدان کی طرف پہونکا -
بدستور اول ایک شیر قوی الجثہ مہیب صورت پیدا ہوا جب نقابدار
کے قریب آیا خود بخود ناپید ہو گیا - اِس عمل زبردست کے باطل
ہونے سے جنگم جادو کے ہوش جاتے رہے اور بحالت غصہ ایک
ریسمان طویل کو اژدہائے آتش فشان بنایا لیکن حسب سابق چند قدم
کے فاصلہ سے غائب ہو گیا - بار سویم اُسکے عمل سے آتش برسنی شروع
ہوئی - پر اُس جوان سوید من اللہ کو کچھ ضرر نہ پہونچاتی تہی - جب جنگم
نے اپنے علم بد فرجام کا اِس طرح کچھ اثر نہ دیکھا بصورت فیل مست جوان
نقابدار پر حملہ آور ہوا - جوان نقابدار نے فیل سحر کے کلہ پر بایں ضرب
قوی تازیانہ مارا کہ مثل دیوار کہنہ زمین پر گرا اور فوراً بہیئت اصلی نکل
آئی - اسی طرح جنگم نے چند مرتبہ تبدیل ہیئت کی اور تازیانہ کی ضرب سے
ہیئت اصلی پر ہو گیا - تمام لشکر یہ تماشائے غریب دیکہ رہے تہے -
اور ہر ایک بجائے خود روایت مختلف بیان کرتا تہا - البتہ حکیم الوالی
و حکیم احتشیجان کو علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل تہا کہ یہ
نقابدار عما حقراب اکبر شہزادہ معز الدین فلک قدر ہے - ان حکمائے
بزرگ نے سلطان ابو الحسن و یعقوب حرانی و دیگر سرداران لشکر
کو بہی مطلع کر دیا تہا

جب جنگم نے اپنے کسی عمل کا اثر نہ دیکھا بزبان عجز و انکسار کہا ہنوز
مین نے دُنیا کا کچھہ نہیں دیکھا - یہ عمر دراز ایک محل بیکار مین مفت

ضائع ہوئی - اب جو بہ دقت سے خوش حالی نصیب ہوئی تھی کہ اجل
آپہونچی - بہتر یہ ہے کہ مجھے سحر حلال کی تعلیم دے - نقابدار نے فرمایا
سحر حلال کا یہ رکن اعظم ہے کہ بصدق نیت لا الہ الا اللہ کہہ - جنگم جادو
بدبخت نے جو یہ لفظ نقابدار کی زبان سے سُنا شدت غضب سے
کانپنے لگا اور کہا - ثابت ہوتا ہے کہ تو مرد خدا پرست معز الدین کا
ہم ملت ہے - نقابدار نے فرمایا - الحمد للہ ہمارے خدا پرست
ہونے میں ہر کہ شک آرد کافر گردد - جنگم نے عمود صندلی کہ ترکیب
سحر سے بنایا تھا بقوت تمام تر نقابدار کے سر پر مارا - نقابدار نے ہاتھ
عمود چھین کر خاک معرکہ پر پھینک دیا - اسی طرح شمشیر و نیزہ کی ضربیں
دفع کیں - بعد ازاں وہ تازیانہ جو رنگ افروز کے صندوقچہ نذر
کردہ سے نکلا تھا ہاتھ میں لیا اور فرمایا - او شقی ازلی جس قدر وار
تو نے ہم پر کئے ہم اُنکا عوض فقط اس تازیانہ سے لیں گے - ہر چند ہماں
عالم اپنی شمشیر کفر ستان کو ساحروں کے خون سے رنگین نہیں
کرتے - جنگم نے کہا اب میں سمجھا کہ تو ہمارا دشمن ہی ہے - مجھ سے
مانند ساحر زبر دست کو اس طرح گرفتار ہونے سے کیا نسبت - یہ
کہ اُس ساحر بدبخت نے بزور سحر آسمان کی طرف پرواز کی - نقابدار
نے ایک سرا تازیانہ کا جنگم جادو کی طرف پھینکا - وہ تازیانہ کمند ہلا
اس قدر دراز ہوا کہ جنگم جادو کی کمر میں بند ہو گیا - ہر چند جنگم نے
افسون ہائے متعدد پڑھے وہ تازیانہ طلسم گرفتہ و بستہ زمین پر لے آیا

اورا پنے مقدار اصلی پر ہو گیا۔ طرفہ یہ کہ جس وقت جنگم زمین پر پہونچا تمام اعضائے بدن حلقہ ہائے تازیانہ سے بندھے ہوئے تھے۔ بر وقت گرفتار ہونے جنگم کے اُس جوان نقابدار خورشید قدر نے چہرہ ماہ مثال سے پردہ نقاب بلند کر دیا اور بعد نعرہ اللہ اکبر بآین صدائے زہرہ شگاف اپنا نسب عالی ظاہر کیا کہ جملہ سلاطین موافق و منافق کے دل سینہ مین لرز گئے۔ ہرگاہ حاضرین معرکہ جنگ کو تحقیق ہو گیا کہ یہ نقابدار عالی تبار شہزادہ معزالدین کامگار ہے اول جس شخص نے ملازمت کی سلطان ابوالحسن جوہر تھا۔ بعد ازان امیر مجاہد الدین و امیر جلال الدین و امیر یوسف و امیر شجاع و امیرزادہ امیر محمد و امیرزادہ سیف الدین و امیر خلیل و امیر سلطان و امیر غضنفر جمیع سلاطین نامدار مرکبون سے اُترے اور رکاب دولت نصاب کو بوسے دیے۔ لیکن حکماے بہ نظر بزرگی صاحبقران نے مرکبون کی پشت پر ہی مصافحہ کیا

جنگم اسی صورت سے دست و گلو بستہ میدان جنگ مین افتادہ تھا اور ایک سر تازیانہ کا صاحبقران کے ہاتھہ مین تھا۔ بقدرت حکمائے بیشین تازیانہ طلسمی از مہدم ساحر کے اعضا مین جیسے مستحکم ہوتے جاتے تھے۔ جس وقت جمشید خود پرست نے دیکھا کہ یہ جوان نقابدار واقعی شہزادہ معزالدین ہے بے اختیار آہ حسرت ناک سینہ سے کھینچی۔ اور فغار شکوس سے کہا۔ افسوس یہ تیر ستم فلک ناانصاف نے تمام سلاطین منافق کے سینہ پر مارا۔ اگر ہر ایک

دشمن معز الدین اِس صدمہ سخت سے مر جائے شایان ہے لعنت ہے تیرے علم و فن پر تمام عمر تو نے مجھے اسی غلط گمانی مین رکھا ضار منکوس نے کہا۔ او احسان فراموش اگر مین تجھے افسونہائے سحر کی مدد نہ دیتا بے شعبہ جنگم جادو نے مردہ ہزار سالہ سے بدتر کر دیا ہوتا۔ اب اِس گفتگوئے بیہودہ کو موقوف رکھہ۔ اگر مجلس کتاب خوانی مین جانے کا قصد رکھتا ہے کسی سردار معززکو شہزادہ معزالدین کے پاس بطریق مبارکباد بھیج۔ جمشید نے کہا میرے نزدیک تیرا ہی جانا مناسب ہے۔ ضار منکوس اُسی وقت پیادہ پا صاحبقران اکبر کی خدمت مین حاضر ہوا اور بعد بجا آوری تسلیم و مجرا جمشید خود پرست کی طرف سے بزبان شائستہ مبارکباد دی۔ پھر ازان جنگم کے پاس آکر ریش گرفتہ پوچھا او ساحر اجل گرفتہ مغرور حیان اب کس حال بد مین گرفتار ہی۔ جنگم نے کہا۔ او مادر بخطا یہ وقت طعن و طنز کا نہین ہے۔ یہ کہہ کر ضار منکوس پر ایک افسون پھونکا۔ ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ ضار منکوس کا چہرہ تا گردن سنگ کی مانند ہو گیا۔ ایک دُم بھی نکل آئی۔ باقی جسم ہیئت اصلی پر رہا۔ ضار منکوس نے صاحبقران اکبر کے قدمہائے ہمایون پر سر کہ بزبان سنگ حد سے زیادہ شور و غل کیا۔ صاحبقران اکبر بلکہ جملہ حاضرین اِس امر عجیب کے مشاہدہ سے خوب ہنسے۔ معقوب حرانی نے صاحبقران کے حکم سے جنگم کو قرار واقعی پاپوش زنی کی۔ جنگم نے تعذیر بدنی کے خوف سے دوسرا افسون حکیم طبعی کے

جہرہ پر ہوگا۔ جسوقت ضار سنکوس نے اِس آفت سے نجات پائی صاحبقران سے رخصت ہوکر بے محابا بہاگا اور براہ راست اپنے لشکر مین پہونچا۔ لیکن حالت سراسیمگی مین دُم کا خیال نہ آیا۔ ہرگاہ افسران لشکر کی نظر ضار سنکوس کی دم دراز پر گئی بلند قہقہا مارا۔ اب ضار سنکوس نے بہی دم کو دیکہا اور اول شل سنگ خوب ہلایا۔ بعدازان خود بہی اِس حرکت پر ہنسا اور صاحبقران اکبر کے پاس گیا۔ لیکن صاحبقران فلک مکان حصول لوح طلسم بیضا کے لئے تشریف لے گیا تہا مایوس و محزون اپنے لشکر مین چلا آیا۔ ہرچند دُم کو پائجامہ مین چہپاتا تہا وہ اثر سحر کے سبب پائجامہ مین سوراخ کرکے باہر نکل آتی تہی اور یہ امر زیادہ تر خلایق کے خندہ رسا کا باعث ہوتا تہا۔ طبعی نے متعدد نسوات پڑہی مگر وہ دُم کسی طرح گم نہ ہوتی تہی۔ آخر اِس طرح تسلی کی کہ بعد ہلاکت جنگم اُسکے اعمال سحر کا اثر بہی نہ رہے گا

غرض بعض سلاطین نے بدوستی اور بعض نے بہ نفاق سرداران معزز کے ہاتہ صاحبقران کو مبارکباد کہلا بہیجی۔ صاحبقران جنگم جادو کے پاس تشریف لایا اور فرمایا۔ سات سوبرس تک تو نے ابلیس علیہ اللعنت کی بندگی کی اگر اب بہی معبود حقیقی کو پہچانے۔ ہم تیری جان بخشی کردینگے جنگم نے کہا انصاف کرکہ جس دین وملت مین میری اِس قدر عمر دراز گذر گئی وہ دین کس طرح ترک کیا جائے۔ صاحبقران نے بعد اتمام حجت یعقوب حرانی کو حکم دیا کہ اِس ساحر خبیث کو اسی طرح کمند بستہ مہا بے ساختہ

لے آؤ۔ یعقوب حسب الحکم جنگم کو ساتھ لیکر کوہ رمل کی طرف جہاں اُس مردود نے برج طلسم مخفی کی ہے پہونچا ہشت ہزار سردار اور اُمرا بھی صاحبقران کے ہمراہ رکاب ہوئے جب ان درختان زمرد کے پاس پہونچے۔ صاحبقران نے پھر جنگم کو ہدایت کی۔ جنگم نے اوسے کہا۔ میرا ہلاک ہونا آسان نہین اِس واسطے کہ از سرتا پا روئین تن ہون۔ اور جب تک مین زندہ رہونگا میرے طلسم کا باطل ہونا بھی محال ہے۔ صاحبقران نے فرمایا۔ اے بہادران شمشیر زن تم ایک بار اپنی شمشیر وگرز کا اِس ساحر لعین کے جسم پلید پر امتحان کرو امیر محمد وامیرزادہ سیف الدین وامیر خلیل وغیرہ نے نوبت بہ نوبت ضربات گرز و شمشیر جنگم کے سر و سینہ پر لگائین فی الحقیقت جادوگر کو اصلا ضرر نہ پہونچا۔ اِس دفعہ جنگم نے بلند قہقہا مارا اور کہا۔ او معز الدین اب تجھے میرے کہنے کا باور آیا ہوگا۔ صاحبقران اکبر مسکراتا تہا اور سردار وامرا ازدے منفعل ہوتے تہے تازیانہ نے بصورت ریسمان اِس قدر درازی کہنچی کہ جنگم صاحبقران سے تیس قدم فاصلہ سے تہا۔ جنگم نے کہا۔ مین تو اس خیال سے خندہ زن ہوتا ہون کہ اول کوئی حربہ میرے بدن پر کارگر نہین ہوتا۔ دوم دو چار ساعت اور بہی اس قید شدید مین گرفتار رہونگا۔ پہر خداوند البلبین خود بخود مجہے رہا کر دیگا۔ لیکن ترا خندہ بے محل عقل مین نہین آتا۔ صاحبقران نے فرمایا۔ ہم اِس وجہ سے خندہ زن ہوئے

ہین کہ تیری اجل مالک دوجہان نے خاص ہمارے ہاتہہ مقدر کی
ہے۔ اگر منظور ہو۔ اِس قصہ کو طول دین ورنہ ایک لمحہ مین فیصل
کر دین۔ جنگم نے کہا۔ اگر طول دوگے مجھے یہان موجود نہین پاؤ
گے۔ صاحبقران نے حسب نصیحت عجفر توس جنی یعقوب حرانی کو
حکم دیا کہ اِس ساحر مرگ نصیب کے دست و پا چار میخون سے خوب
مضبوط باندہو۔ یعقوب نے حسب الحکم چار میخہ کر دیا۔ صاحبقران
نے وہ خنجر جو اس صندوقچہ طلائی سے برآمد ہوا تہا غلاف سے نکالا
جنگم خوب ہنسا اور کہا اِس قدر حربہ ہائے گران ان سرداران
نے بہرست جسم پر لگائے مجھے کچہ ضرر نہ پہونچا اِس خنجر چار انگشتی
سے کیا ضرر پہنچیگا۔ صاحبقران نے یعقوب حرانی سے جنگم کا روئے
سیاہ درختان زقوم کی طرف کرایا بعد ازان سینہ پر سوار ہو کر
اسی خنجر شمسی سے مثل گوسپند ذبح کیا۔ بروقت قطع ہونے شہرگ
کے خون منجس نے مثل فوارہ جوش مارا اور تمام خون درختہائے
زقوم کی بیخ مین جذب ہو گیا۔ ایک لمحہ کے بعد ایسا طوفان گرد و
باد پیدا ہوا کہ زمین و آسمان نظر نہ آتا تہا۔ جب روشنی ہوئی دیکہا
کہ درخت زقوم ایک طرف اُفتادہ ہین اور ایک چاہ عمیق واقع
ہے۔ صاحبقران نے لب چاہ اُس تازیانہ کا ایک سرا ایک میخ
آہنی سے باندہا اور دوسرا چاہ مین پہینک دیا اور اُسکے ذریعہ چاہ
کے اندر اتر گیا۔ دیکہا کہ وسط مین ایک صندوق کلان رکہا ہے اور

دو سنگ سیاہ رنگ بزرگ کہ شعل چنانچہ صندوق کے راست و چپ موجود ہین - ہرگاہ اُنکی نظر صاحبقران اکبر پر پڑ گئی شیر غران کی صورت حملہ آور ہوئے - صاحبقران نے مجتبر طوس خنی کا بنایا ہوا اسم جلیل اُن پر پہونکا اور کہا تمہاری خوراک ہیر دن چاہ موجود ہی جاؤ اور بذائقہ تمام کہاؤ - دونون حیوان جست زدہ بالائے چاہ آئے اور خنگلم لعین کی لاش نجس کہانی شروع کی - صاحبقران نے اُس صندوق سے لوح طلسم ہفیانکار گردن مین پہن لی - بروقت اسکے وہ مقام جنبش مین آیا - صاحبقران بہ تعجیل تمام چاہ سے باہر نکل آیا - جس وقت اُن حیوانون نے تمام لاش کہا لی - بارہ گرد طوفان سیاہ متصاعد ہوا اور چار طرف سے آواز عراقی طراقی آتی تہی - ایک ساعت کے بعد جب طوفان رفع ہوا ... کا نشان نظر نہ آیا - البتہ زمین شق ہوکر ایک غار عمیق پیدا ہوگیا تہا

صاحبقران فلک مکان خنگلم کی ہلاکت اور لوح کے دستیاب ہونے کا سجدہ شکر کریم کارساز کی درگاہ مین بجا لایا - اور شادان و فرحان مع سرداران و امرا اور دوئے معلی کی طرف روانہ ہوا - جوابیر نے تمام لشکر ... مین صاحبقران اکبر کی فتح و نصرت اور خنگلم لعین کی ہلاکت کی خبر پہونچا دی - کبران شاہ و ملک نعرون خنگلم کے جہنم واصل ہونے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوئے - ابو حاکم نے کہا اس تحفہ جان گزا سے تمکو میری طفیل نجات ہوئی - یعنے میرے دانا دسنے تمہارے

دشمن ننگ و ناموس کو ہلاک کیا - بکرمان شاہ نے کہا - یہ صدمہ اُس سے سخت تر ہے کہ معزالدین دشمن دین کو زندہ وسلامت دیکھین اور اُسکی تخریب کا کچھ تدارک نہ کرسکین - ابوحاکم نے کہا اب یہ گفتگو موقوف رکھو اور اپنی مادر وزن کو قرار واقعی تعذیر دو ورنہ مورد طعن وتشنیع خلائق ہوگے - ملک نصرون غضب آلود محلسرا مین پہونچا وہان نماشیہ فاجرہ جنگلم کے ماتم مین ازسرتا پا سیاہ پوش ہو رہی تہی اور زار زار روتی تہی - ملک نصرون نے بزبان غضب آلود کہا - او بے حیا تو نے تمام سلاطین مین میری ایسی آبروریزی کی ہے کہ مونہہ دکہانے کے قابل نہین رہا - نماشیہ نے کہا - اگر ایسا صاحب غیرت وحمیت تہا جنگلم کی زندگی مین مرجاتا - اُس طرف بکرمان شاہ اپنے محلسرا مین گیا اور بعد تکرار ایک ہی ضرب بیدریغ سے اپنی عورت ہرزہ کا کام تمام کردیا - بعد ازان دونو نے ابوحاکم کی مشورہ سے صاحبقران کو رقعے مشعر بہ مبارکباد دستیابی لوح طلسم و ہلاکت جنگلم بہیجے - اسی طرح القوس زنگی وارقیمون فرنگی نے ایک ایک رقعہ بمضمون مبارکباد بہیجا - خلاف آزر شاہ بادشاہ فرنگ وسلطان شاہ مغربی و ملک اسلیمون تاجدار ملک النوبہ کے کہ وہ بدل وجان صاحبقران اکبر کے خیر اندیش ہین اور اُنہون نے بنظر بزرگی دہم اتب عرایض لکہے

صاحبقران اکبر مظفر ومنصور اردوے معلے مین تشریف لایا اور

تخت جہانبانی پر نزول اجلال فرمایا۔ اول جملہ عیاروں نے ترانہ مبارکبادگایا۔ بعد ازان طائفہ ہائے ارباب نشاط نے ہنگامہ رقص ونوا گرم کیا۔ ابوعامر فردوسی نے پادری ایڈورڈس کے ہاتھ لوح طلسم کے دستیاب ہونے کی مبارکباد بھیجی اور چند تحائف گرانارز بطریق نذر ارسال کئے۔ صاحبقران نے پادری ایڈورڈس سے فرمایا ہمارا ارادہ ہے کہ طلسم مضیا میں جو مصیبت و عافیت گذری بالتفصیل بزم جشن میں بیان کرین بعد ازان باقی مرحلات طلسم کی فتح کی طرف متوجہ ہوں۔ پادری ایڈورڈس نے کہا۔ میرے خیال میں لوح یہ حکم دے گی کہ اول بزم کتاب خوانی منعقد کرین پھر فتح طلسم کی طرف توجہ کر سکتے ہین۔ صاحبقران نے پادری صاحب کو رخصت کرکے دو روز و شب لوح کے دستیاب ہونے کا جشن برپا کیا۔ روز سوئم موافق نصیحت عبقرطوس جنی بعد ادائے غسل و ادائے دوگانہ شکر لوح کو دیکھا مرقوم تھا۔ اے صاحبقران روزگار واے زوج شمسہ تاجدار نظر یافتہ موکلان سبع سیارہ واے فاتح طلسم سبع سباع جو قوت تمہارا عدو قوی جنگم جادو جہنم واصل ہوگا غالب ہے کہ بیرون طلسم مضیا متصل جبل اعلی ایک مقام تلب سے لوح طلسم ہاتھ آئے گی۔ نیز ایک عمود و تازیانہ و ایک خنجر و نیزہ دوسرے متاع طلسم کے مالک ہوگے۔ باقی اشیائے طلسم کا حاصل ہونا بانیان طلسم نے ایک وقت خاص پر منحصر رکھا ہے۔ بالفعل مجلس کتاب خوانی آراستہ کراؤ۔

صاحقران کو ارشاد لوح سے فرحت قلب حاصل ہوئی اور فرمایا بے شائبہ ریب پادری ایڈورڈس موید من الحکیم دروازہ دار طلسم ہے سعد اژدہان ابوالحسن سے فرمایا۔ پادری صاحب کو ہماری طرف سے لکھو۔ لوح طلسم نے تمہارے قول کی صداقت کی ہے۔ بسم اللہ جشن عالی کے برپا ہونے کی تیاری کراؤ۔ پادری ایڈورڈس آراستگی جشن عالی مین معروف ہوا

ہنگام طلوع نیر اعظم صاحقران ذوالاحتشم توسن طلسمی فلک رفتار نام پر سوار ہوا اور مع تمام سلاطین ذوی الاقتدار و امرا نے نامدار بارگاہ فلک آسا مین تشریف لایا اور بہ میمنت و اجلال سریر حشمت وخسروانی پر جلوس فرمایا۔ بادشاہان کفار بھی صاحقران سے اجازت لیکر پہلے سے خیام مرفوعات مین موجود تھے۔ اسباب و تحائف مرقومہ الصدر جو طلسم ہفیاسے حاصل ہوئے تھے تخت معلی کے روبرو ایک صندلی بلند پر رکھوائے گئے۔ جمشید نے وہ تحائف بغور دیکھے اور دہان وزیدہ صاحقران اکبر سے کہا واقعی تو نے تمام معمورہ عالم مین کوس صاحقرانی بجایا اور مین اپنے بعد تجھی کو صاحقران روزگار جانتا ہون۔ مگر حیف کہ میری کچھ قدر و منزلت نہین کرتا۔ صاحقران نے توبجز تبسم کچھ جواب نہ دیا۔ البتہ امیرزادہ محمد نے بزبان ترش کہا۔ او حبشی بعزت جہان اپنی زبان کو لگام دے۔ اگرچہ فی زمانناسکندر و دارا

ہوتے اس خسرو گیتی ستان کے سمند فلک رفتار کے رکاب کو
بوسہ دیتے - چہ جائے کہ تو اپنا ہم مرتبہ سمجھے - ہان یہ تخنگی تجھہ مین
مزور ہے کہ قطع نظر شیوہ مسخرگی و فن پہلوانی کے خصایل حیوانیہ تیرے
جامع مین جمع ہوئی ہین - جمشید نے کہا - مجھے شہزادہ معز الدین
کی آزردگی کا خیال ہے ورنہ ایسا ادب دون کہ تمام عمر یاد رکھے -
یعقوب حرانی نے کہا - مین بھی تیری خواہر طرہ مشکین خال کے خوف
سے دم بخود ہون کہ وہ اپنے برادر بدگہر کی آبرو ریزی کا واقعہ شنکر
رنجیدہ ہوگی - صاحبقران نے فرمایا - یہ محض جشن ہے معرکہ کچھ ہوتی
نہین - اس گفتگوے بدمزہ سے کیا فائدہ - اسی طرح قمار منکوس طبع
نے جمشید کو فہمایش کرکے خموش کرایا - اشموط دیلمی نے صاحبقران
اکبر سے کہا - اے شہزادہ معز الدین نامدار واسطے ترویج شمہ تاجدار
تجھے خداوند دیلم نے اپنا مقرب خاص و منظور نظر یافتہ کیا ہے اور مین نے
دفتر رسالت مین تیرا اسم گرامی معز الدین فلک اقتدار نظر یافتہ خداوند
دیلم درج کر دیا ہے پھر افسوس ہے کہ تو پیغمبر دیلم کی رسالت کا مقر نہ ہو
اہل مجلس سے ایک سردار ظریف نے کہا - تمہارا خداوند مرد ہے یا
نوع اناث سے ہے - اشموط دیلمی نے کہا - خداوند کو سب طرح کی قدرت
حاصل ہے کبھی بصورت مرد خونخوار جلوہ گر ہوتا ہے اور کبھی بشکل
زن پری تمثال - سردار ظریف نے پوچھا - تم کس صورت سے خداوند
کو دیکھتے ہو - اشموط نے کہا - ہر گاہ مین مرسل برحق ہون مجھے دونو

صورتون سے زیارت میسر آتی ہے۔ سردار ظریف نے کہا اے
بادشاہ ناگوار خاطر نہ گذرے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہاری خاتون
خانہ کی نظر مین خداوند بشان مرد جلوہ گر ہوتا ہوگا اور تم بصورت
زن جمیلہ دیکھتے ہوگے تاکہ دونو کو لذت نفسانی حاصل ہو۔ اشبوط
ہنسا اور کہا تمہارا گمان صحیح ہے۔ تمام اہل بزم نے بلند قہقہہ مارا اور
کہا۔ راست بیانی اور صفائی قلب کے یہی معنے ہین۔ القصہ تمام دن
اسی صحبت خوش طبعی و تماشائے رقص و نواہین گذرا۔ شب کو شمع و
فانوس و قنادیل زمردین و یاقوتی کی اس قدر روشنی ہوئی کہ وہ شب
روشن تراز روز معلوم ہوتی تھی

جس وقت بارگاہ فلک اشتباہ کی زینت و آرائیش بخوبی ہوچکی
قاعدہ کے موافق بابا ہی زیادہ ورڈس نے کرسی بلند پر بفصاحت زبان خطبہ
پڑھا۔ اور بعد نعت انبیائے ذوی الاحترام و اوصیائے کرام صاحبقران
اکبر کے خاندان سیادت و علوئے مرتبت و بلند اقبال کی مدح و
ثنا مین کوئی درجہ باقی نہ رکھا۔ اس اثنا مین نقابداران پریزادبہی
آپہونچے اور بآئین شائستہ آداب و مجرا بجا لائے۔ صاحبقران اکبر
نے بعد تعظیم و مزاج پرسی اُنکو نیم تختون پر بٹھایا وہان بالائے کوہ
قصر اخضر مین ملکہ تمسہ تاجدار کے پاس بدستور ملکہ نوبہار گلشن افروز
و ملکہ ناطقہ روشن بیان و ملکہ صبح دلکشا و ملاحت پری دگوہر بزم افروز
وغیرہ تمام خواتین جمع تہین۔ بادری ایڈورڈس نے صاحبقران کی

مدح وثنا کے بعد ملکہ شمسہ تاجدار عذب البیان نے نسب نانی کی
کمال تعریف کی - بعد ازان موافق دستور ناظرین کو گل وغیرہ تقسیم
کروایا - یعقوب حرانی نے چراغدان سلیمانی روشن کیا - حکیم
ابو المحاسن نے کتاب تاریخ الاعظم غلاف زرباف سے نکالی اور
وہ مقام دیکھا جہان صاحبقران اعظم کی داستان ختم ہوئی تہی اُن
اوراق مین وہی اسرار عجیب نظر سے گذرا - یعنے تمام حروف مثل
قطار مور جنبان متحرک تہے - حکیم ابو المحاسن نے کہا - یہ طلسم نے
کتاب خوانی کی خوب اجازت دی کہ کسی حرف پر نظر قایم نہین ہوتی
صاحبقران نے پہر لوح کو دیکہا - مگر کچہہ ہدایت نہ ہوئی - ناگاہ
عالم تشویش مین ایک مرد خوش شکل معتدل قامت اجنبی صورت
بزم جشن مین آیا اور صاحبقران اکبر کے کان مین کچہہ کہہ کر روانہ
ہوگیا - صاحبقران نے آواز بلند کہا - ہمین ایک موکل نجیب کی
معرفت یہ پیام ہوا ہے کہ آج کی شب صحبت کتاب خوانی موقوف
رہے اور ہم اپنی سرگذشت عجیب وداستان جو طلسم بغیا مین
گذری حضار بزم جشن کو سنا ئین - انشاء اللہ شب فردا بزم
کتاب خوانی برپا ہوگی - حکیم اخشیجان وحکیم ابو المحاسن نے کہا
بسم اللہ - شروع کیجیے اہل بزم کو کتاب سے زیادہ حضور کے
قصہ رنگین مین لطف وحظ حاصل ہوگا

صاحبقران تخت عزو وقار پر دوزانو بیٹہا اور طلسم بغیا مین داخل

ہونے کا قصہ آخر تک بیان کیا۔ مگر ملکہ صبح روشنگہر کے حسن و
جمال کی زیادہ تعریف نہ کی کیونکہ ہوائے طلسمی کے اثر سے تمام حال
و مقال کی خبر حرف بحرف قصر اخضر پر ملکہ شمسہ تاجدار و ملکہ نوبہار
وغیرہ خواتین کے کان مین پہونچتی ہے۔ جس وقت صبح روشنگہر
در رنگ افزود پری کے حسن صورت کی تعریف ملکہ شمسہ تاجدار و
ملکہ نوبہار نے صاحبقران کی زبان سے سُنی شمسہ تاجدار کہ ایک
زن صاحب شرم و حیا تمکین و وقار مجسم ہے بےرنگون ہوگئی
البتہ ملکہ نوبہار کے دل پر سخت ناگوار گذری۔ آخر ملکہ شمسہ تاجدار
نے کہا۔ ہرچند کہ حکمائے ماضی اوصاف کمال و جوہر دانش و علم مین
بے مثل دیگانۂ روزگار تھے الا باینہمہ کمال و تقدس صفت
قرمساقی بھی ضرور رکھتے تھے۔ ملکہ ناطقہ روشن بیان نے کہا اے
خواہر والا قدر۔ یہ صفت قرمساقی خاص حکمائے پیشین مین نہ تھی۔
حکمائے حال بھی اِس پیشہ کے پابند ہین۔ ظاہر ہے کہ حکیم ارسطو نے
اپنی بانی طلسم اجرام و اجسام کے وقت سے فقط میں روسیاہ
طلسم کشا کی زوجہ حلالہ مقرر ہون۔ لیکن جناب حکیم قسطاس نے بنظر
محبت فرزند خواندگی تمکو داخل کر دیا۔ بلکہ مجھ پر ایک نوع کی ترجیح
دی۔ ملکہ نوبہار نے کہا سسر رشتہ انصاف ہاتھ سے نہ دو۔
اگر روز ازل سے میرا پیوند ہونا طلسم کشا سے مقدر نہ ہوتا حکیم قسطاس
الحکمت دخل نہ دیتے۔ چنانچہ طلسم اجرام و اجسام مین بیٹے معزالدین مجلس مین بزم عید

لایا اور حسب مقدرات طلسمی جبہ زشت رو پر مبتلا ہو گیا - خلدانہ ماہرو
معشوقہ ابوالحسن جوہر نے ملکہ نوبہار سے کہا گستاخی معاف ہو جو
کلمہ تم نے زبان سے فرمایا اگر ملکہ شمسہ تاجدار اپنی نسبت بیان
کرین زیب دیتا ہے - گو تمہارے بھی صاحب حسن و جمال مین
شبہ نہین مگر شہزادہ معزالدین کو اس وجہ سے زیادہ شیفتگی
کی نوبت پہونچی کہ ملکہ شمسہ تاجدار کے حسن عالم افروز کا جلوہ فی الجملہ
تمہارے حسن مین پایا جاتا تھا - ملکہ شمسہ تاجدار نے ابتک اس
گفتگو مین کچھ دخل نہ دیا تھا جب طرفین کی تقریر کو طول کھینچا فرمایا
صاحبو خلقت مرد خصوص سلاطین عالیجاہ سے ہمیشہ پیلونشینی یا ایک
دو عورتون پر قانع ہونے کی توقع رکھنی کمال بیوقوفی کی بات ہے -
نادرہ راز دار نے ملکہ شمسہ تاجدار سے کہا - اسے ملکہ دوران ہمای
خاتون نازک مزاج و قصہ خلاف مزاج سنکر برہم ہوئی ہین جو
صاحبقران کو طلسم بیضا مین پیش آیا - ملکہ نوبہار نے کہا - استغفراللہ
کیسا غصہ اور کیسی نازک مزاجی مین نے یہ جملہ بطریق خوش طبعی
بیان کیا ہے نہ واقعی - ہان یہ ضرور کہونگی کہ حکمائے معزالدین کے
واسطے ہر جگہ دہر مقام مین نازنینان خوش جمال بطریق تحفہ موجود کر رکھی
ہین - ہرچہ باداباد - ایک شب یہان معزالدین کو بلانا اور گلہ دراز
کرنا واجبات سے ہے اور جبہ خواتین کو میرے ساتھ ہمزبان ہونا
چاہیئے تاکہ وہ مرد بوالہوس جیجہ مردگی دل مین معقول منفعل ہو

بادشاہ تاجدار نے فرمایا - اگر فی الحقیقت شہزادہ معز الدین کے تصرف مین تمام یہ دنیا کی زبان جملہ آئین کی شکایت بکیطرف مین کبھی ذکر بھی زبان پر نہین لانے کی

سر نہ پیچم من ز شمشیر حبیب هر چه آید بر سر من یا نصیب

یہان صاحبقران اکبر نے بعد بیان کرنے اپنے وقائع غریبہ کے قریب صبح بارگاہ فلک فرسا مین استراحت فرمائی - سرداران نامدار بھی اپنے اپنے خیمہ مین جاکر سو رہے - قریب ظہر صاحبقران نے بیدار ہوکر بعد نماز و وظائف خاصہ تناول فرمایا - بعد ازان تخت رفعت و کامرانی پر جلوس کیا اور ارشمند نے حسب الحکم نقارہ نشاط افزا بجوایا - ہر وقت صدائے نقارہ جملہ سلاطین بنیاد مرفوعات کی طرف روانہ ہوگئے - اثنائے راہ مین کمبخت نے فضار منکوس طبعی سے کہا شب گذشتہ کتاب تاریخ الاعظم نہ پڑھے جانے سے معز الدین نے رفع خجالت کے واسطے سچانے کتاب اپنی سرگذشت طلسمی نرالی بے معنی بیان کی - فضار منکوس نے کہا - او احمق تو نے بچشم خود طلسم سبع سیارہ کی شگفتہ آرائیان دیکھین اور پھر معز الدین پہ دروغ بیانی کا گمان کرتا ہے - غرض یہی گفتگوئے بیہودہ کرتا ہوا مجلس شریف تک آیا - بادشاہ اعظم نے حسب دستور خطبہ خوانی کے بعد نذر میوہ تقسیم کرایا - ہنوز حکیم ابو المحاسن نے کتاب غلاف سے نکالی تھی کہ شب گذشتہ کی مانند وہی شخص آیا - اُسکے ہاتھ مین ایک

شیشہ کلان پُر از روغن سبز تھا۔ اول اُس نے اِس طرح سلام کیا

السلام اے بادشاہِ تخت عالی السلام　　السلام اے آفتابِ بے زوالی السلام

السلام اے ذات تو صاحبقران روزگار　　السلام اے جوہر حسب کمالی السلام

بعد ازان اُس شیشہ سے چراغدان سلیمانی کا طبقہ دویم بھر دیا اور فتیلہ چراغ روشن کیا۔ جس وقت روشن ہوئے طبقہ دوم کے جس قدر اہل مجلس کے لباس سفید تھے مثل زمرد براق سبز ہوگئے۔ اِس مشاہدہ سے حضار بزم جشن نہایت متحیر ہوئے۔ جمشید نے قتال شکوس سے کہا۔ صد ہزار لعنت تجھ پر کہ باوجود دعوی بزرگی حکیم قسطاس الحکمت کی عظمت و کمال کا جواب نہیں دے سکتا اگر علم حکمت اِن سحر و نیرنجات سے کچھ بھی بڑا دیتا۔ پھر میں بیٹا تو لوٹنے حشمت و سلطنت فلک اول تک ہو گیا تھا۔ قتال شکوس نے شرمایا اور کہا اگر تو معز الدین کی حشمت و مرتبہ کے افسوس میں جاتا تو اپنا سیاہ کردے لائق ہے۔ اے بیوقوف

بخت و دولت بہ پہلوانی نیست　　جز بتائید آسمانی نیست

ابوالحسن جوہر نے صاحبقران سے روغن سبز کا حال پوچھا۔ صاحبقران نے فرمایا۔ یہ شیشہ روغن سبز عبقر طوس زاہد کا غلام قیلوس نامی لایا تھا۔ اور شب گذشتہ ہی اسی شخص نے آکر کہا تھا کہ اپنا قصہ ناقصہ آج کی شب بیان کرو کہ دوست شاد اور دشمن آتش حسد سے جلیں۔ جس وقت حکیم ابوالحسن نے شاہنامہ خرشیدی

کہو لا جسے اخاندان سلیمانی کے پر تو سے تمام حروف مثل ریزہائے زمرد سبز و درخشان معلوم ہوتے تھے۔ قبل از آغاز کتاب خوانی اکثر اہل بزم نے پادری ایڈورڈس سے پوچھا۔ اے معلم سلاطین ہفیا۔ ہمارے دل سے یہ خدشہ رفع کرو کہ شہزادہ خرشید تاج بخش نے کس وجہ سے صاحبقران اعظم لقب پایا اور شہزادہ بدر منیر کو خطاب اصغر ملا۔ حالانکہ دونون کی ولادت مین شاید دو ساعت سے زیادہ تفاوت نہین۔ بلکہ باعتبار کارہائے آہم اگر شہزادہ بدر منیر کو اعظم لقب دیا جاتا سزاوار تہا۔ پادری ایڈورڈس نے کہا۔ خرشید تاج بخش بدر منیر سے کلان تہا گو وہی ساعت کا تفاوت ہو۔ دویم خرشید کا تولد بتاثیر طلسم نیر اعظم ہوا ہے اور بدر منیر کا باثر نیر اصغر۔ سویم خرشید تاج بخش کو شمشیر صعوبات جان فرسا ہی عالم ربع مسکون مین پیش آئے اور شہزادہ بدر منیر حسب مشیت یزدانی ایک سرزمین عجیبہ مین پہونچا جو خط استوا سے خارج ہے۔ وہ باعتبار آب وہوا وعدم شہرت مشکل عالم صغیر کہتے ہین۔ نہ وہان کا آدمی یہان آسکتا ہے نہ اِس عالم کا وہان جا سکتا ہے پہر کس طرح شہزادہ بدر منیر کے مہمات دشوار گذار کا کسی کو یقین آئے زیادہ تر فضیلت و بزرگی کی یہ بات ہے کہ خرشید تاج بخش خوش دیدار ہین کس قدر رشد ایزد کا متحمل ہوا۔ نیز شہزادہ بدر منیر باوجود موجود ہونے ازدواج لاتعداد لاولد رہا۔ بعد استماع اِس عبارت کے حکیم ابو المحاسن نے کتاب

تاریخ الاعظم کو کھولا اور شہزادہ اکلیل الملک کا قصہ شروع کیا۔

آغاز داستان شہزادہ اکلیل الملک صاحبقران ملک جزائر رفیق با اخلاص صاحبقران اعظم

یہان تک یہ حکایت مسرت خیز گذارش ہوئی ہے کہ بعد ہلاکت بتشطون شیطان ملک مہراسب شاہ نے اسلام قبول کیا اور بہ تجمل مالا کلام شہر مہراسبیہ مین شہزادہ اکلیل الملک کو لایا۔ راوی کہتا ہے کہ اول دیوان عام مین دو جار ساعت بزم رقص دلنواز گرم رہی۔ بعدازان تخلیہ مین بزم نشین و نشاط و سامان بادہ نوشی مہیا ہونے کا حکم دیا۔ اِس مجلس مین بجز شہزادہ اردشیر بن مہرزر و کاؤس وزیر و خردمند روشن ذکی منجم و ملک رستم گوہرپوش و ملک عنبر شاہ و مرجان شاہ و قلزم شاہ کے زیادہ کثرت نہ تھی۔ جس وقت اہل مجلس سرور بادہ سے تر دماغ ہوئے۔ ملک مہراسب شاہ نے کہا۔ یزدجہان آفرین نے مجھے فقط ایک دختر بلند اقبال دی ہے۔ اب مین چاہتا ہون کہ شرکت سے تزویج کا حکم اختیار کلی دون۔ شہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا۔ تم بہ تمہ ترت مطمئن رہو۔ بہ کہ

اُس گوہر صدف شہر یاری کا تمکو اختیار رہتا اب ہم کفیل ہین جہان مناسب ہوگا منعقد کر دینگے - ملک لہراسب شاہ اِس عذر شائستہ سے سمجھا کہ شہزادہ خود عقد و مناکحت کا ارادہ نہین رکھتا - بعد ازان کہا - مین اُس تماشائے عجیب کے مشاہدہ سے نہایت متحیر ہون - شہزادہ نے کہا - تم اپنی دختر کی دایہ خمرانہ کو بلاؤ اِس سے ملک لہراسپ کی عقل اور بہی گم ہوئی اور خود محلسرا مین جاکر دایہ کو اپنے ساتھ لایا - شہزادہ اکلیل الملک نے ریحانہ خاتون بارچہ فروش اور شیطنت جننیہ کو بہی روبرو بلایا - جب یہ تینون عورتین جمع ہوئین شہزادہ اردشیر کے کان مین کہا - ہماری خوشی ہے کہ اپنی سرگزشت روز اول سے تا پہونچنے کوہ آفت کے کسی غیر شخص کے نام سے شرح بیان کرو - شہزادہ اردشیر نے اپنا کل داستان اول سے مرسلاق دیو کے ہلاک ہونے تک بیان کی - بعد ختم ہونے اِس داستان حیرت انگیز کے اکلیل الملک نے ملک لہراسب شاہ سے فرمایا - تم سمجھے کہ یہ کیا قصہ ہے - لہراسب شاہ نے بعد سکوت دراز کہا - اِس قصہ کی تمہید سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ملکہ نہرت سے شاید میری دختر سے مراد ہو اور قیاس چاہتا ہے کہ شہزادہ ایران اردشیر بن ہرمزدہ سوداگر زادہ اردشیر نامی ملک ایران کے بادشاہ کا فرزند تہا جو تمہارے ہاتھ سے قتل ہوا - شہزادہ فلک رفعت نے فرمایا - فضل الٰہی سے اردشیر

زندہ و سلامت ہے۔ بلکہ اسکا رقیب نار جہنم میں پہونچا۔ بعد ازاں آرد شیر نے روئے ہی حجاب نقاب دور کر دیا۔ اور لہراسب شاہ سے فرمایا۔ بچشم غور اور امتیاز دیکہو کہ سوداگرزادہ آردشیر نوجوان والاشان ہے یا وہ شیطان مقتول تہا۔ بعد ازاں ملکہ نوشابہ سیمتن ریحانہ خاتون و خواجہ روشن رئی منجم و شیطون بد نفس و شیطنہ جنیہ کا حال بالتصریح ریحانہ خاتون کی زبان سے ملک لہراسب شاہ کو سنوایا۔ ملک لہراسب نیسکر تصویر کی صورت یہ حکایت ہوش ربا سن رہا تہا

جس وقت یہ داستان حیرت بیان ختم ہوئی ارجاس وکیل شہزادہ فلک رفعت کے روبرو آیا اور دست بستہ بزبان عذر و انکسار کہا یا صاحبقران ملک جزائر میں سے قلب بہی بہ نفاق مسلمان ہوا تہا۔ لیکن اس حکائیت غریب کے استماع سے مجہے حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوا کہ خالق ارض و سما وہی ذات بیچون و بچگون ہے جسکی اہل اسلام بندگی کرتے ہیں۔ اب میں اپنی صفائی نیت کے باب میں کوئی لفظ دروغ کہتا ہوں تو خدائے عزوجل اسی وقت زمین کا پیوند کر دے ورنہ میری صدق مقالی کا تمکو یقین دے۔ خواجہ روشن رئی نے ارجاس کو سینہ سے لگایا اور کہا۔ ہم تیری راست گوئی کی گواہی دیتے ہیں۔ گو ہمیں از روئے علم نجوم تیری منافقت کا حال دریافت ہو گیا تہا اور تجہہ کو سزائے سخت دلوانے کا ارادہ تہا لیکن عالم خواب میں بشارت ہوئی۔ کہ ارجاس کے درپے ہلاکت نہ ہونا آخر وہ بہی طریق اسلام

اختیار کریگا۔ شہزادہ اکلیل الملک نے ایک خلعت گران بہا ارجاس
کو دیا اور بدستور خدمت وکالت پر مامور کیا۔ بعد ازان خزانہ دایہ
کے تمام اعضائے بدن قطع کرکے لاش پلید آگ مین جلوادی۔ شیطنہ
جنیہ نے بعجز وزاری کہا۔ مین باین شرط دین اسلام قبول کرتی ہون
کہ اپنا تصدق اسی وقت آزاد کردو۔ شہزادہ نے اُسکو بند قید سے
رہائی دیدی۔ خواجہ روشن زکی نے کہا۔ ہرچند یہ جنیہ محض جان کے
خوف سے اظہار خداپرستی کرتی ہے۔ الا موافق بشارت خواب شاید
اسکی رہائی کے باعث ایک مطلب دشوار بر آوے۔ شہزادہ اکلیل الملک
نے ملک لہراسب شاہ سے فرمایا۔ ہماری مرضی ہے کہ ملکہ نوشابہ بہمن
کی نسبت شہزادہ اردشیر والا قدر سے کردین۔ ملک لہراسب شاہ
نے کہا۔ بس جو منظور خیال عالی مین گذرا وہی مناسب ہے۔ شہزادہ اکلیل الملک
نے ملک لہراسب کے تزئین وسامان شادی کے مہیا کرنے کا حکم دیا
شیطنہ جنیہ یہان سے رخصت ہوکر بخط مستقیم کوہ قاف مین
پہنچی اور تمام قصہ یہان کے مدبر و بیان کیا۔ بر وقت استماع
اس خبر جگر فگار کے اُس ضعیفہ لعینہ نے اپنا سر اُس زور سے تختہ
سنگ پر مارا کہ پاش پاش ہوگیا۔ بعد ہلاک ہونے اس ضعیفہ کے
شیطنہ جنیہ [illegible] ساتھ [illegible] صادق دل سے مشغول ہے شہزادہ
کلان کے ملک کی طرف روانہ ہوئی۔ تاکہ اُسکو شہزادہ اکلیل الملک
کی ہلاکت پر آمادہ کرے۔ [illegible] ادھر کی [illegible] آذر پری کا ایک واقعہ

علم نجوم ورمل یہ حال دریافت ہوا ہے کہ ایک جوان ذیشان نبی نوع انسان کے ساتھہ تیرا منسوب ہونا مشیت الہی مین مقدر ہو چکا ہے - اِس واسطے ہم نے بعلم قیافہ اُس انسان عالی قدر کی تصویر ایک حریر پر لکھی ہے اور وہ ورق تصویر بھی اِس صندوقچہ مین رکھہ دیا ہے یقین واثق ہے کہ وہ آدمزاد مرسلاق واسلاق دیو ابن شریر النفس کا قاتل ہو - علاوہ ازین جس دن یہ کاغذ مرقومہ ملکہ نوش ناز پری کی نظر سے گذرے گا اُسی دن اُس جوان موعودہ کا حال فرخندہ مآل گوشزد ہوگا

والسلام

اس مضمون ہوش ربا کے مطالعہ سے ملکہ نوش ناز کمال متحیر ہوئی - دل مین کہا فی المثل اگر وہ جوان اپنی نوع مین آفتاب طلعت ہوگا مگر مین اُسکے ساتھہ اپنا پیوند ہونا ننگ سمجھتی ہون - آخر بر بہی طبیعت کے سبب وہ ورق تصویر نہ دیکھا - ناگاہ پانچ پریزادین بہ سرعت جاتی ہوئی نظر آئین ملکہ نے خواصون کے ہاتھہ اُنکو اپنے پاس بلایا اور اُن کی صورت و وضع سے سمجھی کہ ابلیس پرست ہین - آخر بہ تجاہل عارفانہ اُنکا حال دریافت کیا - واضح ہو کہ ملکہ نوش ناز پری کے خاندان مین قدیم الایام سے ایک مہرہ عجیب الخاصیت چلا آتا ہے - جو زن دمرد قلعہ نوش نگار کا بادشاہ ہوتا ہے اُسکے بازو پر باندھا جاتا ہے - منجملہ دیگر صفتون کے ایک یہ خواص اس مہرہ مین ہے کہ کوئی دوست دشمن صاحب مہرہ کے روبرو کلمہ دروغ نہین کہہ سکتا - اس لئے اُن پریزادون کی خاتون

نے جو دیو شیطنہ جنیہ ہے اپنا حال راست راست بیان کر دیا۔ اور ضمن مین شہزادہ اکلیل الملک کے حسن و جمال کی نہایت تعریف کی۔ ملکہ نوش نازیہ حال سنکر کمال افروختہ ہوئی اور فرمایا۔ او ملعونہ ہمارے نزدیک وہ آدمزاد با انصاف ہے کہ تیرے برادر لعین کو جہنم واصل کیا جو مردود خاص اسی ارادہ سے دنیا مین گیا تہا کہ ایک بادشاہ عالیجاہ کی دختر ناکتخدا کے حصار ناموس مین رخنہ اندازی کرے۔ لیکن اس ہنگامہ کی بانی تیری ہی ذات خبیثہ ہے لاجرم تجہے سزائے اعمال دینی واجبات سے ہے بعد ازان خواصون کو حکم دیا کہ اس سے حجت شرعی ختم کرلو شیطنہ نے بوجہ بہرہ مذکورہ بالا دین اسلام قبول کرنے سے صاف انکار کیا۔ خواصون نے اس لعینہ کو بعذاب سخت ہلاک کیا۔ شیطنہ کی تین کنیزین مشرف بہ اسلام ہوئین ایک گریہ گرفتہ ان پریزادان ہدایت یافتہ مین ایک پریزاد شکیلہ سیفیادہ پری نام تہی ملکہ نے بباعث خوش بیانی اسکے حال پہ مہربانی فرمائی اور وہ زرین تصویر اسکو دیا اور کہا۔ بچشم خود دیکہہ کہ یہ تصویر کس کی ہے۔ سیفیادہ پری نے کہا۔ مین سچ عرض کرتی ہون۔ بس یہ سمجہو کہ شہزادہ اکلیل الملک بہ ہمون شان و شکل اس صفحہ کا نقد مین موجود ہے۔ اب ملکہ نوش نازپری نے بہی تصویر کو بغور تمام دیکہا دیکہنا کیا تہا گویا خدنگ عشق ناسوفار سینہ مین غرق ہو گیا۔ حتی کہ ایک عالم بے اختیاری مین ہائے کا نعرہ مارا اور سیل اشک چشم نرگسی سے جاری ہوئی اور دایہ سے کہا۔ نیک ابنا قع تقدیر الہی

وہ تجھسے ہے جسمین تغیر و تبدل کا دہم بھی نہین گذرتا۔ ظاہر ہے کہ جو کچھ گستہران جنی نے میرے باب مین لکہا تہا بے کم و زیاد ظہور مین لیا یہ بتاؤ کہ اپنی سوزش دل و وحشت مزاج کے دفع ہونے کا کیا علاج کرون۔ اب جو دل وحشت زدہ کی ترکیب دیکھتی ہون اس قدر صبر و شکیب کی طاقت نہین پاتی کہ حسب تقدیر الہی اُس جوان غارتگر دل و جان کے یہان آنے کا انتظار کرون۔ ہرچہ باداباد۔ مین خود پردہ دنیا کو جاؤن گی اور ایک نظر اُسکی صورت مقبول ضرور دیکھونگی عجب نہین کہ بمنت و لجاجت اپنے ہمراہ پردہ قاف مین لے آؤن۔ دایہ گل بنج پری نے کہا۔ جانے کا مضائقہ نہین۔ لیکن اُس دشمن قوی اسلاق دیو کی طرف سے اس قدر ایام مطمئن ہونا خلاف عقل ہے۔ ملکہ نے کہا۔ خاطر جمع رکھو۔ سیلاق و سیلاق دیو ہمارے لشکر کے سپہ سالار اُس سے ذی کر سرحد ملک مین قدم بھی نہین رکھنے دینگے۔ مجبوراً اُسی وقت شہر نوش نگار مین آئی اور دوسرے دن دیوان عام مین جملہ اکابر لشکر و ارکین سلطنت کو بلایا اور بآواز بلند کہا۔ اے سرداران نامدار آگاہ ہو کہ مین نے ہنگام تخت نشینی ایزد جہان آفرین سے ایک عہد واثق کیا تہا۔ اب مجہے بفضل الہی تمام امور سلطنت سے فرصت کلی حاصل ہو گئی ہے۔ واجب ہم نذر مذکور ادا کرنے پردہ دنیا پر جاتی ہون۔ میرے جانے کے بعد دایہ گلنج پری نیابتاً امور سلطنت انجام دیگی۔ لازم ہے کہ جملہ افسران لشکر و اعیان مملکت ہو لسے میرے

وائیہ صاحب کے مطیع فرمان رہیں۔ اگر میری غیبت میں اسلاق دیو
لشکر کشی زناندن پر کرے اُس سے جنگ و حرب کرنا اور حق نمکخواری
ہاتھ سے نہ دینا

جس وقت ملکہ نوش نار نے انتظام ملک سے خاطر خواہ دلجمعی کرلی
دوسرے دن مبغیاوہ پری و چند خواصان محرم راز کو ساتھ لے کر
ربع مسکون کی طرف روانہ ہوئی۔ روز چہارم شہر ہرالسبعہ میں
پہونچی اور شہر سے دور ایک کوہ مرتفع پر پریزادان ہمراہی
کو ٹھرایا اور خود چار کنیزوں کی معیت سے شہر ہرالسبعہ میں آئی
لیکن شہزادہ اسمٰعیل الملک شہر میں موجود نہ تھا۔ پہلے ایک شب
خواجہ روشن ذکی کو عالم خواب میں یہ بشارت ہوئی کہ تم شہزادہ
اسمٰعیل الملک کو ہمراہ لیکر جبل الصفا میں پہونچو تاکہ وہ شہزادہ عالی
وقار معبد خاص کی زیارت سے مشرف ہو اور کوشش ہم عنان کے
اور چند نصائح سودمند گراں بار کئے بائین وقت صباح خواجہ
روشن ذکی نے حقیقت خواب بیان کی۔ اسمٰعیل الملک مع چند
سرداران معزز کی معیت سے روانہ ہوا۔ شہزادہ آذر دخت بھی
بہشت و مساعت ہمراہ رکاب ہولیا۔ ملکہ اسب نے الحاح قریب
شادی موقوف رکھی اس نے ملکہ نوش دار شہزادہ کو نہ دیکھ سکی۔
اور مبغیاوہ پری کو تحقیق حال کے لئے بھیجا مبغیاوہ پری نے بصورت
[illegible] شہر میں آکر حال دریافت کیا۔ اور کہتے ہیں کہ شہزادہ

فلک رفعت جبل الصفا کی طرف تشریف لے گیا ہے۔ ملکہ نے فرمایا ہم شہزادہ کے شہر مین آنے تک یہین مقیم رہین گے

شہزادہ اکلیل الملک بعد قطع مراحل جبل الصفا پہونچا۔ سلاطین و سرداران ہمراہی معبد بزرگ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور عبادت خانہ سے دور خیام لشکر برپا کروائے۔ شہزادہ اکلیل الملک اور خواجہ روشن زنگی معبد کے محراب کے روبرو عبادت مین مشغول ہوئے۔ تمام دن روزہ رکھتے تھے اور شب طاعت و بندگی مین گذارتے تھے۔ شب سوم اکلیل الملک اکثر نصایح دلپذیر سے مستفید ہوا جنکا ذکر عند الحاجت کیا جائیگا۔ از انجملہ ایک یہ نصیحت تھی کہ ارد شیر کے عقد کے بعد ملک جزائر کا اختیار خواجہ روشن زنگی کو دیدینا اور ملک لہراسپ کو نصیحت کرنا کہ جس وقت حکم پہونچے فوراً حاضر ہو کیونکہ اب ایک سرزمین وسیع و مرتفع مین تیرا جانا مقدر ہے۔ وہان بفضل ربانی تمام مقاصد دلی بر آئین گے شہزادہ اکلیل الملک نے حقیقت خواب روشن زنگی منجم سے بالتفریح بیان کی۔ خواجہ روشن زنگی نے کہا۔ مجھے بھی کچھ بشارت ہوئی ہے۔ شہزادہ شہر لہراسپیہ مین تشریف لایا

یہان ایک شب ملکہ نوش ناز پری نے نوشابہ سیمتن کو حالت خواب مین اپنے پاس بلوایا۔ اور سرمہ سلیمانی اُسکی آنکھون مین لگایا۔ جسوقت نوشابہ سیمتن نے آنکھ کھولی عجیب طرح کی ایک مجلس

مختصر بار ونق دیکھی کہ کبھی خیال میں بھی نہ گذری تھی۔ دل میں کہا شاید
بیشطون بد نفس کی قوم بہ نسبت فساد تحنیے بیان لائی ہے۔ آخر حالت وحشت
مین رخنیا لقضائے للہ زبان پہ جاری ہوا ملکہ نوش ناز نے اُسکو
پریشان دیکھکر ہر چند جو تونگار کے اُسکے لب تک پہنچ نہ پایا۔ صبح کو
ملکہ نوشابہ نے حقیقت شب ریحانہ خاتون وغیرہ کے روبرو بیان
کی اور نہ پردہ کو نہ کہا یا۔ ریحانہ خاتون نے کہا۔ یہ کسی دوست کا کام ہے
بہر حال خواجہ ذکی کے آنے پر یہ عقدہ حل ہو جائیگا۔ القصہ چند روز کے بعد
شہزادہ اکلیل الملک بہ دولت وسعادت شہر ہراسیہ میں داخل
ہوا۔ ملک ہراسب شاہ باستقبال شاہانہ بارگاہ میں لایا اور از سر نو
جشن عروسی کی آراستگی کروائی۔ شہزادہ اکلیل الملک اکثر اوقات
صید و شکار کے واسطے سوار ہو جاتا تھا۔ ایک دن ہرن کے عقب میں
مرکب زدہ دور نکل گیا۔ کوئی ملازم و جلودار ساتھ نہ پہونچ سکا یارت
بہ ہزار تگ و دو ایک ہرن کو تیر سے مارا اور کباب پکانے چاہے۔ ناگاہ
ایک پیر مرد گوشہ بیابان سے آیا اور آداب و مجرا بجا لایا۔ شہزادہ
نے پوچھا۔ تیرے پاس قدرے نمک بھی ہے۔ پیر مرد نے کہا۔ تمام
اشیائے ضروری موجود ہیں۔ لیکن چونکہ اس وقت تم کو ان اشیاء
کی اشد ضرورت ہے اس لئے بہ قیمت گران دونگا۔ شہزادہ نے کہا
جو مانگیگا ہم دینگے۔ پیر مرد نے ایک کیسہ دراز سے نمک و فلفل
و دار چینی وغیرہ تمام سامان نکالکر شہزادہ کو دیا۔ اکلیل الملک نے

بدست خود کباب پکائے اتنے مین مہتر ضیا بہی سرگردان ہوتا ہوا
پہونچا۔ شہزادہ نے پیرمرد سے کہا تم بہی کباب کہاؤ۔ پیرمرد نے
کہا۔ میرا قاعدہ کلیہ ہے کہ جب تک اپنی چیز کی قیمت نہین لے لیتا
اُسکے ساتھہ شریک طعام نہین ہوتا کیونکہ وہ کہانا بہ احکام شرع
سود مین محسوب ہوتا ہے۔ شہزادہ و مہتر ضیا خوب ہنسے اور کہا۔
فی الواقع تم نے ایسی ہی اشیا نادر بہارے ہاتہہ بیچی ہے کہ اسکے
وجہ منافع مین کباب نہین کہاتے۔ غرض شہزادہ کباب کہا رہا تہا
اور پیرمرد سے گفتگوے لطف آمیز کرتا تہا۔ جب کہانے سے فرصت
پائی مرکب پر سوار ہونے کا ارادہ کیا۔ پیرمرد نے کہا۔ اب کہان تشریف
لیجاتے ہو۔ شہزادہ نے فرمایا۔ اپنے لشکر مین جاتے ہین۔ اگر منظور
ہو تم بہی ساتہہ چلو۔ وہان تمہارے ساتہہ زیادہ سلوک کیا جائیگا
پیرمرد نے کہا بہتر ہے کہ میرا حق دست دو۔ بعد ازان جہان منظور
ہو چلے چلو۔ شہزادہ نے مہتر ضیا سے فرمایا۔ اس نمکسار اور کہ
کی قیمت اسکی کم ظرفی کو دیدو۔ مہتر ضیا نے چند دینار سرخ پیر
مرد کو دیئے۔ پیرمرد نے آسمان کی طرف دیکہا اور کہا۔ افسوس میری
جنس عجب مردمان ناقدر نے خریدی۔ اسے مہتر عالی قدر یہ کیا زر
قلیل مجہے دیتے ہو۔ قصہ مختصر جس قدر زر نقد شہزادہ دیتا تہا پیر
مرد راضی نہ ہوتا تہا۔ جب شہزادہ عاجز آیا۔ فرمایا۔ اے پیر بلا کے
بد مزاے خدارا است راست بیان کر کہ کس طرح راضی ہوگا۔ پیرمرد

نے کہا۔ شہریارا اصل حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس جنس نفیسہ
قابل سلاطین کثرت سے ہے جو اس کوہ کے دامنہ مین رکہہ آیا ہون حضور
براہ بندہ نوازی وہان تک تکلیف فرمائین۔ شہزادہ نے فرمایا جہان
منظور ہوے چلو کسی طرح تم راضی ہو۔ واللہ آج تک ہماری نظر سے
تیری مانند کوئی قضیہ دلال نہین گذرا۔ پیرمرد نے کہا۔ اس کوہ تک قدم
رنجہ فرمایئے پہر میری قضیہ دلالی کا حال منکشف ہوجائیگا۔ شہزادہ
مہتر ضیا حیران و متعجب پیرمرد کے ہمراہ ہولئے۔ دیکہا کہ اُس کوہ پر
سبھار پر چند خیام زربفتی و مخمل کاشانی اس شان کے برپا ہین کہ ان کی
طنابین کلابتونی تہین۔ اُن مین ایک خیمہ نہایت بلند و باتکلف تہا
اور اُسکے گرد و پیش سراپردہ ہاے مخملی باکار زردوزی کہیچے ہوے
تہے۔ پیرمرد نے کہا۔ حضور تشریف لے چلین وہ جنس تجارت قابل
نذر اس خیمہ بزرگ مین موجود ہے۔ شہزادہ خیمہ بلند و وسیع مین
تشریف لے گیا پیرمرد چند قدم ہمراہ رہا۔ بعد ازان غائب ہوگیا
خیمہ کے صحن مین یہ تماشا دیکہا کہ صدہا پریزادان گلعذار رشک عقد ثریا
بازی کنان و لطیفہ گویان اس طرف چلی آتی ہین اور اُنکے وسط مین
ایک نازنین زہرہ جبین بہزاران ناز و تمکنت سوار ہے۔ جس وقت
شہزادہ نے اُس نازنین کو بہ ناز و تمکین کی صورت مقبول
دل دیکہی۔ بے اختیار مفتونی کی نوبت پہونچی۔ وہ نازنین بناز و
انداز دلربائی تخت سے اُتر کر شہزادہ کے روبرو آئی اور کہا اے

عشوہ محبوبانہ سے سر پر ہاتھہ رکہا - شہزادہ نے حیرت زدہ سلام لیا اور مہتر ضیا سے فرمایا - دیکھتے ہو وہ پیر مرد شعبدہ باز ہمین کس مقام حیرت خیز مین لایا ہے - مہتر ضیا نے کہا سچ عرض کرتا ہون قریب ہے کہ مجھے فرط استعجاب سے جنون کی نوبت پہونچی - اِس قمر پیکر نے شہزادہ اکلیل الملک کو دست گرفتہ مسند عزو وقار پر بٹھایا - بعد ازان کہا اے معدن مروت و احسان تم مشوش و متحیر نہ ہو مجہہ کنیز کو اپنا مخلص صادق سمجھو - مین نے ایک کار اہم کے واسطے راہ دور دراز سے تکلیف کی ہے اور تمکو تکلیف دی ہے - بہ اطمینان خاطر اِس بیت الحزن مین تشریف رکہو - شہزادہ پیکر تصویر کی مانند اُس حور لقا کی شکل دلپذیر دیکہہ رہا تہا کچہہ جواب نہ دیتا تہا - اُس پریزاد خورشید لقا نے جو وہی ملکہ نوش نامہ پری ہے اور اُسکی دایہ کا شوہر اطراف جنہی تمام بہ ترکیب مذکورہ بالا شہزادہ کو لایا ہے - خواصون سے سامان میکشی مجلس مین منگوایا اور ایک جام بادہ محبت اپنے دست حنا مالیدہ سے شہزادہ اکلیل الملک کو دیا - شہزادہ نے لاجرمہ وہ جام پی لیا - دل مین کہتا تہا - خدا جانے یہ نازنین خورشید جبین کس ملک کی شہزادی جلیل المرتبہ ہے - سبحان اللہ بعد مفارقت ملکہ حوران ملک آج یہ صحبت رنگین میسر آئی ہے

جب شہزادہ فلک رفعت کا دماغ سرور بادہ نشاط افزا سے گرم ہوا فرمایا - اے ملکہ خوبان جہان حالانکہ ہمین آج تمام دن

عجب حیرانی مین گذرا - لیکن تمہاری ملاقات اُس سرگردانی کی تلافی ہوگئی - البتہ اصل ماہیت مین ایک تنوع کا خیال ہے براہ مہان نوازی ہمین اپنے اصل حال سے آگاہ فرماؤ - بہفیا وہ پری کہ بالفعل ملکہ نوشن ناز کی مصاحب دانیین ہے روبرو آئی اور دست بستہ کہا - مختصر عرض کرتی ہون کہ ہماری ملکہ ممالک قاف سے ایک ملک کی شہزادی تمہارے دوستان راسخ العقیدہ سے ہے ہرگاہ تمہاری شجاعت وتہوری کا آوازہ ملکہ کے گوش زد ہوا ایک مطلب اہم کے لئے بیان تکلیف کی - حضور بادہ نشاط افزا نوش فرمائین اور ان پریزادان کے رقص و نوا کا تماشا دیکہین اور ملکہ کی خواصون مین سے جو پسند ہو اُس سے بے تکلف غم غلط کرین جلد ہی ہم اپنی اصل حقیقت بیان کرین گے - شہزادہ کو بہفیا وہ پری کی شیرین بیانی بہت پسند آئی - مہتر ضیا نے جو ایک طرف علیحدہ شراب پی رہا تہا ایک عالم سرشاری مین کہا - اے شہزادۂ فلک رفعت گو یہ وقت ایسا بے تکلف ہے کہ خوب و زشت مین تمیز نہین ہوتی - لیکن مقتضائے انصاف یہ ہے کہ حضور اپنی شان وقدر مد نظر رکہین اور جو عطیہ ہم ملازمان کے لائق ہو بے تکلف بخش دین - شہزادہ نے فرمایا - یہ لطیفہ ہمارے فہم مین نہ آیا - مہتر نے کہا - حضور نے سُنا کہ بہفیا وہ پری کیا کہتی ہے

مے بدہ چہ بستان دستہ یان یا کوب درخرابات نہ لفز بہر نماز آمدہ

شہزادہ نے فرمایا ہماری طرف سے ہر فعل کے مجاز مطلق ہو۔ مہتر
ضیا بروقت حاصل ہونے اجازت کے بغیاوہ پری کے پاس آیا
اور صحبت بوس وکنار گرم کی۔ شہزادہ فلک رفعت کی بھی دیگ
خواہش بر سر جوش وخروش ہو رہی تھی آخر عجز وشرم وحیا بالائے
طاق رکھا اور ملکہ نوش ناز کے رخسار ماہ پارہ سے چند بوسہائے
آبدار لئے۔ ملکہ نے باندازِ محبوبانہ کہا۔ اس قدر عاجلہ مخل بالطبع ہو جانا
تمہاری قدر وشان کے شایان نہیں۔ اکلیل الملک نے فرمایا اے
جان جہان یہ صحبت نقد غنیمت سمجھو۔ بغیاوہ پری نے کہا ہے کہ جو
نازنین پسند خاطر ہوے تامل اُس سے تمتع کرو۔ بس ہیں بجز
تمہارے کوئی پریزاد پہلو نشینی کے قابل نظر نہیں آتی۔ غرض یہاں
یہ صحبت ناز ونیاز گرم تھی۔ اُس طرف پریزادان زہرہ صفات باواز
دلکش ترانہ سار کیا دگاد رہی تھیں۔ دوسری جانب مہتر ضیا
بغیاوہ پری کے ساتھ جامہائے شراب ہوش ربا پی رہا تھا۔
تین روز وشب یہی مجلس عیش وعشرت اور صحبت پاکبازانہ گرم
رہی۔ روز چہارم شہزادہ نے فرمایا اب بیان کرو کہ تم نے ہر دو
قاشقہ کس مطلب کے واسطے یہاں تعین کی ہے۔ بغیاوہ
پری نے تخلیہ میں تمام قصہ بیان کیا کہ ہماری عمر کی انتہا ہے کہ ہم
بدولت وسعادت پر دو قاشقہ کو تشریف کے جلوہ دار ایام زندگی
اسی کے صدقہ میں [illegible] گذار رہے۔ شہزادہ اکلیل الملک نے فرمایا

اے ملکہ قاف ہر چند تمہاری محبت و وسعت اخلاق سے طبیعت
سیر نہین ہوتی - مگر ملک لہراسب شاہ بابکہ جملہ اراکین سلطنت
میرے موجود نہ ہونے سے پراگندہ خاطر ہونگے نیز شہزادہ اردشیر
کی بزم کتخدائی معطل رہیگی - اب ہمین بخوشی دل رخصت دو لہذا
جس قدر تمہاری صحبت بے تکلفانہ سے سرور ہونگا اُسی قدر الم
مہاجرت تکلیف دیگا - کیونکہ مین تعلقات دُنیاوی سے دامن کشیدہ
ہوکر سرزمین قاف مین اوقات نہین گذار سکتا - البتہ تم جب
چاہو بردہ دنیا پہ آسکتے ہو - ملکہ نوش ناز نے بزبان عجز و انکسار کہا
خدا تعالی نے جبسے روز ازل سے تمہارے ذیل پرستاران مین داخل
کیا ہے چنانچہ تم نے لشکر ان جنی کے کا نمذ کا مضمون گوش خرد سے
لیا - لیکن حضرت سلیمان کا یہ حکم ناطق ہے کہ کوئی جن دیو زادہ پری زادہ
دنیا مین سکونت اختیار نہ کرے - نیز مین ایک ملک کے فرمان بردار ہون
بجز اپنے ملک کے دوسری جگہ قیام پذیر ہونا دشوار ہے - ہان
عند الفرصت گاہے ماہے انشا اللہ حاضر ہو کر زیارت جمال سے
مشرف اندوز ہونگی - خیر وہ مدعائے اصلی جس کے لئے یہ مسافت
بعید طے کرکے آئی ہون یہ ہے کہ جو دیو نابکار مرسلاق نامی کوہ آفت
پر تمہاری ضرب شمشیر جہانگشا سے قتل ہوا اُسکا برادر کلان اسلاق
دیو نام اہل اسلام سے عناد قلبی رکھتا ہے - کوئی سال ایسا نہین گذرتا
کہ ہمارے ملک پر فوج کشی نہ کرے - بعد وفات والدہ مغفور داب تک

طے ہزار مشکل و تدبیر اپنی آنکھ و اُس لعین سے محفوظ رکھی مگر بالاخر
انجام بد نظر آتا ہے - مگر براہ بندہ نوازی ان قیدیوں کو آزاد فرمائیے تو
بخشو گے تمام عمر بندہ احسان رہونگی - ملکہ نے تمہارا بیان سنکے یہ سمجھا
کفار در رواج دین اسلام کو تمام امور دنیا سے مقدم تر جانتے ہیں -
آئندہ یہ بھی اقرار کرتی ہون کہ جس وقت یہ دہ کاف کے اشرار کا دافعی
قلع و قمع کر لوگے بجا نیت دنیا مین پہونچا دونگی - شہزادہ اکلیل الملک
عرصہ تک سر نگون رہا - لیکن سعید الصفا کے عالم خواب کی نصیحت یاد آنے
پر ملکہ نوش تازی کی درخواست منظور کی - ملکہ نے چند تحائف قاف نذر
گذرانے اور شہزادہ اردشیر کی مجلس کتخدائی مین شامل ہونے کی
درخواست کی - شہزادہ اکلیل الملک نے اجازت دی اور مع ہمتر
فتح لہراسبیہ کی طرف روانہ ہوا - یہان ملک لہراسب شاہ و شہزادہ
اردشیر وغیرہ اکلیل الملک کے اس طرح جانے سے نہایت پریشان
ہو رہے تھے - ارجاسپ دہمن نے تین دن برابر صحرا کی خاک چھانی لیکن
کچھ پتہ نہ ملا - روز چہارم شہزادہ کو شہر کی طرف آتے دیکھا اور بیتابانہ
جا کر رکاب دولت نصاب کو بوسے دیئے اور باد صرصر سے تیز تر شہر
مین پہونچکر ملک لہراسب شاہ وغیرہ کو اطلاع دی لبغور استماع اس
خبر فرحت اثر کے جملہ سلاطین باستقبال و اعزاز شہزادہ کو شہر مین
لے گئے - شہزادہ نے خلوت مین ملکہ نوش نازی کے آنے کا حال
مفصل بیان کیا اور فرمایا اُن پریزادون کی مرضی ہے کہ جشن عروسی

مین شریک ہون - ملک لہراسپ شاہ نے کہا - زہے خوش طالعی
نوشابہ کی کہ اُسکی تقریب شادی مین یہ قابل یادگار جلسہ برپا ہو -
شہزادہ اکلیل الملک نے اطراف جنی کے ہاتہہ جو شہزادہ کے ہمراہ
آیا ہے ملکہ نوش ناز کو بلوا بھیجا

ملکہ نوش ناز از سرتاپا لباس مکلف و زیور گوناگون سے آراستہ
ہوئی اور ایک محافہ زر نگار مین سوار ہو کر شہر لہراسپیہ مین آئی
چالیس پریزادان ماہر وسیمتن مونقاب پوش مرکبان پریزاد پر سوار
جلو مین چلی آتی تھین ملک لہراسپ شاہ کی بانوے خانہ تا در محلسرا
استقبال کے واسطے گئی اور کمال اعزاز و احترام سے ایوان صدر مین
لائی - ملکہ نوشابہ سیمتن و ملکہ نوش ناز کہ ہم عمر تہین باہم بغلگیر ہوئین اور
ایک نے دوسرے کی رخسار و پیشانی کے بوسے لئے - ملکہ نوشابہ سیمتن
اور اُسکی والدہ یہ سُنکر کہ ملکہ نوش ناز شہزادہ اکلیل الملک کی منظور
نظر ہی مانند کنیزون کے خدمت و مہمانی مین مصروف ہوئین - ایک
روز و شب محلسرا مین زنان آدمزاد کا ہنگامہ رقص و نوا گرم رہا
بعد ازان پریزادان شوخ و شنگ نے اپنی نواے خوش و نغمہ
دلکش نغمہ سرائی و مستانہ نوازی کی کہ جملہ خواتین کو محویت کی نوبت ہوگئی
شب آخر قاضی سلطنت نے حسب ارکان شریعت شہزادہ اردو
شیر اور ملکہ نوشابہ سیمتن کا عقد باندہا - اردشیر نے بدین باعث
کہ شہزادہ اکلیل الملک اپنی معشوقہ ملکہ حوران ملک سبا کی کے

رسمِ حقیقی سے محروم ہے ملکہ نوشابہ سے ہمخوابہ ہوا

بعد تقریبِ شادی اردشیر ملکہ نوش ناز نے شہزادہ اکلیل الملک سے قاف چلنے کی درخواست کی شہزادہ حسب وعدہ جانے کو تیار ہوا اور ملک نہراسب کو طریقِ اسلام پر ثابت رہنے کی ہدایت کی اور کہا ازجاہن دکیس کو بدستور وکالت پر اور کاؤس دانا کو وزارت پر مامور کیا اور بعد ازان تک ہیتم گرہار کو اپنے ملک جانے کی رخصت دی رتہ بادل ناخواستہ روانہ ہوا - ہمراہ چلنا ساتھ جانے پر نہ ہیتہ مصر تھا - پیر خوابہ دشمن نےکی نے کہا - بالفعل تقدیرِ الٰہی یہی جاری ہوئی ہے کہ شہزادہ اکلیل الملک تن واحد ملک اجنہ مین تشریف لیجاتے اور وہان اُسکی ذات سے کارہائے نمایان ظہور مین آئین - شہزادہ نے فرمایا - اگر زیادہ عرصہ ہمین وہان گذرا تمکو ضرور اپنے پاس بلالین گے بعد اسکے پریزادان جمال نے شہزادہ اکلیل الملک کو تخت پر سوار کیا اور ایک فرسخ بقدمِ انسانی راہ طے کی بعد ازان اوجِ آسمانی کی راہ لی - تخت نظر سے مخفی ہوا تمام سلاطین وامرا شہزادہ کی مفارقت سے زار زار روئے بلکہ تمام شہر ایک دم کے [illegible] ہوگیا فی الجملہ [illegible] دشمن نےکی منجم نے تسلی کی کہ شہزادہ [illegible] تمام [illegible] اعظم کی خدمت مین مشرف ہوگا اور ایک [illegible]

قصہ شہزادہ اردشیر بن ہرمز

جب شہزادہ اکلیل الملک کے جانے کے بعد تمام سلاطین
مثل مرجان شاہ و عنبر شاہ و قلزم شاہ و ملک رستم گوہر پوش اپنے
اپنے ملک کو روانہ ہو گئے شہزادہ اردشیر نے بھی ملکہ لہراسپ سے
وطن مالوف کو جانے کی رخصت مانگی۔ ملکہ لہراسپ نے بدیدۂ اشکبار کہا
اے فرزند بعد شہزادہ اکلیل الملک تمہاری تسلی دل حزین تھی عجب
نہیں کہ تمہاری دوری کی وجہ جدائی سے میں ہلاک ہو جاؤں۔ اردشیر نے
جواب دیا [illegible] بہت جلد واپس [illegible] آ رہا۔ ملکہ لہراسپ نے رو دیا
[illegible] اردشیر مع اپنی بانوئے خانہ [illegible]
[illegible] بہ معیت قلیل کشتیوں میں سوار ہو کر ملک ایران کی طرف روانہ
ہوا۔ ولی اسکی کشتیاں ملک یمن میں پہونچیں وہان انکا بادشاہ
ناصر شاہ محض شرارت نفس سے بجنگ و حرب پیش آیا۔ عین جنگ
مغلوبہ میں شہزادہ اردشیر نے ناصر شاہ کو گرفتار کیا۔ ناصر شاہ بصدق
صدق مسلمان اور اپنی حرکت ناشائستہ کا عذر خواہ ہوا۔ اردشیر
نے ناصر شاہ کو بدستور تاج و تخت بخش دیا اور پیوستہ در پئے [illegible]
[illegible] ہوا۔ ان ایام میں اردشیر کے باپ ہرمز شاہ سے
[illegible] کیا تھا۔ اردشیر نے ایک قاصد کو بھیجکر اپنے آنے
کی [illegible] اطلاع کی۔ جس وقت ہرمز شاہ اور اسکی بانوئے نازنین نے
بیٹے کی فرقت میں [illegible] ہو گئی تھی اپنے نور نظر کے آنے
[illegible] وہ خوش [illegible] ایک عالم خوشی و انبساط میں دو فرزند کامل فرزند

مین بحث کرنا واجبات سے ہے مجھے اس مین کچھہ عذر نہین

دوسرے روز جب وقت تمام موبدان شہر دربار مین جمع ہوئے
بادشاہ نے آردشیر کی مذکورہ بالا تقریر اُن سے بیان کی اور کہا -
آردشیر یہ دین تازہ شایع کیا چاہتا ہے - شہزادہ نے کہا کتب
تواریخ ماضیہ کے دیکھنے سے معلوم ہو جائیگا کہ ملک گستاشپ شاہ
ایک بادشاہ عقل و شعور سے بے بہرہ محض تہا اس لئے زردشت
ساحر کی تعلیم سے یہ دین آتش پرستی اختیار کیا اور اُسکو پیشوائے طریق
قرار دیا - زردشت نے بادشاہ کو اپنا حامی دیکھہ کر خلایق کو جہان
تک ہو سکا گمراہ کیا - غرض کہ آردشیر اور پیشوایان طریق مجوس
مین ازحد بحث واقع ہوئی - یہان تک کہ شہزادہ کے دلایل و
براہین کا کوئی جواب نہ دے سکا - سب خاموش و سرنگون ہو گئے
آخرکار ایک شخص رئیس سپید پیر طریق مجوسی آتش روان نامی
شہزادہ کے روبرو آیا اور کہا حاکم ملک استخر آباد فرامرز شاہ بیس
ہزار سوار و پہلوان کا بادشاہ ہے اور اکثر اوقات تمہارے باپ کے
ملک پر فوجکشی کرتا ہے - تمہارا باپ ہمیشہ اس سے مغلوب ہو کر کوہ ماژندران
مین پناہ لیتا ہے - بعد فتح شہر فرامرز شاہ کے اہل لشکر ہمارے شہر
کے امرا کی دختران ناکتخدا کو بطور اسیری لیجاتے ہین اور بیشتر زنان
عفیفہ کے پردہ ناموس مین رخنہ اندازی کرتے ہین - اگر دین اسلام
برحق ہے تم فرامرز شاہ کو اُسکے اعمال قبیح کی سزا دو اور میرے

فرزند کو اسکے دام اسیری سے نجات بخشو۔ شہزادہ اردشیر نے فرمایا۔ اگرچہ یہ استدلال جاہلانہ بے معنی ہے۔ مگر چونکہ تونے اسلام کی بزرگی کا امتحان اسی امر پہ منحصر رکہا ہے اس لئے انشاالله ہم یہ مہم دشوار بآسانی انجام دین گے۔ جب اہل دربار رخصت ہوئے ملک ہرمز نے موبد آتش روان کو خلوت مین بلاکر کہا او نا انصاف دوست دشمن نما تو اپنے فرزند نامراد کی نجات کے واسطے میرے فرزند کاشانہ سلطنت کو ہلاک کروایا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ کثرت فوج و لشکر کے علاوہ فرامرز شاہ کے لشکر کا سپہ سالار برزنگ دیو نامی ایسا ایک جوان ہیلتن اہرمن ہے کہ اُس نے دیو لقب پایا ہے اردشیر حقیر القامت کی کیا اصل سمجھیگا۔ آتش روان نے زبان تزبن کہا ہے اے بادشاہ جب کہ تمہارا فرزند جاہل مزاج ہمارے دین و آئین مین خلل اندازی کیا چاہتا ہے یہ ہم بہی جہان تک ممکن ہوگا اُسکے دفع کرنے مین دریغ نہین کرنے کے۔ تم شکر کرو کہ شہزادہ اردشیر نے دربار مین میری یہ استدعا منظور کرلی۔ اگر کچھہ عذر کرتا تو پہر ضرور فساد ہو جاتے۔ بہتر یہی ہے کہ اب خموش ہورہو۔ ہرمز شاہ کہ رو پریشان حال نکلا۔ آتش آیا اور اردشیر نوجوان کو بلا کر کہا۔ مدعا سے سنو د کیہ یہی مصلحت ہے کہ صبح کو دربار عام مین مجہسے فرامرز شاہ سے جنگ و مصاف کی اجازت لے کر شہر سے باہر نکلو اور بالا بالا جس طرف منظور ہو چلے جاؤ۔ ان سات ہزار

سنا دیر تک باتیں ہوتے ہمراہ آصف [illegible] سفر نہ رکا ان تہ ہوتے آردشیر
[illegible] ادر شاہ کو نیند [illegible] نہ دیا۔ شب کو بعد انفراغ طعام خوابگاہ میں
آیا موافق دستور چالیس سردار جو جزیرہ گہر بار سے ساتھ آئے تھے
بطریق نگہبانی خوابگاہ کے دروازہ پر جمع ہوئے۔ آردشیر نے اپنی
سواری کا مرکب منگوایا اور ملکہ نوشابہ یمنی سے کہا تم کسی نوع کا
خیال فاسد دل میں نہ لانا۔ جس وقت شہزادہ اکلیل الملک سعید الصفا
میں بشارت یافتہ ہوا تھا مجھے بھی خواجہ روشن زکی نے ایک اسم
تہلیل کا اوراد بتایا۔ بعد اوراد اسم عالم واقع میں مجھے بشارت ہوئی
کہ ایزد جل شانہ نے ملک استرآباد کی فتح تیرے نام نہاد کی ہے۔ زنہار
یہ راز ابھی کسی کے روبرو بیان نہ کرنا۔ لاجرم تم بھی میرے والدین سے
میرے جانے کے بارہ میں لاعلمی ظاہر کرنا۔ ملکہ نوشابہ بھی خواجہ
روشن زکی کے معتقد سے خاموش ہو رہی۔ شہزادہ ان چالیس
سرداران جان نثار کو ساتھ لیکر بحیلہ صید و شکار شہر سے نکلا۔
اور ملکہ نوشابہ سے کہا۔ روز سوم اپنے لشکر کے افسر دن کو اس
مضمون کا رقعہ مہری لکھنا کہ بروقت دیکھنے اس رقعہ کے مع لشکر و
سامان حرب ملک استرآباد کو روانہ ہو جاؤ

صبح کو ملکہ نوشابہ یمنی ہرمز شاہ کے پاس واسطے سلام کے گئی
ہرمز شاہ نے نوشابہ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور پوچھا آردشیر کہاں
ہے۔ ملکہ نے کہا۔ غالباً چالیس سرداروں کے ہمراہ شکار کو گئے

ضمیمہ اخبار رہبر ہند مطبوعہ ۸ اکتوبر ۱۸۹۵ء

گیا ہے - ہرمزشاہ نے کہا - قربان ایسی صید بازی کے تمام عالم اُسکا تشنۂ خون ہو رہا ہے اور اُس طفل نا عاقبت اندیش کو صید و شکار کی فرصت ملی - جب شب بہی گزر گئی اور شہزادہ آردشیر نہ آیا - ہرمزشاہ نے ایک حالت کرب و اضطرار مین اکثر جواسیس کو خبر کے واسطے بہیجا - روز سوم ملکہ نوشابہ نے حسب فہمایش آردشیر اپنے لشکر کے سپہ سالار کو جسکا سپہدار خان نام تہا بمضمون مذکورہ بالا رقعہ لکہا - سپہدار خان نے اُسی وقت سات ہزار سوار کی جمعیت سے ملک استرآباد کی طرف کوچ کردیا

آردشیر ولاورشہر گیلان سے نکل کر وقت صبح ایک آبادی مین پہونچا اور وہان سے چند روز کا سامان خورد و نوش ہمراہ لیکر پہر چلا - چندروز کے بعد قزاقانہ مسافت طے کرتا ہوا ملک استرآباد کی حد مین پہونچا - وہان سے نصف ایک کوہ سربلند شہر سے ...... کے درمیان واقع تہا - شہزادہ نے اپنے خیارگان گیلانی کی زبانی سُنا کہ ملک فرامرزشاہ مع سپہ سالار اس بیابان مین شکار کہیل رہا ہے - شہزادہ یہ امر اپنی مدد طالع سمجہا اور ہیلو ریز مثل شبر بیر صیدگاہ خاص مین پہونچا - جو ملازم سد راہ ہوئے وہ معرض ہلاکت مین آئے - پہر کسی کو روبرو آنے کی جرأت نہ ہوئی - جسوقت یہ رنگ دیکہ فرامرزشاہ نے یہ خبر سُنی طایر ہوش نے دماغ سے پرواز کی - آخر ایک مقام بلند پر سے شہزادہ آردشیر نوجوان اور اہل استرآباد

کا جنگ و جدل بہ دیدۂ غور دیکھا - بے شبہ آردشیر نامدار نے ہنگامہ کشت و خون برپا کر رکھا تھا - برزنگ دیو نے آواز بلند پکارا - اے اہل استرآباد بادشاہ کا حکم ہے کہ اب تم جنگ و مجادلہ سے باز آؤ ہم ان سواران غیب رسیدہ سے پوچھیں گے کہ کہاں سے آئے ہیں - بروقت فریاد برزنگ دیو کے اہل لشکر صف بستہ کنارہ ہو گئے - برزنگ دیو کہ واقعی ایک مرد انسان صورت دیو پیکر ہے مرکب جہاندہ شہزادہ آردشیر کے روبرو آیا اور کہا - اوجوانمرد سفاک عالم بے سبب اس ہنگامہ آرائی کی کیا وجہ ہے - شہزادہ نے کہا - یہی وجہ ہے کہ ہم اس سرزمین میں دین حق شائع کیے جاتے ہیں - برزنگ دیو نے پوچھا وہ دین حق کیا ہے - شہزادہ نے کہا بگوش ہوش سن کہ دین حق دین اسلام سے عبارت ہے باقی جملہ ادیان و ملل باطل محض ہیں - برزنگ نے کہا - تم زردشت کے حق میں کیا کہتے ہو جو کتاب ژند و پاژند کا مترجم ہے - شہزادہ نے کہا تاریخ گزشتہ دیکھو - زردشت ایک مرد ساحر زبردست تھا اس نے بہ جرب زبانی و دروغ بیانی گستاسپ اور اکثر سلاطین عجم کو کفر و ضلالت میں گرفتار کیا - تب سے یہ دین بد دین اس سرزمین میں مروج ہے - برزنگ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے - شہزادہ نے کہا اس بندہ ناچیز کو آردشیر سرہنگ غلام خاص شہزادہ رکلیل المکنہ صاحبقران مالک جزائر کہتے ہیں - جس وقت برزنگ نے یہ جملہ معترضہ آردشیر کی زبان سے سنا

مارِ چوب خوردہ کی مانند پیچ و تاب کہایا اور کہا میرا نام بہی کسی کی
زبان سے سُنا ہے یا ہین۔ شہزادہ نے فرمایا سُنا تہا کہ ایک
پہلوان شریر النفس انسان صورت غول سیرت فرامرز شاہ کا سپہ
سالار ہے۔ لیکن ہم نے اپنے دل مین عزم بالجزم کیا ہے کہ اول اُسی
سپہ سالار کو بہ ضرب شمشیر کاؤکش در اصل جہنم کرینگے بعد ازان فرامرز
شاہ کو اُسکے افعال مذموم کی سزا دینگے۔ اور بعد فتح استرآباد مین
دینِ حق شائع کرینگے۔ جب برزنگ دیو سپہ سالار نے یہ عبارت
آردشیر کی زبان سے سُنی چند قہقہا مارا۔ اور طالبِ جنگ ہوا۔ شہزادہ
نے کہا طریق اسلام مین پیش دستی کرنا ممنوع ہے۔ آخر برزنگ نے عمود
صد منی نہایت قوت و ضرب مستحکم سے شہزادہ کے سر پر مارا۔ شہزادہ
نے بہ برکت اُس اسم جلیل کے جو خواجہ روشن زکی نے لکہہ کر بازو
پر باندہ دیا تہا ضرب عمود بہ قائمی حواس سپر فولادی پر دفع کی۔
فرامرز شاہ بلکہ کُل حاضرین معرکہ کے ہوش جاتے رہے۔ برزنگ نے
گرز زمین پر پہینکا اور شمشیر ہفتاد منی بہ قوت تمام آردشیر کے سر پر لگائی
شہزادہ نے یہ ضرب بہی بتائید ذوالجلال رد کی اور جواب مین بازوے
دست تیغ بیدریغ برزنگ کے سر پر لگائی کہ خود و مغفر [illegible] کر [illegible]
سینہ تک اُتر گئی۔ برزنگ کے قتل ہونے پر فرامرز شاہ نے [illegible]
کا حکم دیا۔ بر وقت اِس حکم کے تمام فوج نے چار طرف سے آ کر [illegible]
کو گہیر لیا۔ شہزادہ بہی اُن کے مجمع مین در آیا اور [illegible]

بھی بسبب ازدحام شکست فوج دشمن سے شیر شکار کی مانند وحمل ہو گئے ۔
جس طرف حملہ کرتے تھے جمع عدو مثل بنات النعش متفرق ہو جاتا تہا ۔ ناگاہ
شہزادہ آردشیر ملک فرامرز استرآبادی کے مقابل پہونچا ۔ فرامرز شاہ
نے بے تامل ضرب شمشیر آردشیر کے سر پر لگائی ۔ آردشیر نے ضرب شمشیر
سپر فولادی پر رد کی اور بہ چالاک دستی اُس کے کمربند میں پنجہ دست
بند کر کے طفل پنجسالہ کی طرح صدر زین سے بلند کر لیا ۔ اِتنے میں گوشۂ
میدان سے شہزادہ کی فوج ظفر موج صف بصف نکلی اور جلوریز معرکۂ
جنگ میں در آئی ۔ بازار قتل و قتال از سر نو گرم ہوا اور بجز بعدو
بکش دوسری آواز نہ آتی تھی ۔ قصہ کوتاہ بیشتر ملاعین غازیان اسلام
کی شمشیر کے لقمہ ہوئے اور کمتر نے جس طرف راہ ملی گریز کی ۔ تمام خیمہ و
خرگاہ غازیان اسلام کے ہاتھ آئے ۔ دوسرے دن شہزادہ ملک گیلان
کو روانہ ہوا ۔ راستہ میں ایک دن فرامرز شاہ کو اپنے روبرو طلب
کر کے دین اسلام کی حقیقت و بزرگی بیان کی ۔ فرامرز شاہ نے کہا لعنت
خدا اُس شخص پر کہ باوجود دیکھنے اس کرشمہ کے بزرگی دین اسلام کا معتقد
نہ ہو ۔ مجھے ارکان شریعت اسلام تلقین فرمائیے ۔ شہزادہ نے کلمہ صحیح علیہ
اسلام بتایا اور کہا یہی کلمہ مظہر صفائی قلب کے واسطے کافی ہے ۔ فرامرز
شاہ از سر صدق مسلمان ہوا ۔ اکثر سرداران ممتاز بھی فرامرز شاہ کے
ہمراہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے ۔ فرامرز شاہ نے اپنے سرداران لشکر
کو جو منزل دوم میں آ کر ملے تھے اور بعد دریافت حال دائرہ اسلام میں

داخل ہوئے ہیں استرآباد میں پہنچا۔ وہاں جاکر بیٹی [illegible] شاہزادہ

چند روز میں شہزادہ آزرشیر مظفر و منصور [illegible]

کی ہیبت سے نواح گیلان میں پہونچا - ہرمزشاہ نے بیٹے کے آنے

کی خبر سنتے ہی دین اسلام اختیار کیا اور فرحان و شادان استقبال

کرکے آزرشیر کو شہر میں لایا اور جشن فیروزی کے برپا ہونے کا حکم دیا

اکثر موبدان شہر نے بہ ہدایت عقل سلیم طریق اسلام اختیار کیا - اور

اکثر بعلت کفر ہلاک کیے گئے - وہ موبد آتش روان باوجود امتحان

مسلمان نہ ہوا بلکہ چند الفاظ نازیبا کہے - شہزادہ نے بعد اتمام حجت

اسکو دار پہ کھنچوا دیا - اور اس کے بیٹے کو روشن روان خطاب دیکر

فرامرزشاہ کے ہمراہ کیا تاکہ اہل استرآباد کے دلائل مسلمان کرنے

میں فرامرزشاہ کو مدد دے - فرامرزشاہ اور اپنے باپ ہرمزشاہ میں

صفائی باہمی کروائی اور ایک عہدنامہ بھی لکھوا [illegible]

[illegible] خبر لاکر [illegible] ضرورت ایک دوسرے کا مددگار ہوگا

بعد ازاں فرامرزشاہ کو رخصت کیا - اس نے استرآباد میں پہنچ کر

وہاں [illegible] شہر کو مشرف باسلام کیا

ہرمزشاہ نے اندر بموافق رسم زمانہ آزرشیر کی رسم

عروسی کو انجام دیا اور جشن ہفت روزہ برپا کیا - شہزادہ آزرشیر

[illegible] شہر گیلان میں رہا - انہیں ایام میں آزرشیر کی ماں نے

انتقال کیا - بعد اختتام زمانہ تعزیت آزرشیر نے اپنے [illegible]

جانے کی اجازت حاصل کی اور اپنے سات ہزار سواروں کے ہمراہ
مع ملکہ نوشابہ سیمتن کشتیوں مین سوار ہو کر شہر ابیبیہ کو روانہ
ہوا - روز ہفتم وسط دریا مین ایک جزیرہ پُر بہار نظر آیا - وہان
ایک گنبد مرتفع جسکا قبہ طلائی یا قوت نگار مثل شعاع آفتاب روشن
و مجلی تھا واقع دیکھا - شہزادہ نے ملاحون سے جزیرہ و گنبد کا حال
دریافت کیا - ایک ملاح کہن سال جہاندیدہ مصاحب نام نے کہا
اے شہزادہ گردون وقار میرے باپ کا جو فن ملاحی و عالم نوردی
مین مشہور آفاق تھا بیان تھا کہ جو کوئی اس جزیرہ مین جاتا ہے
زندہ نہین پھرتا - حضور بھی اس خیال سے باز آئین - اردشیر نے
کہا شاید اس جزیرہ مین جانوران موذیہ آدم خور ہونگے ہم بمدد
حق جل جلالہ اُنکا نام و نشان نہین رکھنے کے - دو چار ساعت سیر
کر کے ابھی واپس آجاتے ہین - ملاح بیچارہ خاموش ہو رہا - اردشیر
نے کشتیون سے اُتر کر ایک میدان مین خیمہ مختصر استادہ کر دیا اور
خود مع نوشابہ جزیرہ کی سیر کو روانہ ہوا - الحق وہ جزیرہ باعتبار
کیفیت و نزہت وہم باعتبار اشجار ثمردار و میوہ ہاے گوناگون خیابان
فردوس پر طعنہ زن ہوتا تھا - اردشیر ہنوز گنبد کے قریب پہونچا
تھا کہ ایک شیر ببر غرش کنان ایک طرف سے وہان آیا - مردانہ
پھرتی سے اُس حیوان کو بضرب تیر ہلاک کیا - اسیطرح سے سات
شیر نر و مادہ پیش آئے اور ہلاک ہو گئے - جب گنبد کے قریب

پہونچا دیکھا کہ گنبد کی چار دیواری طلائی لاجوردکار ہے اور ایک
دروازہ عالی شان مطلا و مذہب چار دیواری کے وسط مین واقع
ہے اور اندر سے بند۔ آردشیر نے ہر چند جہد کی مگر دروازہ نہ کھلا۔
آخر لشکر کے نجارون کو حکم دیا کہ ایک زینہ چوبی تیار کرو ہم زینہ
کی راہ سے بالاے دیوار پہونچینگے اور باغ و گنبد کا حال دریافت کرینگے
ملکہ نوشابہ نے شہزادہ کو اس ارادہ سے منع کیا مگر آردشیر نے ایک
نہ مانی۔ جب زینہ تیار ہو گیا شہزادہ نے کہا ہم صبح کو باغ کا تماشہ
دیکھین گے۔ شب کو جس وقت تمام اہل لشکر خواب غفلت مین مبتلا
ہوئے وہ زینہ آتش غیب سے جل گیا۔ غرضکہ تین دن یہی معاملہ
عجیب و غریب پیش آیا کہ نجاران لشکر ہر روز زینہ تیار کرتے تھے اور
شب کو آتش غیب سے جل جاتا تھا۔ روز چہارم ایک پیر مرد مقدس ملائکہ
صورت ریش سپید بالاے دیوار آیا اور آواز بلند پکارے طالب
سیر گنبد ہمارے روبرو آئے دیکھین کہ کس لیاقت و قصد کا انسان ہے۔
آردشیر زیر دیوار گیا۔ پھر پیر مرد نے کہا تو نے جو چار روز سے در گنبد پر
قیام کر رکھا ہے اس سے کیا منظور ہے۔ آردشیر نے کہا بس ارادہ
ہے کہ ایک نظر اندر سے اس گنبد فلک شان کو دیکھین اور اپنی راہ
لین۔ پیر مرد نے کہا اس گنبد عجیب البنیان کے دیکھنے سے دست بردار
ہو اور جان شیرین غنیمت سمجھ۔ شہزادہ نے کہا زیادہ برین نیست
کہ گنبد کے دیکھنے سے جان تلف ہوگی خیر کچھ افسوس نہین۔ ہم اپنے

قوتون کا اپنا ضرور کرینگے - پہر پیر مرد نے بار دیگر نصیحت کی اور کہا اگر
تین صفتین تجھہ مین ہین تو شاید بعد گرفتاری اِس گنبد سے نجات پائے
ورنہ تمام عمر رہنے کا گمان ہے - یعنی کسی عورت ہمجنس سے تعشق
کامل رکہتا ہو - اور وہ شریک سفر ہو اور نسب مین شہزادہ عالی تبار ہو
اردشیر نے کہا تینون یہہ صفت موصوف ہون - پیر مرد نے کہا کل وقت
صبح در باغ وا ہوگا - مع معشوقہ باغ مین داخل ہو جانا - خبردار شخص سوم
ہمراہ نہ ہو - یہہ کہہ کر پیر مرد غائب ہو گیا - امیران لشکر و ملکہ نوشابہ
نے ہر چند سیر گنبد سے بدلایل منع کیا مگر شہزادہ نے ایک نہ سُنی اور
علی الصباح در باغ پر پہونچا - دروازہ کشادہ پایا - چند ہمراہیان سے بعجز
و شکستہ بیانی رخصت ہو کر مع نوشابہ باغ مین داخل ہو گیا - دو چار
قدم گئے ہونگے کہ دروازہ خود بخود بند ہو گیا - مسافت قلیل کے بعد
ایک باغ نمونہ روضہ رضوان دیکہا - ہر قسم کا گل و میوہ فصلی و غیر فصلی
موجود تہا - جا بجا نہرون مین فوارے آب افشانی کر رہے تہے اور
گنبد وسط باغ مین واقع تہا - ہر گاہ اُس باغ مین متعدد مکانات
تہے ہر مکان مین لمحہ دو لمحہ توقف کرتے اور باغ کا میوہ کہا کر پہر گلگشت
مین مشغول ہو جاتے تہے - لشکر و اہل لشکر کا خیال تک نہ گزرتا تہا
دونون زن و شوہر دست گرفتہ پہر گنان در گنبد پر پہونچے -
دروازہ مقفل تہا - ناگاہ وہی پیر مرد آیا اور اُس نے ملکہ نوشابہ کے
حد سے زیادہ گنبد کے دیکہنے سے منع کیا - جب اردشیر نے نہ مانا ناچار

تب مرد نے ایک کیسہ زرین سے کنجی نکالی اور بدست خود گنبد کا دروازہ کھولا - اردشیر اور نوشابہ گنبد مین داخل ہوئے وہ گنبد صد در صد گز مربع تہا - تمام سقف گنبد مطلا و مینا کار تہی - وسط مین ایک تخت یاقوت نگار رکھا ہوا تہا اور روبرو ایک حوض خوش قطع آب صاف و پاکیزہ سے بریز ہو رہا تہا - ہر گوشہ گنبد سے متواتر مشک و عنبر کی بو چلی آتی تہی اور جا بجا فتیلہ ہائے عنبر مجمرہائے نقری مین روشن تہے - شہزادہ و ملکہ نے گنبد کی چار طرف گشت لگایا بعد مین تخت یاقوت نگار کے قریب آئے - دیکہا کہ ایک نوجوان بست سالہ زرد رو تخت پر چت سوتا ہے - کسی عضو بدن مین اصلا حرکت نہین - اردشیر اور نوشابہ اُس جوان خوشرو کے دیکہنے سے متعجب ہوئے - ناگاہ ایک طرف سے ایک آواز باریک دردناک کان مین آئی - دونون اُس آواز کے نشان پر ہو لئے - دیکہا کہ ایک نازنین پری تمثال بہ لباس سیاہ گنبد کے گوشہ مین بیٹہی ہوئی آواز دردناک سے رو رہی ہے - اردشیر اور نوشابہ کو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُسکا نام اور رونے کا باعث پوچہا - اُس نے کہا میرا نام گلبدن پری ہے اور اُس جوان کا نام جو تخت پر بےحس و حرکت پڑا ہے تاجان پریزاد ہے - مین اس جوان کی عاشقہ صادقہ ہون - مدت دراز کے ہجر کے بعد وصل میسر ہوا تہا کہ پہر فلک ناانصاف نے اِس مصیبت مین گرفتار کیا - یعنے ایک سال سے میرا شوہر اس تخت پر بیہوش پڑا

ہے - آردشیر نے وجہ دریافت کی - گلبدن پری نے کہا اس گنبد
کو گنبد خیزران کہتے ہین - گذشتہ زمانہ مین ایک حکیم زبردست صاحب
علم وعمل ملک خیزرن نامی تہا - اُس نے اس تخت یاقوت نگار پر یہہ
طلسم بندی کی ہے کہ جو شخص اِس تخت پر دو ساعت سوئے گا اس
حالت سقیم کو پہونچ جائیگا - نقصان جان نہین ہے البتہ بادشاہ و
شہزادون کے واسطے فقط بیٹھنے کا حکم ہے - اگر بالفرض کوئی بادشاہ
اِس تخت پر سوئے اور لازم دو ساعت تک اُسکو بیدار نہ کرین تو وہ
بہی اسی حالت کو پہونچ جاویگا - زمانہ بیہوشی کی تین برس میعاد ہے -
تین برس کے عرصہ مین کچہہ تدارک ہوا تو خیر ورنہ پہر زندگی محال ہے
اسی طرح تاجان کی مدت بیہوشی مین دو سال باقی ہین - اگر کسی بندۂ
خدا کی مدد سے یہ اس عرصہ مین زندہ ہو گیا تو بہتر ورنہ اسکی زندگی
سے دست بردار ہو جاؤنگی - آردشیر نے کہا تمہارے شوہر کے ہوش
مین لانے کی کیا تدبیر ہے اگر ہمارے دست قدرت مین ہوگا دریغ
نہین کرنے کے - گلبدن نے کہا تم تاجان سے بغل در بغل ہو کر اپنا
دل اُسکے دل سے لو حرارت تمہارے بدن کی گرمی تاجان کے بدن
مین پہونچیگی فوراً ہوش مین آجائیگا - آردشیر نے کہا اگر اس طرح
کرنے سے عامل کو نقصان نہین پہونچتا تہا تو آجتک کوئی انسان ایسا
رحمدل نہ آیا کہ اِس جوان کو ہوش مین لاتا - گلبدن نے کہا اُسکا عاشق
ہمیشہ ہونا لازم ہے اس لئے تاجان کا چارہ کار کوئی نہ کرسکا - اس

جملہ بے جس کے سننے پر آردشیر بے خوف و خطر اُس جوان
ہیوش سے بغل در بغل ہو گیا - چند لمحہ کے بعد جس وقت آردشیر
کے بدن کی گرمی نا جان کے بدن میں پہونچی اُس نے تین چھینکیں
لیں اور ہوش میں آگیا - بر وقت ہوش میں آنے اُس جوان کے
آردشیر کی بعینہ وہی حالت ہو گئی - گلبدن پری نے بلند قہقہا مارا
اور نوشابہ سے کہا اُن دونون نامرادوں اب اس جزیرہ ویران میں نہ کوئی
شہزادہ عشق مشرب آئیگا اور نہ تیرا شوہر منبت اصلی پر ہوگا - ہمارا
طالع یاور تھا کہ خداوند ابلیس نے تمکو یہان پہونچایا - نوشابہ حیران
وارفتگی گفتگو سن رہی تھی - آخر وہ شیاطین ناہنجار حوض میں غوطہ
مار کر غایب ہو گئے - جس وقت ملکہ نوشابہ کے حواس فی الجملہ بجا
ہوئے نہایت آواز دردناک سے فریاد و فغان کی تمام دن آہ و نالہ
میں بسر کیا - شام کو وہی پیر مرد آیا اور نوشابہ سے کہا اے نازنین
رات کو یہان کسی زن و مرد کے رہنے کی اجازت نہین اب آفتاب
قریب غروب ہے جلد تر گنبد سے باہر نکل - باغ میں جہان دل
چاہے آرام کر اور میوہ ہاے گوناگون اور آب خوشگوار خوشبو سے
نفس کر - شام ہونے مطلوب کے نظارہ جمال پر کتفہ کرشمہ
بہی گنبد میں شب باش ہو گی پر مطلوب کی صورت دیکھنی ہی نصیب
نہ ہوگی - افسوس تم دونون مرد و زن خفیہ کے آسیب میں آگئے -
اب نوشتہ مقسوم پر شاکر رہو - ایک انسان مرتبہ میں اسد تا میدیا

تائید یافتہ موکلان غیب اِس طلسم کو فتح کریگا شاید اُسکے سبب تم
زن ومرد رہائی پاؤ۔ نوشابہ گنبد سے نکلکر باغ کے ایک مکان مین
آئی اور ہجوم رنج والم سے ایسی بیہوش ہوئی کہ تمام شب آنکھہ نہ کھلی
وقت صباح حوض کے پانی سے مونہہ ہاتہہ دہویا اور اُس گنبد شوم مین
داخل ہوئی۔ آردشیر بیہوش مطلق افتادہ تہا بے اختیار ہوکر نوشابہ
نے آردشیر کو پکارا اور دردناک باتین کرکے نہایت درد سے
روئی۔ وقت شام ایک آواز عجیب نے بدرشتی گنبد سے نکالا۔ حالانکہ
آردشیر بیہوش مطلق افتادہ تہا اور اُسکے حق مین کوئی چیز نہ گئی تہی
مگر رنگ رخسار ورونق چہرہ مین کچہہ فرق نہ آیا تہا۔ غرضکہ نوشابہ
نے ایک ہفتہ کامل اسی طرح بسر کیا کہ تمام دن گنبد مین آردشیر
کی صورت دیکھتی اور رات باغ کے کسی مکان مین بسر کردیتی روز ہشتم
اِس ارادہ سے در باغ تلاش کیا کہ اپنے لشکر کے ساتہہ ہم سبہہ مین
جاؤن اور خواجہ روشن زنگی سے شہزادہ کے ہوش مین آنے کی
تدبیر پوچہون مگر دروازہ کہین پتہ نہ ملا۔ آخر حوض مین داخل ہوئی کہ گنبدان و
تاجان کی طرح باہر نکلون مگر حسب صنعت بانیان طلسم حوض مین تا کمر پانی
پایا اور کہین رستہ باہر جانے کا نہ ملا۔ مجبور حوض سے باہر نکل آئی
رات کو ہجوم غم والم مین ہرگز آنکھہ نہ لگی۔ عالم وحشت مین تمام باغ
کا گشت لگایا۔ جب گنبد کے قریب پہونچی دف ومردنگ وچنگ
وقانون وغیرہ سازہا ے مختلف کی آواز کان مین آئی۔ اِس امر

رات دن شمع سان جلتی ہون اور تو بخیل و غش اس زن مکارہ سے
عیش و عشرت مین مشغول ہے - تف برین محبت و وفا - ہرگاہ یہ آواز
اردشیر نے سنی بہ نگاہ قہر و غضب اُس روشندان کی طرف دیکھا
اور ایک ایسا نعرہ گردون شگاف مارا کہ تمام گنبد متزلزل ہوگیا - جس قدر
شمع و فانوس گنبد مین روشن تھے بجھ گئے اور نوشابہ بھی ہوش سے
جاتی رہی - جب ہوش مین آئی دیکھا کہ گنبد مین فقط ایک شمع روشن
ہے اور اردشیر حسب سابق تخت پر بیہوش افتادہ ہے - آخر وہ
شمع بھی خاموش ہوگئی اور ایک آواز ایسی جگر شگاف نوشابہ کے کان
مین آئی کہ بار دگر بیہوش ہوگئی - جب ہوش مین آئی اپنے کو ایک بلائے
آسمانی کے پنجہ مین گرفتار دیکھا - وہ پنجۂ غیب اوج آسمان پر لیے
جاتا تھا اور کہتا تھا او زن بدبخت تیرہ روزگار ہماری نصیحت و فہمائش
نے تیرے دل مین تاثیر نہ کی اگر اپنے شوہر کے مشاہدہ جمال پر قانع رہتی
اس آفت سخت مین گرفتار نہ ہوتی - اب ہم تجھے ایسے مقام مین پہونچا دین
گے کہ وہان زندہ نہین رہنے کی - غرضکہ اس پنجۂ غیب نے نوشابہ
کو رہا کر دیا - چونکہ اس کا رشتۂ حیات منقطع نہ ہوا تھا ایک دریاے
موجزن مین جا گری - مگر چند غوطہ خوردنی پہ معلوم ہوا کہ کسی موکل غیب نے
باز دگر تہ دریا سے کنارہ پر پہونچا دیا - شکر الہی بجا لائی اور ایک جزیرہ
پُر بہار مین جو وہان موجود واقع تھا گئی اور ایک درخت کے سایہ مین آرام
لیا - بعد ازان اپنے بخت سیاہ پہ اس قدر روئی کہ سطح دریا کو بھی خجل کر دیا

خاتمہ بوستان خیال جلد یازدہم

ہم نے اس جلد کو ایک معتمد دوست کے نام مشتہر کیا ہے جو خاندان و منصب دونوں لحاظ سے درجہ عالی رکھتے ہیں۔ قاضی محمد سلیم خان صاحب بہادر سی ایم جی پشاور کے مشہور خاندان قاضی زادگان سے ہیں جو ہندوستان سے تفرقہ کے اتحاد دور ہونے کے بعد ہی کابل و پنجاب میں سلطنت کے مناصب جلیلہ پر ممتاز رہا ہے۔ خود قاضی صاحب بہادر سرکار برطانیہ کے ہندوستانی عہدہ داروں کے اعلیٰ طبقہ میں شامل ہیں اور پنجاب میں پہلے ہندوستانی ہیں جن کو ڈپٹی کمشنر کا عہدہ باستقلال ملا۔ قاضی صاحب نہ محض سرکار برطانیہ کے معتمد علیہ ہیں بلکہ اُن کے اہل ملک بھی اُن پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو امر ہم اس جا کے بیان کرنا چاہتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہمارے ممدوح دوست بردبار اور مخلص نواز ہیں۔ مجھکو ہر دو مہینے برس سے قاضی صاحب بہادر کی خدمت میں نیاز حاصل ہے۔ کبھی عنایت میں کمی نہیں کی اور مگر ایک آدھ مرتبہ اتفاقیہ ایسا ہوا ہے تو جلد تر تلافی فرمائی فی الجملہ ہم قاضی صاحب بہادر کی عنایات متواترہ اور اخلاق و اشفاق شریفانہ کے دل ممنون ہیں و بحث مندہ ہیں کہ مکافات کی کوئی صورت نہیں الا یہ کہ دعائے سعادت دنیوی و آخروی کیجئے

دہرہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۳ھ مطابق ۴۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء محمد علی سیفی